تحریکِ ختمِ نبوّت

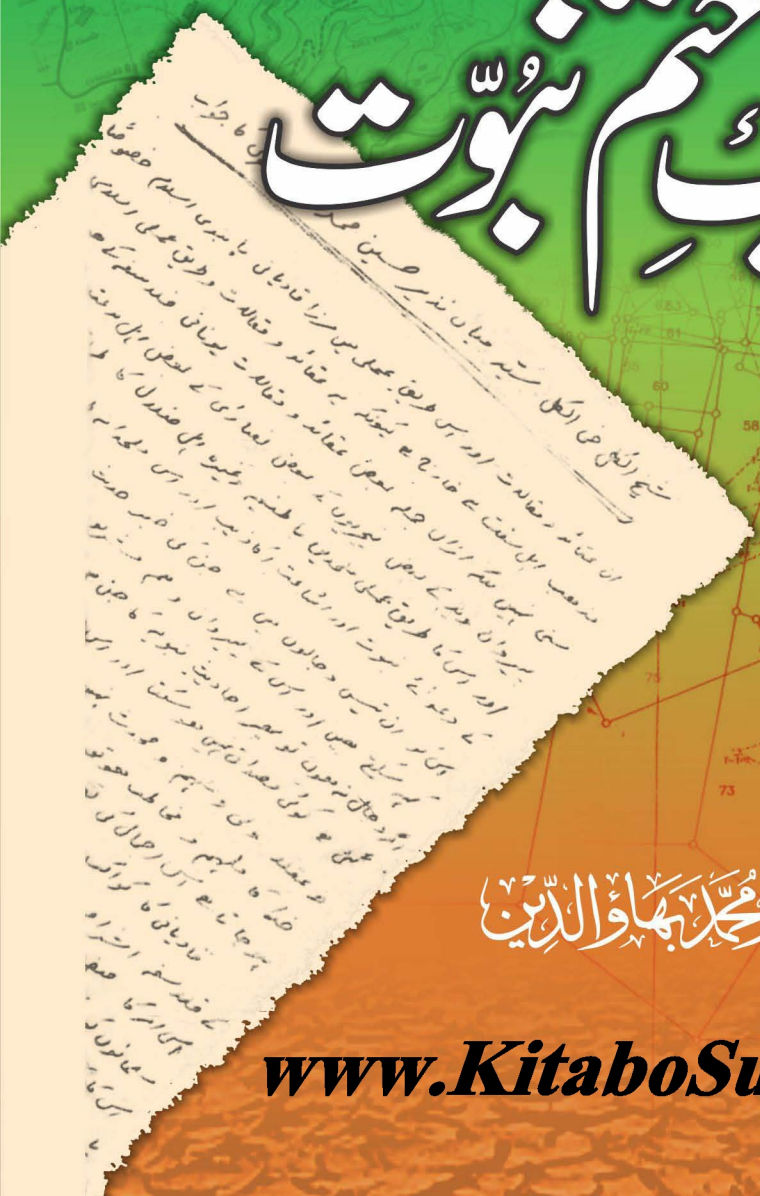

ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم اللہ الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ پنجاہ و پنجم (۵۵)

قادیانی مشن اہل حدیث امرتسر ۱۹۲۶۔۱۹۲۷ء (۱۶)

نکاح مرزا

مراق مرزا

ڈاکٹر محمد بھاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب تحریک ختم نبوت حصہ پنجاہ و پنجم (۵۵)
قادیانی مشن اہل حدیث امرتسر ۱۹۲۶۔۱۹۲۷ء(۱۶)
نکاح مرزا۔
مراق مرزا
مولف ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات ۳۲۲
ویب سائٹ اڈیشن مئی ۲۰۲۰ء
زیر اہتمام احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
جبار مرزا صاحب کا ہدیہ مودت	۸
فاتحۃ الکتاب	۹
مرزا قادیانی کا مولوی ثناء اللہ کیساتھ آخری فیصلہ	۱۰
احمد کے دو غلام اور ان کا آپس میں کلام۔ ۲	۱۶
خلیفہ قادیانی کی ملکی واقفیت	۱۹
بہائیت اور مرزائیت میں بہت تھوڑا فرق ہے	۲۲
احمد کے دو غلام اور ان کا آپس میں کلام۔۳	۲۴
میں مرزائیوں سے مباہلہ کیوں کروں؟	۲۸
اعلاء الحق الصریح بتکذیب مثیل المسیح	۳۰
مرزا صاحب حنفی تھے؟	۳۵
وحدت قومی کے متعلق ایک احمدی کا خط بنابر جواب	۳۷
مرزا قادیانی باایمان تھے؟ خود ان کی زبانی	۳۹
حلف کا تقاضا کیوں ہے؟	۴۱
مسٹر نوٹووچ روسی سیاح کا افسانہ	۴۳
مرزا صاحب نبی تھے جیسے کوّا	۴۸
خواجہ کمال الدین سے ایک سوال	۴۹
مرزا قادیانی ۳۵ رنگوں میں	۵۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تردید مرزا قادیانی، مرزائی علماء کی زبانی	۵۳
قادیانی بکری	۵۸
راز کھل گیا	۶۲
مرزا قادیانی کون ہیں؟	۶۸
انجمن احمدیہ لاہور۔ بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا	۷۱
مرزا صاحب ۳۵ رنگوں میں	۷۵
قادیان میں اسلامی جلسہ	۷۸
اخلاق مرزا	۷۹
مرزا صاحب ۳۵ رنگوں میں	۸۵
تنقید تقلید	۸۸
فساد کی ذمہ واری مرزا قادیانی پر ہے	۹۲
وحی مرزا کی نوعیت	۹۴
کیا مرزا جی صاحب کتاب نبی تھے	۹۷
مرزائی خنزیر بھاگ نکلا۔ پکڑا نہ گیا	۱۰۱
کفر مرزا: بزبان مرزا	۱۰۳
دعوی نبوت مرزا	۱۰۸
مرزا قادیانی اور اقرار معراج جسمانی	۱۱۱
وحی مرزا کی نوعیت ۔۲	۱۱۳
کیا بہاء اللہ نے خدا ہونے کا دعوی نہیں کیا؟	۱۱۶
مرزا صاحب کی نبوت کا پول	۱۱۹
خدا کی قدرت کے نشان اور میرزائے قادیان	۱۲۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الدر المکنون فی تفسیر آیة بالآخرة هم یوقنون	۱۲۸
خاتم النبیین پر سوال	۱۳۳
لاہوری احمدی توجہ کریں	۱۳۴
کیا مرزا صاحب کا اسم علم احمد تھا	۱۳۶
بہاء اللہ کا دعوی الوہیت	۱۳۹
کیا مرزا صاحب کا اسم علم احمد تھا	۱۴۵
مرزائی کس طرح تبلیغ اسلام کرتے ہیں	۱۴۷
بہاء اللہ کے دعوی پر ایک نظر	۱۴۸
مسیح قادیان سے اسلام کو نقصان	۱۵۱
قادیانی تحریک سے فائدہ ضرور ہوا	۱۵۵
قادیانی قلعہ کی بنیادیں کھوکھلی ہوگئیں	۱۵۷
مرزائی سوال اور اس کا جواب	۱۵۸
قادیان میں فساد کا بم پھٹا	۱۶۰
قادیان میں طاعون	۱۶۱
کھلی چٹھی بنام منشی عمر الدین احمدی	۱۶۴
میاں محمود احمد قادیانی کے عقائد۔۱۔	۱۶۵
میاں محمود احمد خلیفہ قادیانی کے عقائد۔۲	۱۶۹
محتسب را درون خانہ چہ کار	۱۷۰
کھلی چٹھی کا جواب آ گیا	۱۷۳
مرزا غلام احمد اور میاں محمود احمد	۱۷۵
کھلی چٹھی بخدمت منشی عمر الدین جالندھری	۱۷۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدیت اور اسلام	۱۸۰
حدیث کے منکر: حنفی اور مرزائی	۱۶۸
شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا قادیانی	۱۷۰
شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا قادیانی	۱۷۳
خلیفہ قادیان کی غلط بیانی	۱۷۹
مرزا قادیانی کی سیرت پر لیکچر	۱۸۷
دجال کون ہے ؟	۱۸۹
اسلام اور احمدیت	۱۹۲
خلیفہ قادیان کی غلط بیانی کا جواب الجواب	۱۹۸
خلیفہ قادیانی اور وزیر ہند	۲۰۵
احمدی مشن افترا پردازی نہیں ہے	۲۰۶
آخری فیصلہ	۲۲۴
لاہوری جماعت احمدیہ سے چند مطالبات	۲۲۷
مرزا قادیانی کی خدمت گذاری	۲۲۹
ایک غلطی کا ازالہ	۲۳۲
محمد علی کے ترجمہ قرآن کی نسبت المنار کی رائے	۲۳۷
قادیانی کو اختیار کن فیکون بلکہ احیا اور افنا	۲۳۹
خنازیر زندہ ہیں، بلکہ غراتے ہیں	۲۴۵
شکار اور شکاری	۲۴۶
خلیفہ قادیانی کی غلط بیانیاں	۲۵۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح کی آمد ثانی اور مرزا قادیانی	۲۵۲
مباحثہ مرزائیاں	۲۵۶
شیر پنجاب اور قادیان	۲۵۸
بہاءاللہ ایرانی کا دعوی نبوت	۲۵۹
دجال کا گدھا قادیان میں	۲۶۳
مسیح موعود کی علامت حج ہے	۲۶۵
قادیانی چیلنج منظور	۲۶۶
مرزا صاحب کا پاؤں چار کشتیوں میں	۲۶۷
برما سے ایک اطلاعی خط	۲۷۳
مرزا صاحب کا پاؤں چار کشتیوں میں	۲۷۵
مرزا صاحب کا علم کلام	۲۷۸
خلیفہ قادیان اور قادیانی خرِ دجال کو لینے آئے	۲۸۲
نکاح مرزا	۲۸۴
پہلے مجھے دیکھئے	۲۸۴
الہامی پیش گوئی بابت نکاح دختر مرزا احمد بیگ	۲۸۶
عجیب دور اندیشی	۲۹۹
نکاح کا الہام تھا اور نکاح نہیں ہوا: محمد علی لاہوری	۳۰۶
مراق مرزا۔ بابو حبیب اللہ کلرک	۳۰۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبار مرزا صاحب کا ھدیہ مودت

پاکستان کے نامور اہل علم وفضل، عالی جناب عبدالجبار مرزا بالقابہ
نے پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد سے بالفاظ ذیل ہدیہ مودت ارسال فرمایا ہے:

اللہ پاک آپ پر بہت زیادہ اور حسب سابق کرم فرماتے رہیں۔
آپ نے ہم سب، بلکہ کائنات کے آخری نبی، حضرت محمد ﷺ کے دین اور ان کی ناموس کے لئے جو کام کر دیا ہے، وہ بہت اعلی وارفع ہے۔
ہم سب تحریک ختم نبوت کے اس کام کے سامنے بے فائدہ اور گھاٹے کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالی نے توفیق دی آپ دنیا و آخرت سارا کچھ کما گئے۔
اللہ پاک آپ کو سلامت رکھیں۔

فاتحة الكتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحمد لله و الصلوة و السلام علی سید الا نبیاء ۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی جلد ۵۵ (اور قادیانی مشن کی جلد ۱۶) جلد قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں ۱۹۲۶ء اور ۱۹۲۷ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے شماروں میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تحریروں کے علاوہ مولوی عبدالرحیم حامد عمر پوری الہ آباد، ماسٹر شیخ غلام حیدر سرگودھا، مولانا عبدالغفار خیری دہلوی، بابو حبیب اللہ کلرک امرتسری، منشی محمد حسین صابری بریلوی، جناب غلام احمد خان سوداگر ہنگو، مولوی نور محمد خان سہارن پوری، ڈاکٹر محمد حسین ایم ڈی بٹالہ، حکیم عبدالرحمٰن خلیل قریشی نظام آبادی، پروفیسر ابو مسعود قمر بنارسی، جناب ایم اے لطیف برما، مولوی نور محمد میانوی جہلمی، جناب مخلص خان کابلی سرائے نورنگ بنوں، مولانا محمد عثمان فارقلیط دہلوی، مولوی محمد محی الدین صدیقی کینٹ کوبن ضلع ٹانگو برما، فیض اللہ کلرک، مولانا عبدالغفار خیری دہلی، کی نگارشات بھی نقل ہوئی ہیں۔

نیز حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا رسالہ: نکاح مرزا، احتساب قادیانیت کی آٹھویں جلد سے نقل کر دیا گیا ہے۔ اور دفتر اہل حدیث امرتسر کے زیر اہتمام چھپنے والے منشی حبیب اللہ امرتسری کے مختصر رسالے: مراق مرزا، کو بھی شامل اشاعت کر دیا گیا ہے۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے، اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے ۱۹۲۶ء۔۱۹۲۷ء کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام مع الاکرام۔ فقیر بارگاہ صمدی **محمد بهاء الدین** ۔ ۱۳ جنوری ۲۰۱۹ء

.....

ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنے کی غرض سے مطبوعہ جلد ہذا پر نظر ثانی کی گئی ہے، اور کمپوزنگ کی چند غلطیاں بھی درست کر دی گئی ہیں۔ ناظرین و قارئین سے دعائے خیر کی درخواست ہے۔ محمد بہاء الدین۔ ۱۷ مئی ۲۰۲۰ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

مرزا قادیانی کا مولوی ثناءاللہ کیساتھ آخری فیصلہ

جناب منشی محمد حسین صابری، بریلی سے لکھتے ہیں:

مولوی اللہ دتا جالندھری نے ۲۱ دسمبر ۱۹۲۶ء کے الفضل میں قادیان کے آخری فیصلہ والے اشتہار کا کچھ ذکر کیا اس لئے مجھے بھی خیال ہوا کہ میں اپنے ہم وطن (جالندھری) کا ہم نوا ہو کر اپنے خیالات کا اظہار اشتہار مذکور کے متعلق کروں۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مولوی ثناءاللہ صاحب، مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لئے تلے بیٹھے تھے جیسا کہ مرزا صاحب خود بھی تسلیم کرتے ہیں کہ:

> مولوی ثناءاللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور کے فیصلہ کے لئے بدل خواہش مند ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی ہی مرجائے۔ (اعجاز احمدی۔ص ۱۴)

لیکن قدرت کو چونکہ کچھ اور کرنا منظور تھا اس لئے مباہلہ نہ ہوا، اور مباہلہ ہوتا بھی تو اس کا نتیجہ زیادہ سے زیادہ مولوی عبدالحق غزنویؒ کے مباہلہ کی طرح ہوتا جس میں مرزائی صاحبان خواہ مخواہ کہتے ہیں کہ ہمارے مسیح موعود کامیاب ہوئے۔ حالانکہ سراسر کامیابی مولوی عبدالحق ؒ صاحب غزنوی کو ہوئی تھی۔

چونکہ مولوی ثناءاللہ صاحب کی ذات گرامی سے قدرت کو بہت بڑا کام لینا منظور تھا ایسا کہ تاریخ قادیان میں اس سے زیادہ اور کوئی معاملہ نہ ہوتا اس لئے وقت مقررہ پر خود مرزا صاحب قادیانی کے ہاتھوں سے قدرت کو جو کچھ لکھوانا تھا لکھوالیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ حضرت مرزا صاحب قادیانی نے پردہ فرمانے سے پیشتر اپنے قلم خاص سے ایک دستاویز لکھی جو مخالفین کے لئے بطور سند اور مریدین کے لئے بطور وصیت ثابت ہوئی۔ جس کا نام بھی بہت ہی موزوں تھا، یعنی آخری فیصلہ۔

بعض مرزائی کہتے ہیں کہ اشتہار مذکور کی سرخی مرزا صاحب قادیانی نے نہیں لکھی تھی بلکہ کسی مرید نے لکھی تھی۔ کسی نے لکھی ہو، بہرحال قدرت نے جس سے چاہا لکھوالیا اور اس پر مرزا صاحب قادیانی کے دستخط کروا کر ثابت کر دیا کہ یہ ساری مرزا غلام احمد کی تحریر ہے۔

فی الحقیقت یہ سارا کام قدرت کا تھا اور اسی کی طرف سے بخیر و خوبی انجام کو پہنچا اور خدائے تعالیٰ نے اس آخری فیصلہ کی قبولیت کا الہام بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر نازل کر دیا تا کہ اتمام حجت ہو جائے۔

تحریر مذکور بلند آواز سے کہہ رہی ہے کہ اے میرے مخالف مسلمانو! اگر اس فیصلہ کے مطابق میری موت پہلے ہوگئی تو میرے غیر صادق ہونے پر صاف اور روشن دلیل ہو کر یہ تحریر تمہارے لئے بطور سند ہوگی۔ اور اے میرے مریدو! تمہارے لئے یہ میری وصیت ہے کہ اگر میں اس مقابلہ میں مغلوب رہا تو میری جماعت کو چاہیے جو ایک لاکھ سے اب زیادہ ہے کہ سب مجھ سے بے زار ہو کر الگ ہو جائیں کیونکہ جب خدا نے مجھے جھوٹا قرار دے کر ہلاک کیا تو میں جھوٹے ہونے کی حالت میں کسی پیشوائی اور امامت کو نہیں چاہتا بلکہ اس حالت میں ایک یہودی سے بھی بدتر ہونگا اور ہر ایک کے لئے جائے عار و ننگ ۔ (اعجاز احمدی ص ۱۶)

ممکن تھا کہ ایسی ضروری تحریر لوگوں کی نظروں سے کبھی پوشیدہ ہو جاتی کہ خدائے قادر مطلق نے قادیان کے ایک نامور شخص منشی قاسم علی اڈیٹر فاروق کے دل میں تحریک کی جس کا مخفی منشاء یہ تھا کہ یہ تحریر اب تاریخ قادیان میں جلی حروف سے لکھی جائے۔ چنانچہ وہ صاحب بمقام لودہانہ قلمی جہاد یا قدرت کی طرف سے قدرت کی منشاء کے مطابق جدوجہد کرنے آئے۔ حق تو یہ ہے کہ انہوں نے خوب ہی کوشش کی کہ اس ساری دعا کے مختلف پہلوؤں پر مکمل بحث ہو کر آئندہ چون و چرا کا دروازہ بھی بند ہو جائے۔

اگرچہ انہیں اس بات کی ذرہ امید نہ تھی کہ میں اس لسانی اور قلمی جہاد میں کبھی مغلوب ہو سکوں گا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاہم بغرض احتیاط مبلغ تین سو روپیہ جو درصورت شکست فاش مدعی کو دینا طے ہو چکا تھا وہ ساتھ ہی لیتے آئے۔ اور خوب دل کھول کر عدالتی جرح وقدح کی۔ بالآخر اپنے شکست خوردہ ہونا قبول کر کے مبلغات مذکور مدعی کے آگے رکھ دیئے۔ تاریخ قادیان کا اور کوئی واقعہ نظر انداز ہو جائے تو ہو سکتا ہے لیکن یہ جب تک مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا نام باقی ہے، باقی رہے گا۔

حضرت مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو تین سو روپے قادیان والوں سے حاصل کئے، اگر چہ یہ ایک قلیل رقم ہے مگر ان کی وقعت ان تین لاکھ روپؤں سے بھی کہیں زیادہ ہے جو جناب مرزا صاحب قادیانی نے ساری عمر میں اپنے مریدوں سے پیدا کئے۔ کیونکہ مریدوں سے روپیہ حاصل کرنا نہ آج کل مشکل ہے کہ بہت سے لوگ پیدا کر رہے ہیں نہ پیشتر کبھی مشکل تھا کہ اس کی مثالیں موجود ہیں، لیکن مولوی صاحب کو جو روپیہ ملا اس کی خصوصیت یہ تھی کہ وہ صادق کو غیر صادق کی طرف سے گورنمنٹ ایڈووکیٹ نے نہایت اعلی درجہ کا قانونی فیصلہ کر کے دلایا تھا۔

ہمارے قادیانی دوست اگر انصاف سے ذرہ برابر بہرہ یاب ہوتے، تو اپنے پیشوا کے فیصلہ کو سچا قرار دیتے۔ مگر خدا تعالی کی شان ہے کہ وہی تکذیب کرتے ہیں اور نت نئے عذر تراشتے رہتے ہیں۔

سب سے پیارا عذر اس فیصلہ کے متعلق مرزائی صاحبان کا مجھ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو وہ مولوی صاحب کو مخاطب کر کے کہا کرتے ہیں کہ مرزا کے جھوٹا ہونے کی قسم کھاؤ پھر دیکھو کیا حال ہوتا ہے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے ایک شخص پٹ کر مارنے والے کو کہا کرتا ہے کہ اب تو ہاتھ اٹھاؤ، دیکھو کیا حال کرتا ہوں۔

مولوی صاحب، مرزا کے کاذب ہونے پر کئی دفعہ قسم کھا چکے ہیں مگر اہل قادیان ہمیشہ اسے بھول جاتے ہیں شاید یہ اس قسم ہی کی وجہ تھی کہ جس نعمت عظمی (زیارت حرمین) سے مرزا صاحب محروم رہے تھے وہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو حاصل ہو گئی۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب نے اعجاز احمدی میں علماء کرام کے لئے دس لعنتوں کا طوق تجویز کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا۔شائد وہ لعنتیں آنجہانی کے پاس ہی رہ گئیں کیونکہ مرزا صاحب قادیانی نے دعوی تو یہ کیا تھا کہ میں شریعت کی کامل پابندی کرنے کی وجہ سے نبی بنا ہوں مگر حال یہ تھا کہ باوجود استطاعت اور ارادہ کے حج کے فرض سے بھی سبک دوش نہ ہو سکے۔مرزا صاحب قادیانی نے حج کرنے کا ارادہ کیا تھا جیسا کہ سیرۃ المہدی صفحہ ۳۸ سے معلوم ہوتا ہے مگر اپنی ان لعنتوں میں دبے ہوئے ہونے کی وجہ سے محروم اور خائب و خاسر رہ گئے اور مرزا صاحب قادیانی کے مخالف علماء کامیاب اور بامراد حج جیسی نعمت سے مالا مال ہو گئے۔

اس وقت قادیانی اور غیر قادیانی مرزائی صاحبان کی عام طور پر اس آخری فیصلہ والے اشتہار کے متعلق یہ رائے ہے کہ مرزا صاحب آنجہانی کی یہ دعا بطور مباہلہ تھی چونکہ مولوی صاحب نے اسے قبول نہیں کیا اس لئے مباہلہ بھی نہیں ہوا، اور نہ اس کا کچھ اثر سمجھنا چاہیے۔لیکن ایک دوسری رائے خاص مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کی ہے کہ یہ دعا بطور مباہلہ تو نہ تھی البتہ اس کا فیصلہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے معیار کے مطابق ہوا اور مولوی صاحب کا زندہ رہنا مرزا غلام احمد صاحب کے صادق ہونیکی دلیل ہے۔

اول کے متعلق یہ دیکھنا چاہیے کہ عام مرزائی صاحبان کہاں تک حق پر ہیں اور وہ ایسا کہنے میں اپنے پیشوا کی تردید کر رہے ہیں یا اسے تائید کہا جا سکتا ہے۔جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اعجاز احمدی صفحہ ۱۴ پر تحریر فرماتے ہیں کہ :

> ہم موت کے مباہلہ میں اپنی طرف سے کوئی چیلنج نہیں کر سکتے کیونکہ حکومت کا معاہدہ ایسے چیلنج سے ہمیں مانع ہے۔

گویا ۱۹۰۲ء (تاریخ اشاعت اعجاز احمدی) سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی گورنمنٹ سے عہد کر چکے تھے کہ: میں آئندہ کسی کے ساتھ موت کا مباہلہ نہ کرونگا۔پس ظاہر ہے کہ اگر یہ دعا مباہلہ تھی تو مرزا صاحب نے حکومت کا عہد توڑا اور قانونی مجرم ثابت ہوئے۔

علاوہ اس کے قرآن مجید میں مومن کی علامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ

و الذ ین هم لا ما نا تهم و عهد هم راعو ن۔

جس کا مطلب خود مرزا قادیانی نے یوں تحریر فرمایا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جوعہد اور امانتیں مخلوق کی اس کی گردن پر ہیں ان سب کو ایسے طور سے تقوی کی رعایت سے بجالائے کہ وہ بھی ایک سچی قربانی ہو جائے۔ (براہین احمدیہ جلد پنجم صفحہ ۷۲)

مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک مومن کے بہت سے کاموں میں سے یہ پانچواں کام ہے، لیکن عام مرزائیوں نے اپنے پیشوا کو عہد شکن بنا کر اس پانچویں کام میں گویا مومن کے درجہ پرائمری میں بھی فیل کر دیا، تو اب نبوت ورسالت تو بہت بلند مقام ہے جو شخص خود اپنے معتقدین کے ہاتھوں مومن کے درجہ میں بھی فیل ہے اسے نبی اور رسول کہنا ایک عجیب بات ہے۔

دوسرا عذر خاص الخاص ہے جو خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے قلم سے دعوۃ الامیر کے صفحہ ۷۲ پر بدیں الفاظ مرقوم ہے :

ان (مولوی ثناء اللہ) کے اس اعلان کا (کہ یہ ہرگز کوئی معیار نہیں اور میں اس طریق فیصلہ کو منظور نہیں کرتا) نتیجہ یہ ہوا کہ خدا تعالی نے ان کو اپنے بنائے معیار کے مطابق پکڑا اور ان کو بھی مہلت دی ۔

گویا مرزا صاحب قادیانی کا معیار خدا کی نظر میں کچھ چیز نہ تھا اس لئے قادیانی خدا نے اسے پرے پھینک کر مولوی ثناء اللہ صاحب کے معیار کو پسند کر لیا۔ قادیانی خلیفہ صاحب کے اس عذر کو مرزا غلام احمد صاحب نے اشتہار زیر بحث میں بدیں الفاظ خود بخود توڑ دیا ہے :

میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام اور ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے ۔ (قادیانی اشتہار آخری فیصلہ۔ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) لاکھ تاویل کریں مگر مرزا صاحب موصوف ایک نہ چلنے دیں گے کیونکہ انہوں نے اپنی نبوت کو اسی معیار پر تو چلایا تھا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرا کرتا ہے اس کے برخلاف کیونکر کسی کی سن سکتے ہیں اگر نہیں تو ان کی نبوت کا کہیں ٹھکانا نہیں رہتا کیونکہ آنجہانی اپنے بعض مخالفوں کے مرجانے کے بعد اپنے کو دیکھ کر اپنے صادق ہونے کی دلیل بتایا کرتے تھے (مولوی غلام دستگیر قصوری مولوی اسماعیل علی گڈھی وغیرہ مرحومین کے حق میں بھی لکھا کرتے تھے کہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم میں سے جھوٹا پہلے مرے گا لہذا ان کا مرنا میرے سچا ہونے کی دلیل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ انہوں نے یہ کہیں نہیں کہا، مگر خود جو ایسا کہا تو انکے مرید اس کو بھی مٹا رہے ہیں ۔ثناءاللہ امرتسری)،

اب اگر پہلے مرنا بھی نشان صداقت ہو جائے تو قادیانی نبوت ایک چیستاں بلکہ معمہ ہو جائے گی کہ جس کا سمجھنا مرزا صاحب قادیانی کے ملفوظات سے تو امر محال ہوگا۔ البتہ خلیفہ صاحب کی صحبت سے کچھ پتہ لگ جائے تو لگ جائے۔ علاوہ اس کے یہ تو آنجہانی کا مقام تھا کہ وہ مولوی ثناءاللہ صاحب کی تحریر کے بعد فوراً شائع کرتے کہ اب فیصلہ مولوی صاحب کے لکھنے کے مطابق ہوگا، میرا لکھنا کچھ چیز نہیں رہا۔ عرصہ دراز کے بعد بیت الفکر میں بیٹھ کر ایک تاویل نکال لینا ہرگز قابل قبول نہیں ہوسکتی جب کہ خود مرزا جی کا لٹریچر سارے کا سارا اس کے برخلاف گواہی دے رہا ہے۔

آخر میں خلیفہ صاحب کے مبایعین سے یہ پوچھنا بھی ضروری خیال کرتا ہوں کہ شیخ بہاءاللہ عرب و شام میں عرصہ سے مسیح موعود ہونے کے مدعی تھے ان کی زندگی ہی میں ان کے بعد مرزا غلام احمد صاحب نے دعوی کر دیا، پھر ۱۸۹۲ میں شیخ بہاءاللہ فوت ہو گئے اور مرزا غلام احمد صاحب کئی سال زندہ رہے تو اب ان کے مقابلہ پر مرزا غلام احمد صاحب کو مسیلمہ سمجھنے میں کون سی وجہ مانع ہے؟ ذرہ سوچ سمجھ کر خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب سے پوچھ کر جواب عنایت ہو۔

میں ایسے سوالات کرنے میں مجبور ہوں کیونکہ جہاں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ذکر ہوتا ہے وہاں شیخ بہاءاللہ ضرور مجھے یاد آجاتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جنوری ۱۹۲۷ء مطابق ۱۶ رجب ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۲۔ص ۹۔۱۰۔۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد کے دو غلام اور ان کا آپس میں کلام۔۲

(ہمارے قابل مضمون نگار غلام احمد خان سوداگر ہنگو کسی زمانہ میں قادیان گئے تھے اس زمانہ میں جو کچھ آپ نے دیکھا اس کا ذکر اس مضمون میں ہے۔سلسلہ کیلئے گزشتہ پرچہ ملاحظہ ہو۔مدیر اہل حدیث امرتسر۔
جس پرچے کی طرف مولانا ثناءاللہ صاحب نے اشارہ کیا ہے وہ مجھے نہیں ملا،اس لئے یہ مضمون ناقص رہا ہے۔بہاء)

جناب غلام احمد خان سوداگر ہنگو لکھتے ہیں:

(مولوی محمد علی ایم اے لاہوری کے لئے قابل توجہ ہے کیونکہ وہ اس وقت موجود تھے)۔

کوٹھڑی مذکورہ میں جو چار در چار،سولہ فٹ مربع تھی،حسب ذیل اشخاص بیٹھے تھے۔مرزا غلام احمد۔مولوی محمد احسن امروہی،حکیم نورالدین،مولوی محمد علی ایم اے،عطاءاللہ خان میرا ساتھی حال ڈپٹی بنوں۔

مرزا غلام احمد قادیانی فرمانے لگے کہ مجھے جو الہام بصورت رؤیائے صادقہ ہوا تھا گویا میرے ساتھ ایک سانپ لڑ رہا ہے جس سے میں بہت تکلیف میں ہوں،میں گردن سے پکڑے ہوئے اس کے سر کو پتھر سے رگڑ رہا ہوں آخر کار اس کو قتل کر کے میری رہائی ہوئی۔اس وقت مجھے علم نہ تھا کہ درحقیقت یہ کیا واقعہ ہونے والا ہے لیکن آج وہ الہام مجھ پر منکشف ہوا وہ یہ کہ آج مجھے ایک چٹھی منجانب عبدالمجید مقام جموں سے موصول ہوئی جس میں مجھے اس بنا پر کہ میں نے اس کی ماں کو فاحشہ اور زانیہ اور اس کو ولدالزنا کہا ہے فوجداری کی دھمکی دی ہے۔پھر دریافت کیا کہ کیا میری تقریر کو چھاپا گیا ہے؟ جواب اثبات میں دیا گیا پھر پوچھا کہ کیا میری اجازت سے؟ ایک دو نامعلوم اڈیٹروں نے عرض کیا ہاں حضور کی اجازت سے۔پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر میں ایسے چشم دید وغیرہ گواہ گذاردوں کہ وہ شہادت کے لئے کافی ہوں تو پھر۔اس پر محمد علی صاحب نے عرض کیا حضور پھر بھی جرم ہے۔اگر ایک شخص واقعی زانی اور شرابی ہو،اس کی نسبت اشتہار لگانا،یا اعلان کر کے اخباروں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھاپنا جرم ہے۔اسی طرح سے چند قانونی دلائل بیان کرنے کے بعد خاموش ہو گئے۔

اس پر مرزا صاحب قادیانی نے تھوڑی دیر تک متفکر رہ کر ارشاد کیا کہ بس وہ سانپ یہی ہے جس کے استغاثہ سے کچھ کلفت اٹھانے کے بعد آخر کار مجھے فتح ہوگی۔(کسی کی ماں کو زانیہ کہنے ست دنیاوی عدالت میں تو چھوٹ گئی مگر جہاں سارے منکروں کو اولاد زانیات کہا ہے خدائی عدالت میں اس جرم سے کیسے چھوٹیں گے ۔آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۴۸۔

احمدی دوستو! ہر ایک منکر کی پاک دامن ماں قیامت کے روز اپنے پر افک کا دعوی کر دے گی تو مرزا صاحب کو، فی مدعیہ ۸۰ درے اگر لگا دیئے گئے تو ساری دنیا کی مدعیات کے بدلے میں کتنے درے لگیں گے۔ہمارے پاس تو اتنا عدد کوئی نہیں تم ہی حساب کر کے بتاؤ، شاء اللہ امرتسری) اسی کو کہتے ہیں : خود کوزہ، وخود کوزہ گر، خود گل کوزہ

اس کے بعد خلیفہ صاحب نے عرض کیا، حضرت پٹھان کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔فرمایا: بابو کیا پوچھنا ہے۔

اب مرزا صاحب قادیانی سے حسب ذیل مکالمہ شروع ہوا:

حضرت ہمارے ملک میں ملا مولوی آپ کو ایسے برے الفاظ میں یاد کرتے ہیں جس کا دہرانا مناسب نہیں، بلکہ میں تو اس کو بہتان سمجھتا ہوں۔اس لئے آپ سے بالمشافہ پوچھنے آیا ہوں۔نہ مباحثانہ رنگ میں بلکہ شاگردانہ حیثیت سے کیونکہ میں بے علم اور ان پڑھ ہوں۔

پھر تو کشادہ روئی سے (مرزا صاحب نے) فرمایا کہ: اچھا جو پوچھنا ہے پوچھو

سوال: جناب وہ لوگ آپ پر تہمت لگاتے ہیں کہ آپ نے نبوت کا دعوی کیا ہے۔کیا یہ سچ ہے؟

جواب: نہیں میں نے از خود کوئی دعوی نہیں کیا، بلکہ خدا نے مجھے نبی سے مخاطب فرمایا ہے۔اور رسول خدا نے میری نسبت پیش گوئی کی ہے۔میرا دعوی خود ساختہ نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: آپ کس قسم کے نبی ہیں؟
جواب۔ جیسے موسیٰ وعیسیٰ۔

سوال: میں نے ملاں لوگوں سے سنا ہے: و لو کا ن نبی بعدی لکا ن عمر
کیا یہ حدیث صحیح ہے یا موضوع؟
جواب۔ ہاں صحیح ہے، موضوع نہیں۔

سوال: جب اس حدیث میں نبوت کی نفی ہے بشرط امکان اگر کسی کا نبی ہونا ممکن ہوتا تو اس حالت میں عمرؓ ہی ہوتے، تو پھر آپ کیسے نبی ہوئے؟
جواب: میں ایک اور حدیث سے مستثنیٰ ہو چکا ہوں جیسا کہ آپ لوگوں میں مشہور ہے کہ عیسیٰ آسمان سے اتریں گے۔ اگر ایسا ہو بھی جائے تو پھر بھی اسے نبی ہی تو کہیں گے۔ لیکن یہ غلط ہے اور درحقیقت وہ میں ہی ہوں اور اس قسم کی مستثنیات قرآن میں بھی ہیں۔ (باقی آئندہ)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جنوری ۱۹۲۷ء مطابق ۱۶ رجب ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۲۔ ص ۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیانی کی ملکی واقفیت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی تو بجائے خود تھا ہی کہ میں جو بات کہوں وہی صحیح سمجھی جائے، کیونکہ میں مجدد ہوں، مسیح موعود ہوں، حکم ہوں، کرشن مہاراج ہوں، وغیرہ وغیرہ ہوں۔ وہ تو جو کچھ کہتے، صحیح تھا یا کچھ تھا، مگر ان کے بیٹے کو خدا جانے کس نے یہ حق دیا کہ وہ مذہبی مسائل سے گذر کر واقعات میں بھی تجدید کرنے لگے ہیں۔ آپ ملک حجاز میں شریفی بغاوت کے متعلق واقعات بتاتے ہیں جو غور سے سننے کے قابل ہیں۔

جب حجازیوں کو معلوم ہوا کہ اٹلی کی حکومت مکہ و مدینہ پر قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اٹلی والے لوگ اس قسم کے ہیں کہ جب وہ حملہ کرنا چاہیں تو وہ کسی کے روکے رکا نہیں کرتے، اس لئے انہوں نے ترکوں کو لکھا کہ اگر آپ حجاز کی حفاظت اور اٹلی سے مقابلہ کی تاب رکھتے ہیں تو آپ طیار ہو جائیں ورنہ ہمیں اسلام کی عزت اور حفاظت کے لئے علیحدہ کر دیں تا ہم خود حفاظت کا بندوبست کر لیں۔

ترکوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس فوجیں نہیں ہیں۔

تو عرب ان سے علیحدہ ہو گئے اور انگریزوں سے مدد لی۔

میرے نزدیک انہوں نے ارض حجاز کی حفاظت کے لئے دور اندیشی سے کام لیا۔ مگر ادھر کے مسلمان اس کے مخالف ہو گئے۔ اسوجہ سے کہ وہ انگریزوں سے کیوں مل گئے۔

(الفضل قادیان۔ ۱۱ جنوری ۱۹۲۷ء ص ۵)

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! اس خبر کی کسی وزیر سلطنت یا کسی اخبار نویس کو اگر اطلاع نہیں تو بھی یہ خبر قادیانی اصول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے غلط نہیں ہوسکتی کیونکہ الہام خانہ سے نکلی ہے۔کہاں اٹلی کہاں اس کا حملہ،اور کہاں ترکوں کا جواب۔یہ سب باتیں خواب میں ہورہی ہیں۔

عجیب مشابہت:

شیخ سعدی مرحوم نے لکھا ہے کہ خلیفہ ہارون رشید کوایک دفعہ مصر پر غصہ آیا تو اس نے اس پر ایک شخص امیر مقرر کیا جس کے پاس زمین داروں نے درخواست کی کہ اس دفعہ بارش نہیں آپ ہمیں خراج معاف کریں۔

امیر خیریت سے ایسے باخبر تھے،فرمایا تم نے روئی کیوں بوئی تھی،اون کیوں نہ بوئی تا کہ تمہیں پانی کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔

جناب خلیفہ قادیانی بھی اس امیر مصر سے کم واقف نہیں۔ہاں غدار شریف کے فعل بد کی تحسین برمحل ہے۔

دوسرا فقرہ بھی ملاحظہ ہو،خلیفہ صاحب قادیان فرماتے ہیں:

ہاں انگریزوں کا عربوں سے معاہدہ تھا کہ وہ تمام عرب آزاد کردیں گے اس معاہدہ کی بنا پر جنگ کے ختم ہونے پر آزادی کا مطالبہ کیا مگر جنگ کے ختم ہونے کے بعد خود یورپ کی حکومتوں میں ملکوں کی تقسیم کے متعلق اختلاف تھا اس لئے انگریز آزادی کا فیصلہ نہ کرسکے۔اور عرب کو آزادی نہ ملی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ شریف حسین نے غلطی سے چیلنج دے دیا کہ اگر آزاد نہ کروگے تو میں خلافت کا دعوی کر دوں گا اور تمام مسلمانوں کو تمہارے خلاف کھڑا کردوں گا۔انگریز جانتے تھے کہ مسلمان تائید تو کیا کریں گے اس کے خلافت کے دعوی کے ساتھ ہی خود اس کے مخالف ہوجائیں گے۔ادھر شریف حسین ابھی عرب کو انگریزوں کے پنجے سے نکالنے اور آزاد کرانے ہی کی کوشش کررہا تھا کہ ابن سعود خلاف کھڑا ہوگیا۔ (حوالہ مذکور)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ خبر بھی فارن آفس (بیرونی دفتر) میں نہ ہوگی مگر الہامی ضرور ہے۔ خلیفہ صاحب کو یہ بھی خبر نہیں کہ شریف مکہ نے خلیفہ کہلانا شروع کر دیا تھا جب ہی تو مولوی عبدالباری مرحوم جیسے ذی علم نے لکھا تھا کہ میں ان کو جامع اوصاف خلیفہ جانتا ہوں۔ مگر یہ فقرہ بڑا زبردست ہے کہ:

آزاد نہ کرو گے تو میں خلافت کا دعوی کر دوں گا اور تمام مسلمانوں کو تمہارے خلاف کھڑا کر دوں گا۔

اس فقرہ کا محکی عنہ اور ثبوت دنیا کے کسی دفتر میں تو نہ ہوگا ہاں اس مسل مکمل میں شائد ہو جو حضرت مرزا صاحب قادیانی نے دنیا کے واقعات خود لکھ کر خدا تعالی سے دستخط کرائے تھے اور خدا نے سرخ سیاہی سے دستخط کرتے ہوئے قلم چھڑکا تھا جس کے قطرات مرزا صاحب قادیانی کے کپڑوں پر پڑے تھے (تریاق القلوب)

خدا کی شان ان مرزائی لوگوں یا احمدیہ جماعت کے ممبروں کے حال پر رحم آتا ہے کہ ان کو کیا ہو گیا یہ کیوں اچھے بھلے پڑھے لکھے ہو کر ایسی پیر پرستی میں پھنسے ہیں کہ دین و دنیا کی انہیں بوجھ نہیں رہی۔ سچ ہے

وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نکتہ عشق کا
کہ کتاب عقل کی طاق پر جاں دھری تھی واں ہی دھری رہی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ فروری ۱۹۲۷ء مطابق یکم شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۴ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہائیت اور مرزائیت میں بہت تھوڑا فرق ہے

(بلکہ نہیں ہے)

جناب منشی محمد حسین صاحب صابری بریلی سے لکھتے ہیں:

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اشاعت اسلام کے نام سے جو مذہب رائج کرنا چاہا ہے وہ فی الحقیقت بہائی اصولوں پر مبنی ہے آنجناب اور ان کے بعد انب کے جانشینوں کی طرف سے اس دعوے کے ثبوت میں اس قدر دلائل کے انبار جمع ہو گئے ہیں کہ آج اہل قادیان اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے اور نہ ہی وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ بہائی مذہب والوں نے قرآن مجید کی فلاں آیت کا مطلب اپنا مطلب نکالنے کے لئے غلط بتایا ہے کیونکہ اگر وہ ایسا کہیں تو پھر انہیں اپنے پیشواؤں کی تحریریں دیکھ کر شرمندہ ہونا پڑے گا۔

گذشتہ ایام میں بہائی اور مرزائی مباحثہ کے لئے فریقین میں خط و کتابت ہوئی تھی قادیان والوں کا عذر تھا کہ ہمارے پاس بہائی مذہب کی بنیادی کتب نہیں ہیں۔لیکن میرے نزدیک قادیان والوں کو اس بات کا بھی خوف تھا کہ ہم بہائیوں کے ساتھ اصولاً کون سا اختلاف رکھتے ہیں جس پر بحث کر سکیں گے چنانچہ آج اس مضمون میں چند عقائد جو مسلمہ فریقین ہیں ذیل میں درج کرتا ہوں جس سے میرے دعوی کا کافی ثبوت ملے گا (نوٹ: جو عقیدہ کسی ایک فریق کا یا متفقہ ہر دو فریق کا مشہور ہے، اس کا حوالہ نہیں دیا گیا۔محمد حسین صابری)

اول: مسیح ابن مریم فوت ہو گئے بجسد عنصری آسمان پر نہیں گئے۔

دوم۔ آنے والا مسیح کے نام پر کوئی اور شخص ہے جو اسی امت میں سے ہوگا۔

(بہائی رسالہ المعیار المسیح۔ص ۱۷۹۔۱۸۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوم: قرآن مجید آسمان پر اٹھالیا گیا۔

چہارم: ایک ایسا وقت آئے گا جب کہ آنحضرت ﷺ کا نور دنیا کو روشن کرنے سے رک جائے گا۔

(الفضل ۲۷ اگست ۱۹۱۴ء ص ۸، از مرزا بشیر الدین محمود صاحب، درس قرآن کے نوٹ)

پنجم: قرآن مجید قرآن مجید میں جو آیات قیامت کے متعلق ہیں ان سے مراد مسیح موعود کا زمانہ ہے یہاں تک کہ یوم یأتی ربك فی ظلل من الغمام سے یہ مراد ہے کہ خدا انسانی مظہر (غلام احمد یا بہاء اللہ) کے ذریعہ سے اپنا چہرہ دکھائے گا۔ (ایضاً و حقیقۃ الوحی۔ص ۱۵۴)

ششم: باٰخرۃ هم یوقنون سے مراد آخری وحی ہے جو بعد قرآن مجید مسیح موعود پر نازل ہوئی۔

(پارہ اول مع تفسیر شائع کردہ انجمن ترقی اسلام قادیان۔ زیر نگرانی مرزا محمود احمد صفحہ ۱۲۔۱۳ حاشیہ)

تھوڑا سا اختلاف

اختلاف صرف اس قدر ہے کہ ایک گروہ کہتا ہے کہ آخری وحی کا نزول ایران اور شام میں ہوا۔ لیکن دوسرا گروہ اس بات کا مدعی ہے کہ خدا نے آخری وحی قادیان ضلع گورداسپور میں نازل فرمائی۔

اگر تعصب اندھی تقلید زبان کی پیچ دنیاوی لالچ درمیان میں حائل نہ ہو تو اس تھوڑے سے اختلاف کو رفع کر لینا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ اس کے بعد پھر عکہ (جہاں بہائی مرکز ہے) اور قادیان کے کارکن مل کر کام کرتے ہوئے ایک دوسرے سے کہیں گے

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ فروری ۱۹۲۷ء مطابق یکم شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۴ ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد کے دو غلام اور ان کا آپس میں کلام۔۳

(مدعی سست گواہ چست)

(ہمارے قابل نامہ نگار غلام احمد خان صاحب سوداگر ہنگو کسی زمانہ قادیان گئے تھے وہاں جو کچھ ان کی مرزا صاحب قادیانی کے ساتھ اور ان کے حواریوں کے ساتھ گفتگو اس کا سلسلہ گذشتہ نمبروں میں درج ہوتا آیا ہے آج بھی اسی کا تتمہ ہے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

اب ایک اور چیستان جو قابل سماعت ہے، گذارش کرتا ہوں:

مرزا صاحب قادیانی کے اندر گھسنے کے بعد ناصر نواب نامی ایک شخص نے مجھ کو ہاتھ سے پکڑ کر بٹھالیا، جو بعد میں معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کے خسر ہیں۔ فرمایا حضرت (مرزا قادیانی) کو فرصت نہ تھی، میں آپ کو بارہ اشخاص کے نام بتاتا ہوں۔ چار یار کبار چاروں نبی تھے۔ چار مذاہب والے چاروں نبی تھے۔ جنید بغدادی، عبدالقادر جیلانی، معین الدین اجمیری، مجدد الف ثانی سرہندی۔ چار یہ ہوئے۔ جملہ ہوئے بارہ۔ علی ہذا القیاس ہزاروں سے متجاوز اس امت میں انبیاء گذر چکے ہیں۔

میں نے کہا کہ جب انہوں نے خود دعوی نہیں کیا پھر آپ کس بنا پر یہ بھاری بھاری جاگیریں ان کے نام لکھ رہے ہیں۔، جواب میں کہا آفتاب نبوت کے سامنے تاروں کا جوہر نمود ناممکن ہے اور اسی طرح آئمہ اربعہ وغیرہ کے ازمنہ میں اسلام اور علم کا زور تھا۔ اعلان نبوت کی ضرورت نہ تھی۔

میں نے کہا اچھا معین الدین کے لئے تو ازبس ضروری تھا کہ وہ اپنی نبوت کا اعلان کرتے کیونکہ وہ کفرستان اور بت پرستوں کے درمیان میں تھے۔

اس کے جواب میں کہا: اس کی مرضی۔

خیر یہ گفتگو بھی ختم ہوئی۔

اسکے بعد خلیفہ (حکیم نورالدین) کے پاس دوبارہ حاضر ہوئے۔ انہوں نے جھٹ مثنوی شریف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھول کر میرے سامنے رکھ دی۔ میں نے کہا کہ پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ بے علم اور ان پڑھ ہوں۔

اس پر خلیفہ صاحب فرمانے لگے کہ خاصان خدا اکثر ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں جو ظاہر بینوں کے نزدیک قابل اعتراض ہوتی ہیں لیکن درحقیقت وہ قابل گرفت نہیں ہوتیں۔ دیکھو جلال الدین رومی نے اپنی مثنوی میں کیا کیا دعوی کئے ہیں کہ

آدم میرے سامنے طفل مکتب ہے، موسی وعیسی میرے نوکر چاکر ہیں، جبریل میرا دربان ہے،

اور باوجود ایسے الفاظ اہانت کے آپ کے علماء اس کو مولائے رومی کے معزز خطاب سے یاد کرتے ہیں۔ مگر حضرت مرزا صاحب قادیانی باوجود غلامی احمد ﷺ خود کو اگر ظلی اور غیر تشریعی نبی کہیں، تو کافر۔

میں نے کہا مولوی صاحب مثنوی کے یہ الفاظ رسول خدا کی تعریف میں ہوں گے۔ خلیفہ صاحب نے جھٹ کتاب مثنوی کو پیش کیا۔ مگر میں نے بوجہ شرم کے جو اپنے آپ کو ان پڑھ ظاہر کیا تھا ہاتھ تک نہیں لگایا۔ گو ابھی تک مجھے اس کا افسوس ہے۔ پھر خلیفہ صاحب نے ارشاد کیا کہ کوئی نبی کذاب ۲۳ سال تک (جو ہمارے نبی کی میعاد نبوت تھی) زندہ نہیں رہ سکتا۔

اس پر میں نے عرض کیا کہ فرعون باوجود دعوی خدائی کے اس سے بھی زیادہ عرصہ تک زندہ رہا تھا۔

خلیفہ (حکیم نورالدین) نے فرمایا کہ خدائی کا دعوی اس قدر موجب خلل وفساد نہیں جس قدر نبوت کا ذبہ، کیونکہ یہ تو اظہر من الشّمس ہے کہ ایک غلیظ بگنے والا انسان خدا نہیں ہوسکتا، لیکن انسان نبی بن سکتا ہے۔ اس لئے ایک جھوٹے مدعی سے فساد فی الدین کا زیادہ احتمال ہے، اور خدا ایسے شخص کو مہلت نہیں دیتا کہ وہ دین اسلام میں ایسا علانیہ فتور ڈالا کرے۔

چونکہ اس خانہ ساز دلیل کا کوئی معقول اور تاریخی جواب میرے پاس نہ تھا، اس لئے خاموش ہوا۔ اور کچھ دیر بعد واپس روانہ ہو کر لاہور پہنچا۔

مجھے اس بات کے ظاہر کرنے میں ذرہ بھی تامل نہیں کہ مرزائی کارخانہ حیل کے افسر اعلی درحقیقت نورالدین تھے۔ میرے ساتھ جو تلبیس خلیفہ مذکور کی بارگاہ سے عمل میں آئی اگر دستگیر حقیقی کی دست گیری نہ ہوتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو ضرور کچھ عرصہ تک متفکر رہتا۔اب تائید غیبی کا شگوفہ بھی قابل نظارہ ہے۔

لاہور میں سیدھا بیگم شاہی مسجد میں جا کر مولوی غلام قادر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا، اور واقعات مندرجہ صدر کو حرف بحرف بیان کر کے عرض کیا کہ ذکر مثنوی اور میعاد نبوت نے مجھ کو لاجواب کر دیا تھا، چنانچہ اس کا خاطر خواہ جواب میری طرف سے پیش نہ ہو سکا۔

مولوی صاحب ممدوح نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ قرآن شریف میں فرماتا ہے ان الشیاطین لیوحو ن الی او لیاء ھم لیجا د لو کم (الانعام:۱۲۱)

اس آیت کی رو سے شیطانی وحی ثابت ہے۔پس مرزا صاحب کو جو وحی ہوتی ہے وہ درحقیقت شیطانی وحی ہے۔ تم نے برا کیا جو اس کے پاس گئے۔

پھر وہاں سے مولوی عبداللہ چکڑالوی کے پاس گیا۔اس نے بھی تقریباً اسی قسم کا جواب دیا، مگر کسی نے قابل اطمینان ردّ پیش کر کے میری تسکین قلب نہیں کی۔اب حیران تھا کہ کیا کروں۔آخر کار کشمیری بازار میں الٰہی بخش صاحب کتب فروش کی دوکان پر جا کر مثنوی شریف کو طلب کیا۔خدا شاہد ہے کہ مجھے صفحہ کا پتہ یاد نہ تھا لیکن کھولتے ہی اسی صفحہ پر نظر پڑی جس میں یہ مذکور مندرج تھا کہ

آدم میرے سامنے طفل مکتب ہے۔وغیرہ وغیرہ۔

جو دراصل ویسا ہی تھا جیسا نورالدین خلیفہ قادیانی کو جواب دیا تھا۔لیکن اس نے خلاف صدق و دیانت مجھ کو ڈانٹا کہ بتاؤ کہاں لکھا ہے کیونکہ اس نے میری زبانی مجھ کو ان پڑھ ہی جانا تھا۔اس ذلیلانہ خاموشی پر مجھے آج تک افسوس ہے اور تاحیات رہے گا۔

اب دوسرا واقعہ بھی لائق یادداشت ہے۔جب ہر طرف سے مایوسی ہوئی تو ناگاہ میرے ہاتھ میں ایک رسالہ آیا جس کا نام ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیاحت نامہ حافظ عبدالرحمٰن امرتسری۔،

جسکو بطور تفریح طبع پڑھ رہا تھا۔ رفتہ رفتہ بہاء اللہ ایرانی مدعی نبوت کے حالات پر نظر پڑی۔ لکھا تھا کہ دوران سیاحت مقام عکہ واقع شام میں پہنچا، جہاں بہاء اللہ کا مزار ہے۔ وہاں پر عباس آفندی، اس کے نواسے، سے ملاقات ہوئی، جس نے مجھے ایک کتاب فارسی زبان کی عنایت کی جسکا نام غالبًا ، کتاب مقدس، ہے اور کہا کہ یہ الہامی کتاب ہے جو بہاء اللہ پر نازل ہوئی تھی۔

غرض اس رسالہ میں ابتداء سے انتہاء تک مجمل حالات کے بعد تحریر ہے کہ بہاء اللہ ۲۹ سال تک دعوی نبوت پر قائم رہا اور آخر کار اپنی موت مر کر عکہ میں دفن ہوا ہے جس کے مزار پر سال بہ سال عقیدت مند آتے جاتے ہیں۔

ناظرین کرام! دیکھی خدا کی دستگیری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ فروری ۱۹۲۷ء مطابق یکم شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۴ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں مرزائیوں سے مباہلہ کیوں کروں؟

ما ذا بعد الحق ا لا الضلا ل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بعض اوقات مرزائی اخبارات میں مجھے مباہلہ کی دعوت دی جاتی ہے اور لکھا جاتا ہے :

جتنی بار مولوی ثناءاللہ صاحب کو سلسلہ احمدیہ کی طرف سے مباہلہ کی دعوت دی گئی ہے، اتنی دفعہ کسی اور مخالف سلسلہ کو اس طریق فیصلہ کی طرف بلانے کی ضرورت پیش نہیں آئی ....لیکن دنیا جانتی ہے کہ آج تک کبھی انہوں نے اس طریق کو منظور کر کے اس پر عمل پیرا ہونے کی جرأت نہیں کی۔

(الفضل قادیان ۷ جنوری ۱۹۲۷ء)

یہ بیان بالکل صحیح ہے کہ مجھ کو مباہلہ کی طرف بلایا گیا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی زندگی میں بھی بلایا اور اب بھی بلایا جاتا ہے۔ مگر میرا مباہلہ مرزا صاحب قادیانی سے نہیں ہوا، اور اب تو حاجت ہی نہیں رہی۔

اس کی وجہ کیا ہوئی؟

جناب متوفی (مرزا غلام احمد) کی عادت شریفہ تھی کہ جوں ہی مخالف کو کوئی معمولی تکلیف ہوئی، تو انہوں نے اس کو نشان قرار دیا۔ اس لئے ان کی زندگی میں ان سے پوچھتا رہا کہ مباہلہ کا اثر کیا ہوگا، مجھے پہلے بتا دیجئے۔

یہ بتانے سے وہ ہمیشہ پہلو تہی کرتے رہے۔ آخر کار انہوں نے یہ لکھا کہ یہ تمہاری کٹ حجتیں ہیں۔ اب میں خدائی تحریک سے تمہارے فیصلہ کیلئے خدا سے دعا کرتا ہوں کہ:

جو ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناءاللہ) میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں پہلے مر جائے ۔

(اخبار بدر قادیان ۱۳ جون ۱۹۰۷ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب کے اس اقرار سے پہلی سب دعوتیں اور مباہلہ کے متعلق گفتگوئیں بند ہوگئیں۔

بجائے مباہلہ کے یک طرفہ دعا موسومہ:

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

شائع ہوگئی۔ چنانچہ اس کی قبولیت ہو کر واقعہ بھی ہوگیا، جس پر لوگوں نے یہ شعر پڑھا

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

یہ تو تھا آسمانی فیصلہ۔ اس پر تم مرزائیوں نے منکرانہ شور کیا، تو لودھیانہ میں انعامی مباحثہ ہوا۔ جس میں فیصلہ میرے حق میں ہوا، اور میں نے مبلغ تین سو روپئہ تم سے وصول کیا، جس پر تاریخی مصرعہ یہ کہا گیا:

مال موذی نصیب غازی

ان سب آسمانی اور زمینی فیصلوں کے بعد بھی مباہلہ کی دعوت دینا کتنی جہالت ہے اور ان فیصلوں کو قبول نہ کرنا کتنی حماقت ہے۔

احمدیو! الیس منکم رجل رشید ۔ مقدمات میں ماتحت عدالت کی اپیل ججی میں ہوسکتی ہے۔ آخر بڑھتے بڑھتے ہائی کورٹ تک یا کبھی ولایت کی پریوی کونسل تک بھی ہوتی ہے۔ لیکن پریوی کونسل کے فیصلہ کے بعد بھی کوئی شخص اپنا مقدمہ نئے سرے سے شروع کرے، تو کون اس کو عقل مند کہے گا۔

نئے لوگوں کی کیجئے آزمائش
ضرورت کیا ہمارے امتحان کی

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۱ فروری ۱۹۲۷ء مطابق ۸ شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۵ ص ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعلاء الحق الصریح بتکذیب مثیل المسیح

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

مرزا صاحب کے دعاوی

۱۔ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۲۸۲ پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

وہ مسیح موعود جس کے آنے کا قرآن کریم میں وعدہ دیا گیا ہے یہ عاجز ہی ہے۔

۲۔ تبلیغ رسالت دوم صفحہ ۲۱ بحوالہ اشتہار ۲۔اکتوبر ۱۸۹۱ء مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں:

مسیح ابن مریم ہونے کا دعوی نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں فقط مثیل مسیح ہونے کا دعوی ہے۔

۳۔ کشتی نوح کے صفحہ ۴۹ پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

اس امت کا مسیح موعود کھلے کھلے طور پر خدا کے حکم اور اذن سے اسرائیلی مسیح کے مقابل کھڑا کیا گیا ہے تا موسوی اور محمدی سلسلہ کی مماثلت سمجھ میں آجائے اسی غرض سے اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے

اور مولوی سرور شاہ قادیانی کہتے ہیں:

ہم نے مسیح موعود کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔آپ میں وہ تمام باتیں تھیں جو مسیح ناصری میں پائی جاتی تھیں۔

اقول: حق بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی میں وہ تمام باتیں نہ تھیں جو حضرت عیسیٰؑ میں پائی جاتی تھیں ۔اور نہ جناب مرزا قادیانی کو حضرت عیسیٰؑ سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔جیسا کہ ذیل سے ظاہر ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱: مسیح ناصری بغیر باپ کے پیدا ہوئے، (ازالہ اوہام ۔ص ۶۶۹،۳۷۷)۔

مرزا غلام احمد کے والد کا نام غلام مرتضی تھا۔ (کشف الغطاء۔ص ۲)

۲۔ حضرت مسیح نے مہد میں کلام کیا۔ (تریاق القلوب۔ ص ۴۱)۔

مرزا غلام احمد قادیانی میں یہ بات نہ تھی۔

۳۔ مسیح نے شادی نہیں کی آپ کی کوئی بیوی نہ تھی۔ (ریویو۔مارچ ۱۹۰۲ء ص ۱۲۴)

جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے دو شادیاں کیں۔

۴۔ حضرت مسیح کی کوئی اولاد نہ تھی۔ (تریاق القلوب۔ ص ۹۹ کا حاشیہ)

مرزا غلام احمد قادیانی کی اولاد میں سلطان احمد، فضل احمد، محمود احمد وغیرہ تھے۔

۵۔ مسیح صاحب شریعت شریعت رسول تھے۔ (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۲۲ کا حاشیہ)

۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی غیر تشریعی نبی تھے۔ (حقیقۃ النبوۃ۔ ص ۱۔۴)

۶۔ مسیح نے براہ راست فیضان پایا۔ (الحکم ۱۴ جولائی ۱۹۰۸۔ضمیمہ براہین ۵ ص ۱۸۲)

حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۳۷ و ۵ پر لکھا ہے کہ مرزا قادیانی نے حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ کی اتباع سے سب کچھ حاصل کیا ہے

۷۔ ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۱۰۔۳۱۱ پر مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کی کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا، کہ قریب قریب ناکام رہے۔

مرزا غلام احمد صاحب اس وقت دنیا سے تشریف لے گئے کہ چار لاکھ سے زیادہ کی خدا پرست جماعت قائم کر دی تھی۔ (الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء ص ۳)

۸۔ کیا ہے حضرت مسیح ناصری کے شاگردوں میں سے کوئی ایسا شاگرد نہیں، جسے مسیح کے جیتے جی ایسا نصیب ہوا۔ (ریویو آف ریلی جنز۔مئی ۱۹۱۵ء ص ۲۲۱ حاشیہ)

ہمارے خداوند مسیح قادیانی کے شاگرد ایسے ہیں کہ اپنی جان و مال مسیح موعود پر قربان کرتے ہیں۔ (ریویو آف ریلی جنز۔مئی ۱۹۱۵ء ص ۲۱۱ حاشیہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۔ حضرت مسیح ۳۳ سال کی عمر میں صلیب پر چڑھائے گئے تھے مگر آپ صلیب پر مرے نہ تھے۔ بلکہ بے ہوش ہو گئے تھے اور مرہم عیسی سے آپ کا علاج کیا گیا۔ (مسیح ہندوستان میں۔ص ۴۹، ۵۵، ۵۶، راز حقیقت۔ص ۳ حاشیہ، کتاب البریہ۔ص ۲۴۳ وغیرہ)۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ ایسے واقعات پیش نہیں آئے۔

۱۰۔ حضرت موسی کے بعد بائیسویں صدی میں آنحضرت ﷺ ہوئے اور حضرت عیسی آں حضرت ﷺ سے چھ صدیاں پہلے ہوئے۔ پس اس حساب سے حضرت موسیٰ کے بعد سولہویں صدی میں حضرت مسیح ہوئے۔ (دیکھو ازالہ اوہام۔ص ۲۷۸، راز حقیقت ص ۱۵)،

آنحضرت ﷺ درحقیقت مثیل موسیٰ ہیں۔ (ایام الصلح۔ص ۵۶، ۵۹)۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے آپ ﷺ کے بعد چودھویں صدی میں اپنے دعاوی کا اظہار کیا۔ یعنی بقول احمدی مولوی کے ۱۳۰۸ھ میں مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا۔

۱۱۔ ابن مریم باذن الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے ۔ (ازالہ اوہام۔ص ۳۰۹)

ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹ کے حاشیہ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا، تو خدائے تعالی کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔

۱۲۔ کشتی نوح کے صفحہ ۸۵ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسی شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے پرانی عادت کی وجہ سے ۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا دامن شراب خوری سے بری تھا۔

۱۳۔ عیسائیوں نے بہت سے یسوع کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۶ حاشیہ)۔

یسوع مسیح عیسی بن مریم ایک ہی ہے۔ (توضیح مرام۔ص ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری تائید میں خدا نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو ۱۶ جولائی ہے اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔

(حقیقۃ الوحی۔ص ۶۷)

۱۴۔ بقول مرزا غلام احمد قادیانی، حضرت مسیح نے صلیب سے نجات پانے کے بعد یروشلم سے تا گلیل اور وہاں سے نصیبین (عراق) ایران، فغانستان، پنجاب، تبت، نیپال، کشمیر کا سفر کیا اور آخر سری نگر کے محلّہ خانیار میں وفات پائی اور وہیں دفن کئے گئے (مسیح ہندوستان میں۔ص ۶۵۔۶۸۔راز حقیقت۔ص ۹۔تریاق القلوب۔ص ۵۲)

مرزا قادیان میں ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے بٹالہ، گورداسپور، امرتسر، جہلم، سیالکوٹ، ہوشیار پور، جالندھر، لودھیانہ، پٹیالہ، دہلی، علی گڈھ کا سفر کیا۔ یا یوں کہو کہ صوبہ پنجاب اور صوبہ یوپی سے باہر کبھی نہیں گئے۔

۱۵۔ کنز العمال جلد ۲ ص ۱۷ پر ہے کہ دیلمی اور ابن النجار نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ سفر کرتے تھے۔ جب شام پڑ جاتی تو جنگل کا ساگ پات کھا لیتے تھے۔ چشموں کا پانی پیتے اور مٹی کا تکیہ بناتے۔ پھر کہتے کہ نہ تو میرا گھر ہے جس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو، اور نہ کوئی اولاد ہے جسکے مرنے کا ڈر ہو۔

(غسل مصفی اول۔ص ۱۹۱)

یہ باتیں مرزا غلام احمد قادیانی میں نہیں پائی گئیں۔

۱۶۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب حضرت مسیح یہودیوں میں پیدا ہوئے تو وہ تیس سال کی عمر میں ان قوموں کی تبلیغ کے لئے مامور ہوئے تھے۔ (غسل مصفی حصہ اول۔ص ۵۷۰)۔

پھر جب میری عمر چالیس سال تک پہنچی تو خدا تعالیٰ نے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا اور یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس ہونے پر صدی کا سر بھی آ پہنچا، تب خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے میرے اوپر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا مجدد اور صلیبی فتنوں کا چارہ گر ہے۔ اور یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔ (تریاق القلوب۔ ص ۶۸)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۷۔اخبارالحکم ۳۰،اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۸ پر ہے:

حضرت مسیح ناصری صرف نبی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے اور ایک محدود وقت کیلئے آئے تھے۔

اخبارالحکم قادیان ۳۰۔اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۸ پر ہے کہ:

مرزا صاحب قادیانی کل دنیا اور ہمیشہ کے لئے آئے ہیں۔

۱۸۔حضرت عیسیٰؑ چونکہ بلاد شام کے رہنے والے تھے اس لئے وہ بگوا یعنی سفید رنگ تھے۔

(مسیح ہندوستان میں۔ص ۸۱)۔

ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۷ پر ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے میرا رنگ گندمی ہے۔

مرزا اپنی نسبت شکایت کرتے ہیں کہ حافظہ اچھا نہیں، یاد نہیں رہا۔

(ریویو آف ریلی جنز۔اپریل ۱۹۰۳ ص ۱۵۳ کا حاشیہ)

۱۹۔سیدنا حضرت مسیح ابن مریم نے کبھی ایسے الفاظ اپنی نسبت استعمال نہیں کئے

۲۰۔سیدنا حضرت عیسیٰؑ نے ایسا کبھی نہیں فرمایا۔

جناب مرزا نے فرمایا مجھے مراق ہے ۔(ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

نتیجہ یہ نکلا کہ جناب مرزا غلام احمد حضرت مسیح کے مثیل نہ تھے اور آپ کو کسی پہلو سے حضرت عیسیٰ سے تشبیہ نہ دی گئی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ فروری ۱۹۲۷ء مطابق ۸ شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۵ ص ۳۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب حنفی تھے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قاعدہ کی بات ہے کہ جو آدمی نیک شہرت رکھتا ہو اسے سارے اپنی طرف یا اپنے کو اس کی طرف منسوب کرنا فخر جانتے ہیں اور جو بدنام ہو اس کو سارے ہی دھتکارتے ہیں۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی چونکہ عام رائے اسلام میں بدنام ہیں، اس لئے کوئی بھی ان کو اپنی طرف منسوب کرنا پسند نہیں کرتا۔ مگر کیا وہ واقع میں کسی طرف منسوب نہ تھے؟ ضرور تھے۔

ہم نے ایک دفعہ لکھا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب حنفی المذہب تھے۔ ہمارا مدعا اس سے (معاذ اللہ) حنفی مذہب پر طعن کرنا نہ تھا، بلکہ صحیح واقعہ بتانا مقصود تھا۔

اب تازہ پرچہ الفقیہ (۱۴ جنوری ۱۹۲۷ء) میں اس کے ایک نامہ نگار نے ہم سے سوال کیا ہے کہ اس کا ثبوت دو کہ مرزا غلام احمد قادیانی قبل نبوت حنفی تھے، حالانکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی سوانح عمری مصنفہ پسر مرزا میں ملتا ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ اپنے ایک مرید سے آمین بالجہر، رفع یدین چھڑا دیا۔ چنانچہ کتاب مذکور کے الفاظ یہ ہیں:

> میاں عبداللہ سنوری کہتے ہیں، میں نے آپ (مرزا قادیانی) کے پیچھے نماز پڑھی تو نماز کے بعد آپ نے مجھ سے مسکرا کر فرمایا میاں عبداللہ صاحب اب تو سنت پر بہت عمل ہو چکا ہے۔ اور اشارہ رفع یدین کی طرف تھا۔ میاں عبداللہ کہتے ہیں کہ اس دن سے میں نے رفع یدین کرنا ترک دیا بلکہ آمین بالجہر کہنا بھی چھوڑ دیا۔ اور میاں عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کو کبھی رفع یدین کرتے یا آمین بالجہر کہتے نہیں سنا اور نہ کبھی بسم اللہ بالجہر پڑھتے سنا ہے۔
>
> (سیرۃ المہدی۔ ص ۱۴۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ میاں عبداللہ اس زمانہ سے مرزا صاحب قادیانی کا خادم خاص ہے، جب کہ مرزا صاحب قادیانی ابھی ابتدائی حالت میں زاویہ خمول میں تھے۔

اور سنیئے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی حنفیت کا دوسرا ثبوت ہے۔

میاں عبداللہ سنوری نے بیان کیا کہ ایک دفعہ یہ ذکر تھا کہ یہ جو چہلم کی رسم ہے یعنی مردے کے مرنے سے چالیسویں دن کھانا تقسیم کرتے ہیں۔ غیر مقلد اس کے بہت مخالف ہیں۔

اس پر حضرت (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ چالیسویں دن غربا میں کھانا تقسیم کرنے میں یہ حکمت ہے کہ یہ مردے کی روح کے رخصت ہونے کا دن ہے۔ (سیرۃ المہدی۔ص ۱۶۸)

احمدیو! یہ قول مرزا غلام احمد کا گو زمانہ مسیحیت کا نہیں ہے، لیکن زمانہ مجددیت کا تو ہے۔ پھر کیا مجدد کیلئے اتنا ہی علم ہوتا ہے یا اس سے زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ ایمان سے کہنا یہی اتباع سنت ہے جس کی بابت تمہارے خلیفہ اول کی شہادت درج ذیل ہے :

حکیم نورالدین صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

حضرت مرزا صاحب اہل سنت والجماعت خاص کر حنفی المذہب تھے اسی طائفہ ظاہرین میں سے تھے۔ نورالدین۔ (۲۹۔اگست ۱۹۱۲ء مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور ۲۷ جنوری ۱۹۲۶ء)

ہمارے خیال میں اس سے زیادہ ثبوت کی کیا حاجت ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے اول سے آخر تک دیکھنے والے دو راسخ الاعتقاد مرید بتاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب حنفی تھے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ مرزا صاحب قادیانی اگر حنفی ہوں تو حنفی مذہب پر کیا اعتراض۔

حنفیہ کرام خدا معلوم کیوں ان کے حنفی ہونے سے چڑتے ہیں میں سچ کہتا ہوں کہ اگر مرزا صاحب قادیانی کے اہل حدیث ہونے کا ثبوت ہوتا اور کوئی شخص ان کی وجہ سے اہل حدیث پر اعتراض کرتا تو اہل حدیث کہہ دیتے کہ اس سے اہل حدیث مذہب کر کوئی اعتراض نہیں۔

اس کی مثال میں بہت سے واقعات پیش کئے جاسکتے ہیں کہ فلاں فلاں شخص اسلام سے نکلا۔ فلاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شخص ملائکہ سے نکلا۔ پھر ہمارے حنفی دوست مرزا صاحب قادیانی کی حنفیت سے کیوں اتنی نفرت کرتے ہیں ۔ہمارے خیال میں برا منانے کی کوئی بات نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔فروری ۱۹۲۷ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۶ ص ۵۔۶)

وحدت قومی کے متعلق ایک احمدی کا خط بنابر جواب

مولانا مکرمی: السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء ص ۴ کالم سوم میں عنوان:

لاہوری احمدیوں کا جلسہ،

کے نیچے آپ نے: اسلام خطرہ میں؟ کے عنوان کے تحت میں مرزا صاحب قادیانی کی کتاب چشمہ معرفت سے نوٹ ذیل نقل کیا تھا:

مسیح موعود کے آنے سے تمام دنیا میں وحدت قومی اسلامی پیدا ہو جائے گی کوئی غیر مسلم نہیں ر ہے گا۔،

اس کے بعد آپ کا یہ نوٹ درج ہے:

ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) آئے اور چلے بھی گئے مگر لاہوری جلسہ کے پروگرام میں ایک عنوان مضمون دیکھ کر ہمیں حیرت ہوئی ہے کہ (اسلام خطرہ میں ہے)۔ یہ اس جماعت کی طرف سے ہے جو مرزا صاحب کو مسیح موعود مان کر ان کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتی ہے لیکن اسے معلوم نہیں کہ اسلام کا خطرہ میں ہونا ان کے مسیح موعود کے دعوی کی تردید ہے۔ وغیرہ

آپ کے مذکورہ نوٹ کو پڑھ کر ایک احمدی نے خاکسار کو ایک مراسلہ واسطے جواب کے ارسال کیا ہے جس کو بجنسہ نقل کر کے خدمت شریف میں بنابر جواب بھیجتا ہوں اور امیدوار ہوں کہ آپ اس کا جواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باصواب آئندہ پرچہ اہل حدیث میں درج فرما کر خاکسار کو اس کے مطالبہ سے سبکدوش فرمائیں گے

خاکسار۔ ماسٹر غلام حیدر مقیم سرگودھا

نقل خط (اصل ملفوف):

بسم اللہ الر حمن الر حیم نحمدہ و نصلی علی رسو لہ الکر یم

جناب من ماسٹر صاحب۔ السلام علیکم

جناب کا عنایت کردہ پرچہ اہل حدیث غور سے پڑھا۔ مضمون پڑھ کر سخت افسوس ہوا کہ ہمارے علماء کس طرح اپنی آنکھیں بند کر کے اعتراض کر دیتے ہیں کچھ نہیں سوچتے کہ اس کا اثر کہاں جا کر پڑیگا (ھو الذی ارسل رسو لہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ) آنحضرت ﷺ تمام جہان اور تمام زمانوں کیلئے تا قیامت مبعوث ہوئے پھر کیا وجہ کہ اسلام کا غلبہ سوائے ملک عرب (حسب مفہوم آنجناب) آنحضرت ﷺ کی زندگی میں نہ ہوا بعد میں بھی تمام جہان کا دعوی ہی دعوی رہا خصوصاً یہ زمانہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے عیسائیوں اور ہندوؤں کا زور کوئی پوشیدہ امر نہیں خدا جانے کس قدر نفوس اسلام سے مرتد ہو گئے ہیں کیا اس وعدہ کو بھی محبوبہ کی طرح محسوب کریں وعدہ محبوبہ تو خدا نے منسوخ کیا مسیح الزمان خود لکھ گیا یمحوا اللہ مایشاء و یثبت ۔ پر غور کرو۔

دستخط۔ محمد صدیق نقل نویس سرگودھا

مدیر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں: انسان اگر حق پسند ہو تو اس کے لئے ایک ہی بات کافی ہے ناحق پسند ہو تو دفتر بلکہ دفتر ہا بھی کام نہیں دیتے

وما تغنی الآیات والنذر عن قو م لا یؤمنو ن (یونس:۱۰۱)

واضح رہے کہ اس آیت کی تفسیر کے متعلق گفتگو نہیں بلکہ گفتگو یہ ہے کہ مرزا ..

(اخبار اہل حدیث کے شمارہ ہذا کا صفحہ ۷ میرے پاس موجود نہیں، لہذا یہ مضمون نامکمل ہے۔ بہاء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ فروری ۱۹۲۷ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۶ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی باایمان تھے؟ خود ان کی زبانی

جناب مولانا نور محمد خان مدرسہ محمدیہ راجپورہ ریاست پٹیالہ لکھتے ہیں:

پہلی وجہ:

جناب مرزا صاحب قادیانی اس شخص کے متعلق جو امام حسین یا آئمہ مطہرین کی تحقیر و توہین کرتا ہے، اپنے اشتہار تبلیغ الحق مورخہ ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان میں فرماتے ہیں (جس کو منشی قاسم علی احمدی نے اپنی کتاب دین الحق یا ہمارا مذہب کے صفحہ ۸۹ پر نقل کیا ہے) وھو ہذا:

یہ امر نہایت درجہ شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین کی تکفیر کی جائے اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا ان کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے (دین الحق از قاسم علی۔ ص ۸۹)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا غلام احمد قادیانی) ہے کہ اس حسینؓ سے بڑھ کر ہے۔ (دافع البلاء۔ ص ۱۳)

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

(نزول المسیح۔ ص ۹۹)

و قالوا علی الحسنین فضّل نفسه
اقول نعم و الله ربی سیظهر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یعنی انہوں نے کہا کہ اس شخص (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا میں کہتا ہوں کہ ہاں میرا خدا عنقریب ظاہر کردے گا)

شتان ما بینی و بین حسینکم

فانی اؤید کل آن و انصرو

(یعنی اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے، مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے)

و اما حسین فاذکروا دشت کربلا

الی هذه الایام تبکون فانظروا

(حسین پر تم دشت کربلا کو یاد کرلو۔ اب تک تم روتے ہو۔ پس سوچ لو)

و انی قتیل الحب لکن حسینکم

قتیل العدی فالفرق اجلی و اظهر

اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارے حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا ظاہر ہے (اعجاز احمدی)

مرزائی دوستو! کیا یہ امام حسین کی ہتک نہیں۔ پھر کیا مرزا غلام احمد قادیانی کے ایمان میں تم کو شبہ ہے۔

دوسری وجہ:

اور جناب مرزا صاحب قادیانی دعوی نبوت کے متعلق فرماتے ہیں:

الف: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ (دین الحق از قاسم علی)

ب. و ما کان لی ان ادعی النبوة واخرج من الاسلام و الحق بکافرین۔

(حمامۃ البشری۔ ص ۷۹۔ از دین الحق۔ ص ۴۷)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دوسری عبارات دیکھئے:

ا۔ ہمارا دعوی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ (البدر۔ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ (اخبار عام لاہور ۱۹۰۸ء)

سچا ہے خدا جس نے قادیان میں رسول بھیجا۔ (دافع البلاء۔ ص ۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: میں مرزا صاحب کو کسی لقب سے ملقب نہیں کرتا لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا
تیرے قول و فعل میں ہوتا ہے بعد المشرقین
گو زبان و قلب میں کچھ فاصلہ اتنا نہیں

اور حضرات ناظرین سے پوچھتا ہوں کہ آپ ہی انصاف سے فرمائیں کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے قول کے رو سے کون اور کیسے تھے ۔

تمہیں کہتے ہیں قاتل یا خطامیری بتاتے ہیں
مجھے بھی دیکھنی ہے منصفی انصاف والوں کی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ فروری ۱۹۲۷ء مطابق ۲۲ شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۷ ص ۸)

.....

حلف کا تقاضا کیوں ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی امت میں یہ تو کمال ہے کہ اپنے ناظرین تک صرف اپنی بات پہنچاتے ہیں، مخالف کی طرف سے جواب کبھی نہیں پہنچاتے تاکہ بٹیریں تھیلے سے نکل نہ جائیں۔

قادیانی اخبارات اور امت مرزائیہ مجھ سے متقاضی رہتی ہے کہ میں ان کے لفظوں میں قسم کھاؤں جس کے ساتھ عذاب کیلئے ایک سال کی مدت بھی مقرر ہو۔

میں نے ان کے جواب میں بارہا حلف اٹھائے حتی کہ قادیان کے جلسہ اسلامیہ میں بھی علی الاعلان حلف اٹھا چکا ہوں قادیانی اخبار ۴۔اپریل ۱۹۲۱ء میں صفحہ ۹ پر ملتا ہے۔اسکے بعد اخبار اہل حدیث ۲۔اپریل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹۲۶ء میں ایک مضمون لکھا جسکا عنوان یہ ہے :

خدا کی قسم

باوجود اس کے آئے دن مجھ سے تقاضا حلف کا ہوتا رہتا ہے اس پر لطف یہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ میں ان کے پیش کردہ الفاظ میں قسم کھاؤں جن کو میں ناجائز سمجھتا ہوں اس لئے میں آج کل قادیانی اخبارات سے اور امت مرزائیہ بہر دو نوع سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں اس کا جواب پہنچنے پر حلف کا فیصلہ آسان ہوگا۔

سوال یہ ہے:

ہماری نزاع کی صورت یہ ہے کہ مرزا صاحب مدعی مسیحیت موعودہ تھے اور میں ان کا منکر۔ اس صورت میں تم لوگ مجھ سے مطالبہ حلف کس اصول سے کرتے ہو۔ آیا منکر کی حیثیت میں مجھ پر حلف ڈالتے ہو، یا کسی امر کے قائل کی حیثیت سے؟ جون سی صورت بھی اختیار کرو اس کی دلیل قرآن یا حدیث سے پیش کرنی ہوگی۔ پھر میں دیکھونگا کہ اگر تمہاری دلیل سے مجھ پر حلف واجب ہوئی تو میں اس وجوب کو ادا کرونگا۔ ان شاءاللہ۔

پس آئندہ حلف مانگنے سے پہلے تم لوگوں کا فرض ہے کہ میری حیثیت مجھ سے بیان کرو اور قرآن و حدیث سے اس پر دلیل لاؤ کیونکہ ہمارا اصول ہے :

آنچہ نہ قال ست نہ قال الرسول
فضل بود فضل مخواں اے فضول

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۱ مارچ ۱۹۲۷ء ۔ مطابق ۶ رمضان ۱۳۴۵ھ جلد ۴ نمبر ۱۹ ص ۲۔۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسٹر نوٹو وچ روسی سیاح کا افسانہ

(کتاب: یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات)

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد قادیانی کی بہت سی تصنیفات کا ملاحظہ کیا گیا اور ان سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ کے متعلق انکا عقیدہ یہ تھا کہ:

۱۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم ۳۳ برس کی عمر میں صلیب پر چڑھائے گئے
(راز حقیقت۔ص ۳ حاشیہ۔ کتاب البریہ۔ص ۲۴۳ کا حاشیہ)۔

۲۔ حضرت عیسیٰ صلیب پر فوت نہیں ہوئے مگر غشی کی حالت ان پر طاری ہوگئی تھی بعد میں دو تین روز تک ہوش میں آ گئے اور مرہم عیسیٰ کے استعمال سے ان کے زخم بھی اچھے ہو گئے۔
(حقیقۃ الوحی۔ص ۳۶۔۳۷)

۳۔ حضرت عیسیٰ اس واقعہ کے بعد بیت المقدس سے مشرق کی طرف شہر نصیبین میں تشریف لائے۔ وہاں سے مشرقی ممالک ایران، افغانستان، پنجاب، بنارس، نیپال، تبت، کشمیر کا آپ نے سفر کیا۔
(کتاب مسیح ہندوستان میں۔ص ۸۵ تا ۶۸۔ ست بچن حاشیہ متعلقہ ص ۱۶۴ ص ب)

۴۔ جو سری نگر میں محلّہ خانیار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلا شک وشبہ حضرت عیسیٰ کی قبر ہے (راز حقیقت۔ص ۲۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ نمبر ا۔ جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے ایام الصلح صفحہ ۱۱۸ کے حاشئے، راز حقیقت، ست بچن حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۶۴ صفحہ ب، نور القرآن صفحہ ۳ ۷ کے حاشیہ پر جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے:

حال میں جو ایک روسی انگریز نے بدھ مذہب کی کتابوں کے حوالہ سے حضرت عیسی کا اس ملک (ہندوستان) میں آنا ثابت کیا ہے وہ کتاب میں دیکھی ہے اور میرے پاس ہے وہ کتاب بھی اس رائے کی مؤید ہے۔

نوٹ نمبر ۲۔ حکیم خدا بخش صاحب احمدی نے عسل مصفی اول صفحہ ۱۹۲، ۱۹۳، ۵۸۵ پر اور مولوی غلام رسول راجیکی نے رسالہ التنقید کے صفحہ ۲۵ پر لکھا ہے:

ناٹووچ روسی سیاح اپنی کتاب میں جو مسیح کی نامعلوم زندگی کی نسبت لکھی ہے اس میں وہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ ۲۶ سال کی عمر میں حضرت مسیح نیپال میں تھے اور تبت و کشمیر و ہندوستان میں آئے تھے۔

اقول:

ا۔ قرآن مجید احادیث نبویہ، اقوال صحابہ و تابعین، اسلامی تفسیروں و اسلامی تاریخوں میں کہیں بھی مرہم عیسی کا ذکر نہیں ہے، اور نہ ہی ان میں یہ ذکر ہے کہ حضرت مسیح نے واقعہ صلیب کے بعد ہندو کشمیر کا سفر کیا اور سری نگر میں فوت ہو کر دفن ہوئے۔

۲۔ کتاب اکمال الدین واتمام النعمۃ فی اثبات الغیب وکشف الخیرہ، اور کتاب۔ شہزادہ یوز آسف وحکیم بلوہر، کے حوالوں سے اخبار گوہر بار اہل حدیث امرتسر کے پچھلے پرچوں میں اس امر کو بیان کیا گیا ہے کہ کشمیر میں شہزادہ یوز آسف کی وفات ہوئی تھی اور وہی یہاں دفن ہوئے تھے۔ مگر یوز آسف ملک ہند کے علاقہ سولابط کے کسی حکمران کے لڑکے تھے اور حضرت مسیح سے بہت پہلے ہوئے ہیں۔ شہزادہ یوز آسف کی قبر کو حضرت مسیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن مریم کی قبر قرار دینا دیانت کے خلاف ہے۔

۳۔ واضح ہو کہ مسٹر نکوس نوٹو وچ روسی سیاح نے بودھ حضرات کے مٹھ واقع مقام لیہ دارالحکومت لداخ سے دریافت کر کے فرانسیسی اور انگریزی زبان میں ایک کتاب، دی ان نون لائف آف جیسس کرائسٹ (The Unknown life of Jesus Christ) لکھی تھی اسکا ترجمہ بزبان اردو لالہ جے چند سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کیا چنانچہ اس کا نام، یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات، ہے، اور یہ کتاب بزبان اردو ۱۸۹۹ء میں مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر میں طبع کی گئی ہے اس کتاب کے ۶۶ صفحے ہیں پہلے ۳۵ صفحہ میں مترجم کی طرف سے دیباچہ ہے۔ اور صفحہ ۳۵ سے ۶۶ تک حضرت یسوع کے حالات درج ہیں اس کتاب میں ۱۴ فصلیں ہیں اب میں اس کتاب کی چودہ فصلوں (ص ۳۵ تا ۶۶) کا خلاصہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔

عیسی بچپن سے ہی گمراہوں کو توبہ کے ذریعہ گناہوں سے نجات حاصل کرنے کی ترغیب دے کر ایک خدا کا اپدیش کرنے لگا (فصل ۴ ص ۴۰)

جب عیسی تیرہ برس کی عمر کو پہنچا کہ جس عمر میں اسرائیلی لوگ شادی کیا کرتے تھے تو دولتمند اور امیر لوگ عیسی کے والدین کی جائے سکونت میں آ کر جمع ہونے لگے تا کہ نوجوان کو اپنا داماد بناویں۔ یہ وہ وقت تھا جب کہ عیسی چپ چاپ والدین کا گھر چھوڑ کر یروشلم سے نکل گیا اور سوداگروں کے ساتھ سندھ کی طرف روانہ ہوا تا کہ وہ تعلیم کلام الہی میں کمالیت حاصل کرے اور بدھ دیؤں کے قوانین کا مطالعہ کرے۔ (فصل ۴ ص ۴۰۔۴۱)

نوجوان عیسی جس کو خدا نے برکت دی تھی چودہ برس کی عمر میں سندھ کے اس پار آیا اور ایشور کی پیاری زمین میں آریوں کے درمیان رہنے لگا۔

اس عجوبہ بچہ کی شہرت سارے شمالی سندھ میں پھیل گئی اور جب وہ پنجاب اور راجپوتانہ میں گذرا تو وہ جین دیو کے پیروؤں نے اس سے درخواست کی کہ وہ ان کے پاس رہے لیکن وہ جین کے گمراہ پجاریوں کے پاس نہ رہا اور جگن ناتھ واقعہ ملک اڑیسہ کو چلا گیا جہاں ویاس کرشن کے، پھول، (سوختہ استخوان) مدفون تھے یہاں کے برہمنوں نے اس کا بہت اور شکار کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے عیسی کو وید پڑھائے اوران کا مطلب سمجھایا اور دعا کے ذریعہ شفا بخشا،لوگوں کو ویدوں اور شاستروں کا پڑھانا اور سمجھانا، اور آدمیوں میں سے بھوت پریت نکال کران کو تندرست کرنا سکھلایا۔جگن ناتھ راج گڈھ بنارس اور دیگر متبرک شہروں میں عیسی ٦ برس رہا۔ (فصل پنجم۔ص۴۱)

عیسی ویدوں اور پرانوں کے الہامی ہونے سے انکاری تھا(فصل۵ص۴۲)

عیسی رات کو ہی جگن ناتھ سے نکل گیا اور گوتم کے پیرووں کے کوہستانی ملک میں جہاں کہ سا کی منی بدھ دیو پیدا ہوئے جابسا اوران لوگوں کے درمیان رہنے لگا۔(فصل٦ص۴۴)

پالی زبان میں کمالیت حاصل کر کے منصف مزاج سوتروں کے متبرک خرطوم کو پڑھنے لگا۔ چھ برس کے بعد عیسی نے جس کو بدھ دیوا پنے شاستروں کے پھیلانے کے لئے منتخب کر رکھا تھا ان متبرک خرطوموں کی تشریح کرنے میں کامل مہارت حاصل کر لی تھی۔

اس وقت عیسی نیپال اور ہمالہ کے پہاڑوں کو چھوڑ کر راجپوتانہ میں آنکلا اور مختلف قوموں کو اس بات کا اپدیش کرتا ہوا کہ انسان کمالیت حاصل کرنے کی قابلیت رکھتا ہے مغرب کی طرف چلا گیا۔

(فصل٦ص۴۵)

عیسی کے اپدیشوں کی شہرت گردونواح کے ملکوں میں پھیل گئی اور جب وہ ملک فارس میں داخل ہوا تو پوجاریوں نے ڈر کر لوگوں کو اس اپدیش سننے سے منع کر دیا۔ (فصل۸ص۴۸۔۴۹)

عیسی کو خالق نے گمراہوں کو سچے خدا کا راستہ بتانے کے لئے پیدا کیا تھا ۲۹ برس کی عمر میں ملک اسرائیل میں واپس آیا۔ (فصل۹ص۵۱)

عیسی اس طرح ۳ سال تک قوم اسرائیل کو ہر قصبہ اور شہر میں سڑکوں پر اور میدانوں میں ہدایت کرتا رہا ۔(فصل۱۳ص۶۱)

نوٹ۔فصل۱۴صفحہ۶۵ پر لکھا ہے کہ عیسی پلاطوس حاکم کے وقت میں پھانسی دیا گیا اور صلیب پر ہی مر گیا اور پھر گاڑا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقول: جو کچھ مسٹر نکوس نوٹو وچ روسی سیاح کی کتاب کے حوالہ سے اوپر لکھا گیا ہے اس کا خلاصہ مطلب الفضل ۱۰ نومبر ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۸ پر یوں ہے:

۱۔ مسیح کا ہندوستان کے ملک سندھ میں چودہ سال کی عمر میں آنا اور پھر سیاحت ہند۔

۲۔ مسیح کا ہندوستان سے ایران جانا۔

۳۔ مسیح کا ۲۹ سال کی عمر میں شام میں پہنچنا اور تین سال تک تبلیغ کرنا۔

۴۔ تینتیس سالہ عمر میں صلیب دیا جانا اور پھر خاتمہ۔

بھلا مسٹر نوٹو وچ کی کتاب سے جناب مرزا صاحب قادیانی کو کیا فائدہ ملا۔ حالانکہ مرزا صاحب کا تو یہ مذہب ہے کہ حضرت مسیح ۳۳ سال کی عمر میں صلیب پر (ملک شام) میں کھینچے گئے، ۔مگر آپ صلیب پر مرے نہ تھے۔ مرہم عیسی سے آپ کا علاج کیا گیا تھا۔ صلیبی واقعہ کے بعد حضرت مسیح نے عراق، ایران، افغانستان، ہند، کشمیر کا سفر کیا اور آخر کار ۱۲۰ برس کی عمر میں سری نگر شہر میں فوت ہوا۔

افسوس صد افسوس مرزا غلام احمد صاحب کی حالت پر کہ انہوں نے تحقیق سے کام نہ لیا اور خدا کے بندوں کو سخت مغالطہ دیا ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۱۔ مارچ ۱۹۲۷ء ۔مطابق ۶ رمضان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۹ ص ۳۔۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب نبی تھے جیسے کوّا

ہر کہ شک آرد کافر گردد

اخبار الفضل قادیان ۲۵ فروری ۱۹۲۷ء میں خلیفہ قادیان (محمود احمد) کا مکالمہ لکھا ہے جو چند نوجوان گورداسپوری سائلوں سے ہوا۔ اس کا بہت سا حصہ تو ہم شیعہ اخبارات کے لئے سردست چھوڑتے ہیں، اس میں سے ایک سوال مع جواب اپنے ناظرین تک پہنچاتے ہیں۔ سائلوں نے کہا :

سوال: ہم مرزا صاحب قادیانی کو ریفارمر ماننے کیلئے تیار ہیں۔

جواب خلیفہ: حضرت مرزا صاحب قادیانی، خدا تعالیٰ طرف سے مبعوث ہوئے اور عربی زبان میں مبعوث ہونے والے شخص کو نبی و رسول کہتے ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

بہت خوب! اب سنیئے ہم آپ کے بے دلیل دعوی کو قرآن مجید کی آیت سے مدلل کرتے ہیں۔ غور سے سنیئے :

فبعث الله غراباً يبحث فى الا ر ض لير يه كيف يوارى سوء ة ا خيه .

(المائدة : ۳۱)

حضرت آدمؑ کے ایک بیٹے نے دوسرے کو جب قتل کیا تو اس کے چھپانے کے لئے پریشان تھا۔ خدا تعالیٰ نے ایک کوا مبعوث کیا (بھیجا) جو زمین کھود رہا تھا تا کہ اس کو سمجھائے کہ بھائی کی لاش کو کس طرح چھپائے۔

قادیانی علماء بتادیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس کوّے کو مبعوث کیا وہ قادیان کی اصطلاح میں نبی اور رسول ہوا یا نہیں؟

نہیں ہوا تو خلیفہ کا قاعدہ کلیہ ٹوٹا۔ اگر کوا بھی نبی اور رسول ہوا، تو اس میں اور مرزا صاحب قادیانی میں کیا فرق ہے ؟ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۲۷ء مطابق ۲۰ رمضان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۱ ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواجہ کمال الدین سے ایک سوال

خواجہ صاحب! آپ نے اپنے رسالہ اشاعت الاسلام مارچ ۱۹۲۷ء میں ایک بسیط مضمون اتحاد اسلام پر شائع کیا ہے جس کی ہم داد دیتے ہیں۔ خدا آپ کو اس میں کامیاب کرے۔ مگر رسالے کے صفحہ ۱۷ پر آپ نے کچھ لکھا ہے اس کے متعلق ایک سوال ہے اس کے جواب کا انتظار ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

میری تبلیغ قرآن وحدیث ہے۔ اسی کا نام میں نے احمدیت سمجھا ہے۔ یہی لاہوری احمدیوں کا مسلک ہے، ہاں شرکت نماز کا سوال ضرور بیچ میں آجاتا ہے اس کی بنا صرف یہی ہے کہ ہم کسی اہل قبلہ کے مکفر کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ ہم بعض کے پیچھے اس لئے نماز نہیں پڑھتے کہ وہ احمدی نہیں بلکہ اس لئے کہ وہ مکفر اہل قبلہ ہے۔ ہم قادیان کے احمدیوں کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھتے کیونکہ وہ اہل قبلہ کے مکفر ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آپ چونکہ قرآن کی تبلیغ کرتے ہیں اس لئے آپ پر مخفی نہ ہوگا کہ قرآن مجید میں انسانوں کی تین قسمیں آئی ہیں: مومن، فاسق اور کافر۔

مومن اور فاسق کے پیچھے تو نماز پڑھنے کے لئے صاف ارشاد ہے

صلّوا خلف کل برّ و فا جر (ہر ایک نیک وبد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو)

آپ (خواجہ) باوجود مریدی مرزا قادیانی کے چونکہ اپنی تقریروں میں صاف صاف کہا کرتے ہیں کہ میں حنفی ہوں اور مرزا قادیانی بھی حنفی تھے، اس لئے آپ کے سامنے تو اس امر پر طول دینا ضروری نہیں کیونکہ امام ابو حنیفہؒ نے اہل سنت کی علامت ہی یہ قرار دی ہے کہ وہ ہر نیک وبد کے پیچھے نماز پڑھ لے۔ (شرح فقہ اکبر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال یہ ہے کہ آپ جو قادیانیوں کے پیچھے نماز پڑھنا ممنوع جانتے ہیں تو وہ آپکے نزدیک ان تینوں مراتب میں سے کس مرتبے میں ہوئے؟

اگر یہ مومن ہیں یا فاسق بھی ہوں تو آپ ان کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے ہیں؟

اور اگر آپ انکو بوجہ تکفیر کے کافر جانتے ہیں تو آپ نے جس دروازہ کو بند کرنے کیلئے آواز اٹھائی تھی خود بھی اسی میں داخل ہوگئے، یعنی آپ نے بھی اہل قبلہ کو کافر کہا۔

پھر کیا دیگر مکفرین آپ کو یہ نہ کہیں گے :

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۲۷ء مطابق ۲۰ رمضان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۱ ص ۴)

.....

مرزا قادیانی ۳۵ رنگوں میں

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک امرتسری مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مختلف رنگ گنواتے ہوئے لکھتے ہیں:

۱۔ مؤلف و مصنف:

جو فساد دین کی بے خبری سے پھیلا ہے اس کی اصلاح اشاعت علم دین ہی پر موقوف ہے سو اسی مطلب کو کامل طور پر پورا کرنے کے لئے میں نے کتاب براہین احمدیہ کو تالیف کیا ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ اول۔ صفحہ و)

۲۔ محدث یعنی جزوی نبی:

ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدائے تعالی کی طرف سے اس امت کیلئے محدث ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرآ یا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں، مگر تاہم جزوی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں ۔ (توضیح مرام۔ص ۱۷۔۱۸)

۳۔امام الزمان:

میں اس وقت سے بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے امام الزمان میں ہوں۔ (ضرورت الامام۔ص ۲۴)۔

۴،مجدد وقت:

اور بخدائے لایزال میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجدد بن کر آیا ہوں جب کہ شیطانوں نے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔ (حمامۃ البشریٰ۔ص ۱۱۱)

۵۔مسیح موعود:

مسیح موعود جس نے اپنے تئیں ظاہر کیا وہ یہی عاجز ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۶۸۶)

۶۔مثیل مسیح:

اور مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔ (تبلیغ رسالت۔ج ۲۔ص ۲۱)

۷۔ملہم:

پھر جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی تو خدا تعالیٰ نے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا۔

(تریاق القلوب۔ص ۶۸)

۸۔امام مہدی:

بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو اس امت کے لئے ابتداء سے موعود تھا اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہدایت پانے والا اوراس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی پر مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم ﷺ نے دی تھی وہ میں ہی ہوں ۔ (تذکرۃ الشہادتین۔ص۲۔۳)

۹۔حارث موعود:

یہ پیشگوئی جو ابوداؤد کی صحیح میں درج ہے کہ ایک شخص حارث نام یعنی حراث ماورائے نہر سے یعنی سمرقند کی طرف سے نکلے گا جو آل رسول کو تقویت دے گا جس کی امداد اور نصرت ہر ایک مومن پر واجب ہوگی۔الہامی طور پر مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ پیش گوئی اور مسیح کے آنے کی پیش گوئی جو مسلمانوں کا امام اور مسلمانوں میں سے ہوگا، دراصل یہ دونوں پیش گوئیاں متحد المضمون ہیں اور دونوں کا مصداق یہی عاجز ہے ۔(ازالہ اوہام حصہ اول۔ص۷۹ حاشیہ)

۱۰۔رجل فارسی:

یہی وہ زمانہ ہے جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اور یہ فارسی الاصل وہی ہے جس کا نام مسیح موعود ہے۔
(ایام الصلح۔ص۷۰۔۷۱)

ہاں میرے پاس فارسی ہونے کیلئے بجز الہام الٰہی اور کچھ ثبوت نہیں۔(تحفہ گولڑویہ۔ص۲۹)

۱۱۔کرشن:

میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہوگئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں، ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔یا یوں کہنا چاہیے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی ہوں۔یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔ (لیکچر سیالکوٹ۔ص۳۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲، بروزی طور پر خاتم الانبیاء:

میں بموجب آیت و آ خر ین منهم لما یلحقوا بهم بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا۔

(ایک غلطی کا ازالہ۔ضمیمہ النبوت فی الاسلام۔ص ۱۰۸)۔باقی دارد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۲۷ء مطابق ۲۰ رمضان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۱ ص ۴۔۵)

.....

تردید مرزا قادیانی، مرزائی علماء کی زبانی

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

۱۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

صاحب نبوۃ تامہ ہرگز امتی نہیں ہوسکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے وہ کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہوجانا نصوص قرآنیہ کی رو سے بکلی ممتنع ہے اللہ فرماتا ہے و ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن الله . (ازاله اوهام.ص ۵۶۹).

میاں محمود احمد قادیانی فرماتے ہیں؛

بعض نادان کہدیا کرتے ہیں کہ نبی دوسرے کا متبع نہیں ہوسکتا اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ قرآن میں فرماتا ہے

و ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن الله ....

اور اس آیت سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں لیکن بسبب قلت ہے۔

(حقیقۃ النبوت۔ص ۱۵۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں:

بات یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں...تمام انبیاء کی شانیں آنحضرت ﷺ کی ذات میں شامل تھیں۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ص۳۴۳)

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان فرماتے ہیں:

چونکہ آنحضرت ﷺ کو گذشتہ انبیاء کے نام نہیں دیئے گئے تھے اسلئے لوگ مسیح وغیرہ کے منتظر تھے اور اب بھی ہیں۔مگر آپ کے منتظر نہیں حالانکہ آنحضرت ﷺ سب انبیاء کے موعود ہیں۔

(الفضل ۱۶جون ۱۹۱۷ء ص۵)

۳۔مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں:

حضرت موسیٰؑ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔(الحکم قادیان ۲۴نومبر ۱۹۰۲ص..)

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان فرماتے ہیں:

اور سوائے آنحضرت ﷺ کے کوئی نبی اس شان کا نہیں گذرا کہ اس کی اتباع میں ہی انسان نبی بن جائے۔(القول الفصل۔ص۱۴)

۴۔مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں:

بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ ص۲۸۸)

اخبار پیغام صلح لاہور ۷ جون ۱۹۲۵ء صفحہ ۳ پر ہے:

پیشگوئیوں کو کسی کے صدق و کذب کا معیار قرار دینا ان نادانوں ہی کا کام ہے جو امرتسری مکذب کی طرح علم و فضل کو بغض و تعصب کی قربان گاہ پر نثار کر چکے ہیں۔

۵۔مرزا غلام احمد قادیانی کا کہنا ہے:

و الذین یؤ منو ن بما انزل الیك و ما انز ل من قبلك و بالآ خرة هم یو قنو ن

طالب نجات وہ ہے جو خاتم النبیین پیغمبر آخر الزمان پر جو کچھ اتارا گیا ہے اس پر ایمان لاوے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پیغمبر سے پہلے جو کتابیں اور صحیفے سابقہ انبیاء اور رسولوں پر نازل ہوئے ان کو بھی مانے۔ اور طالب نجات وہ ہے جو پچھلی آنے والی گھڑی یعنی قیامت پر یقین رکھے اور جزا و سزا مانتا ہو۔

(الحکم قادیان ۱۰۔۱۷ فروری ۱۹۰۴ء ص ۹۔ تفسیر خزینۃ العرفان۔ ج اول ص ۷۸)۔

مولوی غلام رسول احمدی لکھتے ہیں:

اب غور کر کے دیکھ لیں کہ آیت و الذین یو منو ن بما انز ل الیك میں زمانہ حال اور ماضی اور مستقبل کی وحی کا ذکر ہے کہ نہیں۔ الیك میں آنحضرت ﷺ کی وحی جو زمانہ حال کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور قبلك سے پہلے انبیاء کی وحی جو زمانہ ماضی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور بـا لآخـرۃ سے مسیح موعود کی وحی ہے جو زمانہ مستقبل کے ساتھ رکھتی ہے اور یہ وہم کہ بـالآخـرۃ سے مراد قیامت ہے بلحاظ سیاق کلام کے درست نہیں۔ (رسالہ مباحثہ لاہور۔ ص ۲۵)۔

۶۔ مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں:

پس آیت ممدوحہ بالا (و ان من اهل الكتا ب ا لا ليو منن به قبل مو ته)

کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اہل کتاب میں سے ہے وہ اپنی موت سے پہلے آنحضرت ﷺ پر یا حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لے آویں گے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ۔ ج ۵۔ ص ۲۳۴)۔

حکیم خدا بخش احمدی عسل مصفی میں لکھتے ہیں:

جو لوگ کہتے ہیں کہ ہر اہل کتاب اپنی موت سے پہلے مسیح پر ایمان لاتا ہے یہ مشاہدہ کی رو سے سراسر غلط ہے کیونکہ کوئی یہودی اپنی موت سے پہلے یا موت کے وقت مسیح پر ایمان لاتے ہوئے نہیں سنا۔

(حصہ اول۔ ص ۴۱۹)۔

ایسا ہی یہ معنی کہ ہر اہل کتاب حضرت محمد ﷺ پر ایمان لاتا ہے ثبوت طلب ہیں۔ یہ معنی بھی ایسے ہی دور از قیاس ہیں جیسے پہلے نمبر میں دکھلائے گئے ہیں۔ (حصہ اول۔ ص ۴۲۰۔۴۲۱)۔

۷۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں:

حضرت مسیح جیسے اپنی کوئی شریعت لے کر نہ آئے تھے بلکہ توریت کو پورا کرنے آئے تھے اسی طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر محمدی سلسلہ کا مسیح اپنی کوئی شریعت لے کر نہیں آیا بلکہ قرآن شریف کے احیاء کے لئے آیا ہے ۔
(کتاب منظور الٰہی ۔ ص۲۹۲)

مولوی عمر الدین احمدی لکھتے ہیں:

درحقیقت تو حضرت عیسیٰ تشریعی نبی ہیں اور انہوں نے جو کچھ پایا ہے براہ راست جناب الٰہی سے پایا ہے ۔(ختم نبوت کی حقیقت۔ص ۱۱۵۔۱۱۶)۔

۸۔مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں:

انجیل کی نسبت کہیں کتاب کا لفظ قرآن میں نہیں بولا گیا۔اس پر ایک دوست نے یہ آیت پیش کی حضرت مسیح کے بارہ میں ہے انی عبد اللہ آتانی الکتاب ۔تو جواب دیا کہ مراد فہم کتاب ہے ۔(منظور الٰہی۔ص۳۵۲)

مرزا بشیر احمد قادیانی فرماتے ہیں:

کتاب سے اس جگہ (الانعام ۔رکوع ۱۰) وہ کلام الٰہی مراد ہے جو ہر نبی کو دیا جاتا ہے خواہ وہ شریعت لاوے یا نہ لاوے ...اسی واسطے قرآن شریف میں انجیل کو باوجود اس کے کہ وہ شریعت کی کتاب نہیں، کتاب کہا گیا ہے۔(تبلیغ ہدایت۔ص۱۹۸)۔

۹۔مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں:

خدائے تعالیٰ نے یہودیوں کی نسبت قرآن میں بیان فرمایا

افکلما جاء کم رسول بما لا تھوی انفسکم .. الخ .

یعنی اے بنی اسرائیل کیا تمہاری یہ عادت ہوگئی ہے کہ ہر ایک رسول جو تمہارے پاس آئے تو تم نے بعض کی ان میں سے تکذیب کی اور بعض کو قتل کر ڈالا۔(آئینہ کمالات اسلام۔ص۳۴)

حضرت یحیٰ وزکریا قتل کئے گئے ۔(حمامۃ البشریٰ۔ص۵۶ کا حاشیہ)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی حکیم نورالدین قادیانی لکھتے ہیں:

یقتلون النبیین سے مراد رسول اللہ ﷺ کے قتل کے ارادے اور منصوبے ہیں اس لئے اس کو مضارع کے صیغے سے بیان کیا ہے ورنہ قرآن شریف سے ثابت نہیں ہوتا کہ کوئی نبی قتل کیا گیا ہو۔

(تفسیر القرآن پارہ اول۔ص ۹۶) ..

کوئی نبی قتل نہیں کیا گیا (تفسیر القرآن پارہ اول۔ص ۱۱۶)،

۱۰۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں:

حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں مرا نہیں تھا اور اگر زیادہ سے زیادہ کچھ ہوا تھا تو صرف بے ہوشی اور غشی تھی۔ اور خدا کی پاک کتابیں یہ گواہی دیتی ہیں کہ یونسؑ خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا اور زندہ رہا۔ (مسیح ہندوستان میں۔ص ۱۴)۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری کہتے ہیں:

قرآن میں کسی بھی جگہ مذکور نہیں کہ یونس کو مچھلی نے نگل لیا تھا کیونکہ لفظ التقم جو یہاں مذکور ہے بالضرور لقمہ کے نگل جانے کا مفہوم نہیں ہوتا صرف منہ میں اخذ کرنے کا ...اس بارے میں ایک حدیث نبوی بھی موجود ہے کہ مچھلی نے حضرت یونسؑ کی صرف ایڑی کو منہ میں لیا تھا

(یہ حدیث کس کتاب میں ہے؟ حبیب اللہ)

(ترجمہ قرآن بزبان انگریزی صفحہ ۸۷۶ نوٹ نمبر ۲۱۲۳)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث یکم اپریل ۱۹۲۷ء مطابق ۲۷ رمضان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۲ ص ۷۔۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی بکری

جناب مولوی عبدالرحیم عمر آبادی الہ آباد سے لکھتے ہیں:

میں نہ تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نبی مانتا ہوں اور نہ رسول، مگر اتنا ضرور مانتا ہوں کہ وہ ایک ملہم تھے ان کے الہامات کبھی صحیح ہوتے اور کبھی غلط۔ مرزا صاحب قادیانی کا خود مقرر کردہ اصول ہے کہ بعض وقت بدکاروں اور فاحشہ عورتوں کو بھی ایسے الہامات ہوتے ہیں جو صحیح ہوتے ہیں (تحفہ گولڑویہ)،

مگر مرزا صاحب قادیانی کے الہامات ایسے پیچ در پیچ ہوتے تھے کہ بعض الہامات آج تک حل نہ ہوئے کہ کس کے متعلق تھے اور اس کا کیا مطلب تھا۔ بعض الہام انگریزی میں اور بعض ایسی زبان میں الہام ہوا جس کا مرزا صاحب قادیانی کو بھی اعتراف کرنا پڑا کہ نمعلوم یہ کس زبان میں ہے۔

منجملہ ان سب الہامات کے ایک الہام مرزا غلام احمد صاحب کا شا تا ن تذبحا ن (یعنی دو بکریاں ذبح کی جائیں گی) تذکرہ شہادتین صفحہ ۷۰ پر مرقوم ہے۔ آج تک اس الہام کے متعلق مختلف تاویلیں کی گئیں۔ کبھی تو مرزائیوں کی طرف سے یہ کہا گیا کہ وہ بکریاں عبداللطیف اور عبدالرحمٰن ہیں جو کابل میں مارے گئے۔ اور جب نعمت اللہ کابل میں سنگسار کئے گئے، تو یہی پیش گوئی نعمت اللہ پر بھی چسپاں کر دی گئی مگر سچ پوچھئے تو کوئی تاویل اور کوئی توجیہ صحیح ثابت نہیں ہوئی۔

خاکسار ایک روز سوامی شردھانند کے قتل کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کی پیش گوئی تلاش کر رہا تھا تو یہی پیش گوئی شا تا ن تذ بحا ن نظر آ گئی۔ اس پر غور کیا تو قتل شردھا نند کو شا تان تذ بحا ن سے خوب موافق پایا۔

چونکہ شا تا ن تذ بحا ن میں دو بکریوں کے ذبح ہونے کا ذکر ہے، پس یہاں بھی دو ہی شخص ایک ساتھ قتل ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ قاتل کے پاس اور بھی گولیاں تھیں، وہ تیسرے شخص کو بھی مارنا چاہتا تھا مگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مارنہ سکا جب کہ مشیت ایزدی یہی تھی کہ دو ہی بکریاں ذبح ہو کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صداقت پر مہر لگا دیں تو پھر تیسرا کیسے مارا جا سکتا ہے۔

جن قادیانی دوستوں نے شاتا ن تذ بحا ن کو عبداللطیف یا نعمت اللہ وغیرہ کے اوپر چسپاں کیا ہے، انہوں نے غلطی کھائی ہے۔

وجہ اول یہ کہ عبداللطیف اور نعمت اللہ کے زمانہ میں اس قدر بعد ہے کہ ان دونوں کی موت پر شاتا ن تذ بحا ن صادق نہیں آ سکتا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ نعمت اللہ کو ذبح نہیں کیا گیا بلکہ سنگ سار کیا گیا۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ چونکہ مرزا غلام احمد صاحب کو مثیل مسیح ہونے کا دعوی تھا، اس لئے جب مسیح کی اصطلاحات کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ بکری مخالفوں کے لئے استعمال کرتے ہیں اور بھیڑ کا لفظ موافقوں کے لیے۔ (دیکھو انجیل متی ۲۵: ۳۳۔۴۳)

اس تشبیہی اصول پر معلوم ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی کے جانبازوں کو بکری کا خطاب دینا محض لغو ہے، کیونکہ یہ لفظ کافروں اور مخالفوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

پس اس سے نتیجہ نکلا کہ سوامی شردھانند جی کا قتل مرزا غلام احمد صاحب کے شاتا ن تذ بحا ن والے الہام کے تحت میں تھا، اور وہ الہام پورا ہو گیا کیونکہ سوامی شردھانند کے ساتھ ایک اور شخص مقتول ہوا، اور اخبارات کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ گولی حلق ہی میں لگی تھی، جو محل ذبح ہے۔

ہاں مریدین مرزا صاحب قادیانی اس پیش گوئی سے استدلال کرتے ہیں جو قتل لیکھرام کے متعلق ہے اور وہ پیش گوئی یہ ہے

۲۔ اپریل ۱۸۹۳ء کو میں نے دیکھا کہ ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ سے خون ٹپکتا ہے گویا وہ انسان نہیں بلکہ ملائکہ شداد غلاظ میں سے ہے وہ میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور میں اس کو دیکھتا تھا کہ ایک خونی شخص کے رنگ میں اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام اور ایک اور شخص کا نام لیا اور کہا کہ وہ کہاں ہے اب تک مجھے معلوم نہیں کہ وہ شخص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کون ہے اس فرشتہ خونی نے اس کا نام تو لیا مگر مجھے یاد نہ رہا۔ (حقیقۃ الوحی۔ص۲۸۴)

مرزا غلام احمد صاحب کی اس پیش گوئی سے سوامی شردھانند کی موت ثابت کرنا دراصل لیکھ رام کی موت کے الہام کو بھی مشتبہ بنانا ہے کیونکہ اس پیش گوئی میں ذکر ہے کہ لیکھ رام اور دوسرا شخص کسی فرشتہ کے ہاتھ سے مارے جائیں گے اور فرشتہ ایک ہی شخص ہوگا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوا۔ لیکھ رام چھری سے مارا گیا اور شردھانند گولی سے۔ لیکھ رام اکیلا مارا گیا اور شردھانند کے ساتھ ایک اور آدمی مارا گیا۔

چونکہ شردھانند اور لیکھ رام ہر دو کی موت مختلف ہے اور زمانہ بھی ایک نہیں ہے اس لئے قادیانیوں کا مرزا غلام احمد کی ۶ سالہ پیش گوئی کو سوامی شردھانند کی موت کے مطابق بنانا دور از قیاس ہے، بلکہ شاتان تذبحان کے مطابق یہ پیش گوئی صحیح ہوئی اور بالکل صحیح ہوئی۔ امید ہے کہ مرزائی اصحاب میری اس توجیہ کو نظر قبولیت سے دیکھ کر میری ہم نوائی کریں گے۔

نوٹ: بعض قادیانی اصحاب شاید یہ کہیں گے کہ جب تم یہ بات مانتے ہو کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو الہام ہوتا تھا اور ان کے الہامات سچے بھی ہوتے تھے، تو پھر ان کو نبی کیوں نہیں مان لیتے۔

اس کے متعلق گذارش ہے کہ ہم بایں وجہ مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتے کہ پیش گوئیاں پوری ہونا نبی ہونے کی دلیل نہیں ہے کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب خود لکھتے ہیں:

> یاد رہے کہ وہ کاہن جو عرب میں آنحضرت ﷺ کے ظہور سے پہلے بکثرت تھے ان لوگوں کو بکثرت شیطانی الہام ہوتے تھے۔ اور بعض وقت وہ پیش گوئیاں بھی کرتے تھے۔ اور تعجب یہ ان کی بعض پیشگوئیاں سچی بھی ہوتی تھیں چنانچہ اسلامی کتابیں ان قصوں سے بھری پڑی ہیں (ضرورۃ الامام۔ص۱۷)

پس اس بنا پر تو مرزا غلام احمد نبی تھے اور نہ وہ کاہن عرب نبی ہو سکتے ہیں ۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

معاف کیجئے ہمیں آپ سے اس بارے میں قدرے اختلاف ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ جتنے واقعات بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں ہوں وہ سب اس پیش گوئی کے ماتحت ہیں۔

شاتان کی حقیقت تو دو بکریاں ہے۔حقیقت جب مراد نہیں تو مجاز جملہ جہان کو شامل ہے۔گذشتہ ایام میں انگورہ میں جن لوگوں کو پھانسی ہوئی تھی وہ بھی اس الہام کے ماتحت ہوئی تھی حتی کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور حکیم نورالدین صاحب بھیروی جو فوت ہوگئے، وہ بھی اس کے ماتحت ہوئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۸۔اپریل ۱۹۲۷ء جلد ۲۴ نمبر ۲۳ ص ۲۔۳)

مرزائیت سے توبہ

منکہ مسمی محمد شریف ولد بدردین قوم شیخ ساکن موضع دھرم کوٹ بگے ضلع گورداسپور عرصہ ۹ سال تک قادیانی جماعت میں رہا ہوں اور.. ماہوار چندہ بھی دیتا ہوں۔آخر مرزا صاحب قادیانی کے اشتہار موسومہ مولوی ثناءاللہ کے ساتھ آخری فیصلہ، سے مجھے ہدایت ہوئی اور میں نے سمجھ لیا کہ مرزا صاحب اپنے اس اشتہار کی رو سے جھوٹے ہیں۔لہذا میں نے آج ۳۱ مارچ کو دفتر اہل حدیث امرتسر پہنچ کر بمعیت شیخ عبدالحمید مرزائیت سے توبہ کی ہے خدا میرے پچھلے گناہ معاف کرے اور آئندہ دین پر قائم رکھے ۔گواہ: عبدالحمید مینیجر کارخانہ حاجی شیخ غلام قادر۔نشان انگوٹھا محمد شریف

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔اپریل ۱۹۲۷ء مطابق ۵ شوال ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۳ ص ۱۵)

اٹھوال مباحثہ:

اٹھوال میں مولوی غلام علی مرزائی اور حافظ گوہر دین اہل حدیث کا مباحثہ ہوا۔مرزائی کو شکست ہوئی۔

(کرم الدین از موضع ورک ضلع گورداسپور)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔اپریل ۱۹۲۷ء مطابق ۱۲ شوال ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۴۔ص ۱۵)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راز کھل گیا

مرزا قادیانی اور بہاء اللہ ایرانی

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

(ایک شخص بہاء اللہ ایران میں ہوا، جس کا دعوی تھا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اس نے اپنی دعوت بڑی بلند آہنگی سے ملک میں پہنچائی۔ آخر میں اس کا دعوی یہاں تک ترقی کر گیا کہ میں نبی ہوں، میری کتاب قرآن کی ناسخ ہے۔ ایرانی حکومت نے ہر چند اس کی دعوت کو دبایا مگر وہ پھیلتی گئی۔ آخر کار وہ عکہ علاقہ ترکی میں قید کی حالت میں مر گیا۔ ادھر پنجاب میں مرزا غلام احمد نے مسیحیت موعودہ کا دعوی کیا، تو بہاء اللہ کے مریدوں نے مرزا غلام احمد کی رفتار کا اندازہ کر کے کہنا شروع کیا کہ ان کی تقریر و تحریر ہمارے ایرانی مسیح کی نقل ہے۔ یعنی جو کچھ ایرانی نے دعوی کیا تھا، قادیانی نے اس کی کاپی کی ہے۔ اس پر عرصہ تک ان دونوں پارٹیوں میں چلتی رہی۔ آج کے مضمون کا رخ ایک خاص طرف ہے وہ یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب نے چند اصول لکھے ہیں جن سے نتیجہ نکلتا ہے کہ شیخ بہاء اللہ سچا تھا اور مرزا صاحب قادیانی جھوٹے۔ یہ ایک مقابلہ کی گفتگو ہے، ورنہ ہمارے نزدیک چونکہ مرزائی پیش کردہ اصول ہی صحیح نہیں اس کا نتیجہ کہاں صحیح ہو سکتا ہے؟ مرزائی اصول ہے کہ سچا مدعی سابقہ نبیوں کے مقرر کردہ وقت پر ظاہر ہوتا ہے اور جھوٹے اسکے بعد ہوتے رہتے ہیں لیکن سچا سب سے پہلا ہوتا ہے

مندرجہ ذیل مضمون میں مرزا غلام احمد صاحب کی تحریروں سے اس بات کا ثبوت دیا گیا ہے اور اسی سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ تم دونوں (مرزا قادیانی اور بہاء اللہ ایرانی) میں سے ایرانی سچا ثابت ہوتا ہے، مگر ہمارے نزدیک دونوں ان تیس میں سے ہیں جن کی بابت حدیث میں پیش گوئی آئی۔ اللہ اعلم۔ اب مضمون پڑھیں اور نامہ نگار کی محنت کی داد دیں۔ ثناء اللہ امرتسری)۔

جناب ڈاکٹر محمد حسین صاحب، ایم ڈی، بٹالہ لکھتے ہیں:

محترم برادر محمد حسین صاحب صابری اہل حدیث مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۲۷ء صفحہ ۱۱ میں ایک لاجواب مطالبہ کا بدیں الفاظ ذکر فرماتے ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخر میں خلیفہ صاحب کے مبایعین سے یہ پوچھنا بھی ضروری خیال کرتا ہوں کہ شیخ بہاء اللہ عرب و شام میں عرصہ سے مسیح موعود ہونے کے مدعی تھے۔ان کی زندگی ہی میں ان کے بعد مرزا صاحب نے دعوی کر دیا۔ پھر ۱۸۹۲ء میں شیخ بہاء اللہ فوت ہو گئے اور مرزا صاحب کئی سال زندہ رہے۔تو اب ان کے مقابلہ میں مرزا صاحب کو مسیلمہ سمجھنے میں کون سی وجہ مانع ہے؟ ذرہ سوچ سمجھ کر اور خلیفہ صاحب سے پوچھ کر جواب عنایت ہو۔

چونکہ اس سوال کا جواب مرزائی جماعت خصوصاً میاں محمود احمد قادیانی سے طلب کیا گیا ہے، لہذا ہم جواب دیتے وقت اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں گے کہ جواب حتی الامکان مرزائی لٹریچر یا موجودہ خلیفہ کے الفاظ میں ہو۔

مگر قبل اس کے کہ ہم مذکورہ بالا سوال کا جواب دیں، ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بالفاظ مرزا قادیانی اس امر کو پایہ ثبوت تک پہنچائیں کہ شیخ بہاء اللہ کے مقابلہ پر واقعی مرزا غلام احمد صاحب، مسیلمہ تھے۔اور نہ صرف یہی بلکہ اسی مضمون کی دوسری شق میں ہم قادیانی نبوت کی حقیقت پر بھی روشنی ڈالیں گے۔وباللہ التوفیق

اس سوال کے جواب کے لئے کہ واقعی مدعی قادیان، بہائے ایران کے مقابلہ میں مسیلمہ تھے، اولاً ہم مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب چشمہ معرفت کا حاشیہ پیش کرتے ہیں جس میں آپ نے صادق ملہوں کی پہچان کے معیار لکھتے ہوئے فرمایا کہ سچا مدعی اپنی بعثت کے وقت جو اس کے لئے سابق انبیاء کی کتب نے مقرر فرمایا ہے سب سے پہلے اس کا ظہور ہوتا ہے۔چنانچہ لکھتے ہیں:

منجملہ ان لوازم خاصہ کے ایک یہ بھی ہے کہ اس زمانہ میں اس کا ظہور (یعنی سچے مدعی کا ظہور) سب مدعیوں سے پہلے ہوتا ہے (چشمہ معرفت۔ص ۳۰۱)

اب میں دکھاتا ہوں کہ ظہور مسیح موعود کا کون سا زمانہ ہے، کیونکہ جب تک یہ معلوم نہ ہو ہر ایک مدعی کہہ سکتا ہے کہ چونکہ میں نبیوں کے مقرر کردہ وقت میں ظاہر ہوا ہوں لہذا میں صادق ہوں۔اور اب کسی مدعی کو قدم رکھنے کی گنجائش نہیں۔جیسا کہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری سچائی پر ایک یہ دلیل ہے کہ میں نبیوں کے مقرر کردہ ہزار میں ظاہر ہوا ہوں اور اگر اور کوئی دلیل نہ بھی ہوتی تو یہی ایک دلیل روشن تھی جو طالب حق کے لئے کافی تھی۔

(ریویو آف ریلی جنز۔ج ۳ نمبر ۱ ص ۳۶۸)

پھر تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۹۵ پر لکھتے ہیں:

کسی مدعی کو قدم رکھنے کی گنجائش نہیں کیونکہ مسیح موعود کے ظہور اور پیدائش کا وقت گذر گیا۔

لہذا ضروری معلوم ہوتا کہ زمانہ ظہور موعود کی وہ تعیین بیان کر دی جائے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق تھا

چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں:

نبیوں کا اس پر اتفاق تھا کہ مسیح موعود ساتویں ہزار کے سر پر ظاہر ہوگا اور چھٹے ہزار کے اخیر میں پیدا ہوگا۔ (ریویو آف ریلی جنز مذکور۔ص ۳۶۸)

دوسری جگہ ساتویں ہزار کے سر کی تعیین بدیں الفاظ کرتے ہیں

الف ششم یعنی چھٹا ہزار ۱۲۷۰ھ مطابق ۱۸۵۳ء ختم ہوا تھا۔

(اخبار الحکم قادیان ۶ جنوری ۱۹۰۸ء ص ۶ کالم ۳)

ریویو آف ریلی جنز کی عبارت محولہ بالا سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود کی پیدائش ۱۲۷۰ھ مطابق ۱۸۵۳ء سے پہلے ضروری ہے۔ اور ۱۸۵۳ء میں مسیح کا دعوی ظاہر ہونا ضروریات حقہ سے ہے۔ کیونکہ بقول مرزا صاحب قادیانی ۱۸۵۳ء میں بعثت موعود کی پیش گوئی تمام نبیوں سے مرقوم ہے اور یہی وقت ظہور موعود کا ہے۔ اس کے بعد جو شخص دعوی کرے گا وہ سچا نہیں۔

اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ بقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تمام نبیوں کا اس بات پر اتفاق تھا کہ ۱۸۵۳ء میں مسیح موعود کا دعوی موجود ہو کیونکہ یہ اس کے ظہور کا وقت ہے اور ٹھیک اسی وقت شیخ بہاء اللہ ظہور فرما تھے۔ چنانچہ الحکم ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء کے صفحہ ۴ میں ایک احمدی گجراتی کے الفاظ ہمارے بیان کی یوں تصدیق کرتے ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہاءاللہ جس نے مسیح موعود ہونے کا دعوی ۱۲۶۹ھ میں کیا تھا وہ ۱۳۰۹ تک زندہ رہا۔ بلفظہ بقدر الحاجۃ

پس بقول مرزا صاحب قادیانی نبیوں کے ٹھیک مقررہ وقت پر شیخ بہاءاللہ ظاہر ہو گئے اور کسی موعود کا اپنے وقت پر ظاہر ہو جانا ہی اس کے صدق کی کافی دلیل ہے۔ جناب مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں

چونکہ میں چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہوا لہذا یہ میری صداقت کی دلیل ہے

حالانکہ یہ صریح غلط ہے کیونکہ جناب مرزا قادیانی لکھتے ہیں

چھٹے ہزار میں پیدا ہوگا اور ۱۸۵۳ء یعنی ساتویں ہزار کے سر پر ظاہر ہوگا۔

یوں تو چھٹے ہزار میں آدھا جہان پیدا ہوا ہوگا۔ ایسی فضول پیدائش کس کام کی۔ پیدائش وہ اہم ہے جو ساتویں ہزار کے شروع سے اتنا عرصہ پہلے ہو کہ ۱۸۵۳ء میں اس انسان کی عمر پیغام الٰہی کی حامل ہو سکے۔ اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں یہ وصف موجود نہیں جیسا کہ ان کا بیان ہے

میری پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے۔ (تحفہ گولڑویہ حاشیہ۔ ص ۱۵۴)

یا بالفاظ دیگر یوں کہو کہ ۱۸۵۳ء میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۱۱ برس کے بچے تھے اور اس وقت موصوف کا کوئی دعوی نہیں تھا۔ مگر ان کا اپنا قول یہ ہے کہ ۱۸۵۳ء میں مدعی مسیحیت کا ظہور ضروری ہے کیونکہ جملہ انبیاء کا اسی پر اتفاق ہے۔

اس قدر بتا دینے کے بعد ہم چشمہ معرفت کے معیار کو لیتے ہیں جس میں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

منجملہ ان لوازم خاصہ کے ایک یہ بھی ہے کہ اس زمانہ میں اس کا ظہور سب مدعیوں سے پہلے ہو۔

(چشمہ معرفت حاشیہ ص ۳۰۱)

موعود زمانہ کی تعیین بالفاظ مرزا قادیانی ہو چکی ہے کہ ۱۸۵۳ء ہے۔ ٹھیک اسی وقت میں شیخ بہاءاللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایرانی کا دعوی مسیحیت موجود تھا۔ پس بقول مرزائے غلام احمد قادیانی، بہائے ایرانی سچا موعود ہوا۔ کیونکہ اپنے وقت میں پہلا مدعی ہے اور مرزا صاحب قادیانی بعد میں مدعی بنے۔ بعد میں مدعی بننے والوں کے حق میں آپ جو لکھتے ہیں وہ بھی ملاحظہ ہو۔ لکھا ہے

منجملہ ان لوازم خاصہ کے ایک یہ بھی ہے کہ اس زمانہ میں اس کا ظہار سب مدعیوں سے پہلے ہوتا ہے جیسا کہ ہمارے نبی وجب مبعوث نہ تھے تب جھوٹے نبیوں کا نام ونشان نہ تھا اور جب ان کا نور زمین پر خوب روشن ہوگیا تب مسیلمہ کذاب اسود عنسی اور ابن صیاد وغیرہ جھوٹے نبی ظاہر ہوئے تا خدا دکھائے کہ وہ کس طرح سچے کی حمایت کرتا ہے۔

یہ ہم بتا چکے ہیں کہ ۱۸۵۳ء میں شیخ بہاءاللہ نے دعوی کیا۔ جب ان کا نور زمین پر خوب روشن ہوگیا یعنی ۱۸۹۱ء کا وقت آ گیا تب مثیل مسیلمہ وغیرھما جناب مرزا غلام احمد وغیرہ جھوٹے نبی ظاہر ہوئے تا خدا دکھاوے کہ وہ کس طرح سچے کی حمایت کرتا ہے۔

یہ ہے ثبوت شیخ بہاءاللہ کے مقابلے میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مسیلمہ ہونے کا جو اسی مسیلمہ کا مسلمہ ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ایک الہام ہے:

راز کھل گیا۔ (البشری۔جلد۲۔ص۱۲۹)۔

سو الحمدللہ کہ اس راز کے کھلنے کا وقت آ لگا۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کا ایک الہام ہے:

اے عبدالحکیم خدا تعالی تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے۔ (البشری۔ج۲ ص۱۲۰)

مرتب البشری نے اس الہام پر نوٹ لکھا ہے کہ

عبدالحکیم حضرت مسیح موعود کا الہامی نام رکھا گیا ہے۔

جس کی تصدیق مکاشفات صفحہ۵۵ سے یوں ہوتی ہے:

میرے دل میں ڈالا گیا کہ میرا نام عبدالحکیم رکھا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے وہ الہامی نام جس میں ایک راز ہے اور وہ یہ ہے کہ عبدالحکیم اور مسیلمہ کے اعداد حسب ذیل ہیں

مسیلمہ : م ۴۰۔س ۶۰۔ی ۱۰۔ل ۳۰۔م ۴۰۔ہ ۵ ۔کل ۱۸۵

عبدالحکیم: ع ۷۰۔ب ۲۔د ۴۔ا ۱۔ل ۳۰ ۔ح ۸۔ک ۲۰۔ی ۱۰۔م ۴۰ ۔ کل ۱۸۵

یہ ہے وہ راز جو آج آ کر کھلا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کا الہامی نام عبدالحکیم کیوں رکھا گیا۔ پھر مرزا صاحب قادیانی کا الہام کنندہ اسے بے ثبوت ہی نہیں رہنے دیتا۔ اول تو ہم واقعات کی روشنی میں احمدی تحریرات سے بہائے ایران کا تقدم زمانی دکھا کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیلمہ ثابت کر چکے ہیں۔ پھر عبدالحکیم نام نے دوٹوک فیصلہ کر دیا۔ اس سے اوپر کا الہام یوں ہے:

کاذب کا خدا دشمن ہے وہ اس کو جہنم میں لے جائے گا۔

اس الہام میں صریح طور پر بتایا گیا ہے کہ تو کاذب ہے، کیسا کاذب؟ عبدالحکیم کا نام راز میں بتا کر فیصلہ کر دیا کہ مسیلمہ کذاب..

(مضمون نامکمل ہے کیونکہ شمارہ زیر نظر سے اس کی آخری سطور دست یاب نہیں ہو سکیں۔ بہاء)..

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۵۔اپریل ۱۹۲۷ء مطابق ۱۲شوال ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۴۔ص ۴۔۶)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کون ہیں؟

یسوع کی طرف سے ایلچی یا ان سے بڑھ کر

جناب بابو حبیب اللہ ؒ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

تصویر کا ایک رخ: فضلیت کا دعوی

۱۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

عیسائی مشنریوں نے عیسی بن مریم کو خدا بنایا اور ہمارے سید و مولا حقیقی شفیع کو گالیاں دیں اور بد زبانی کی کتابوں سے زمین کو نجس کر دیا۔ اس لئے اس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور خدا نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمد کی ادنی غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یعنی کیا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کم تر ہے۔ (دافع البلاء۔ ص ۱۳۔۱۴)

۲۔ اور سنیئے۔ دافع البلاء صفحہ ۲۰ میں مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس (یعنی مسیح) کا ثانی پیدا کرونگا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندگی بخش جام احمد ہے
کیا پیارا یہ نام احمد ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقام احمد ہے
باغ احمد سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستان کلام احمد ہے
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

۳۔اور سنیئے ۔ریویو آف ریلی جنز جلد اول نمبر ۶ کے صفحہ ۲۵۷ پر ہے:

خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔

نوٹ: ان مندرجہ بالا مقامات میں جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو حضرت مسیح سے افضل قرار دیا ہے۔

تصویر کا دوسرا رخ: مسیح کا ایلچی

جناب مرزا غلام احمد قادیانی ارشاد فرماتے ہیں:

یسوع مسیح کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حیثیت میں کھڑا ہوں۔ (تحفہ قیصریہ۔ص۲۲)

پھر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اس وقت ہم یہ عاجزانہ التماس کسی مذہبی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک کامل انسان کی حفظ عزت کے لئے پیش کرتے ہیں اور یسوع کی طرف سے رسول ہو کر کہ جس طرح کشفی عالم میں اس کی زبان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے سنا حضور قیصرہ ہند میں پہنچا دیتے ہیں۔(تحفہ قیصریہ۔ص ۲۲ تبلیغ رسالت۔ص۶ص۱۱۹)

اور جگہ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اس جگہ اس قدر لکھنے کی میں نے اس لئے جرأت کی ہے کہ حضرت یسوع مسیح کی سچی محبت اور سچی عظمت جو میرے دل میں ہے اور نیز وہ باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سنیں اور وہ پیغام جو اس نے مجھے دیا ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظّمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہو کر باادب التماس کروں۔(تحفہ قیصریہ۔ص۲۳)

پھر مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

یسوع مسیح کا پیغام ہے جو میں پہنچاتا ہوں۔(تحفہ قیصریہ۔ص ۲۴)

پھر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اگر حضور ملکہ قیصرہ ہند و انگلستان توجہ کریں تو میرا خدا قادر ہے کہ ان کی تسلی کے لئے بھی کوئی نشان دکھاوے جو بشارت اور خوشی کا نشان ہو، بشرطیکہ نشان دیکھنے کے بعد میرے پیغام کو قبول کر لیں اور میری سفارت جو یسوع مسیح کی طرف سے ہے اس کے موافق ملک میں عمل درآمد کرایا جائے۔

(تحفہ قیصریہ۔ص۲۴)

نیز مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں؛

اس وقت ہم یسوع مسیح کی عزت کے لئے ہر ایک خطرہ کو قبول کرتے ہیں اور محض اس کی طرف سے رسالت لے کر بحیثیت ایک سفیر کے اپنے عادل بادشاہ کے حضور میں کھڑے ہیں (تحفہ قیصریہ ص۲۵)

نوٹ ان چھ مقامات میں جناب مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو یسوع کی طرف سے ایلچی کی حیثیت میں پیش کیا ہے اور واضح ہو کہ سینٹ پال یعنی پولوس (جس کی وفات ۷۶ء میں ہوئی تھی اس) نے بھی اپنے آپ کو رسول مسیح کی حیثیت میں پیش کیا تھا۔(کشتی نوح صفحہ۶۰ کا حاشیہ)۔لیکن پولوس تو اپنے دعوی رسالت پر رہا، مگر مرزا غلام احمد صاحب ترقی کر کے حضرت عیسیٰؑ سے بڑھنے کے مدعی ہو گئے۔اسلئے کہا گیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یار ما امسال دعوی رسالت کردہ است
سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شدن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲۔اپریل ۱۹۲۷ء مطابق ۱۹شوال ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۶ ص ۳۔۴)

مرزائیت سے توبہ:

ہمارے گاؤں میں میاں امام دین مرزائی تھا اب اس نے مرزائیت سے توبہ کر کے حنفی مذہب اختیار کر لیا ہے عام اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے ۔راقم: میاں جی محمد ثناء اللہ امام مسجد موضع ادھووالی ضلع گوجرانوالہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹۔اپریل ۱۹۲۷ء مطابق ۲۶ شوال ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۶ ء ص ۱۵)

.....

انجمن احمدیہ لاہور

بلی کے بھاگوں چھنکا ٹوٹا

مرزا غلام احمد قادیانی کے خیالات و مقالات سے مسلمانوں کو جو نفرت ہے وہ عیاں ہے کیونکہ وہ سارے کے سارے متعلیانہ متکبرانہ ہیں۔مثلاً آپ کا یہ کہنا کہ :

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے۔من بعرفاں نہ کمترم ز کسے

(یعنی حضرات انبیاء اگرچہ بہت ہوئے ہیں مگر میں (مرزا) بھی کسی سے کم نہیں)

بلکہ اس پر ترقی کر کے آپ نے یہ فرمایا:

آنچہ دادہ سے ہر نبی را جام۔داد آں جام را مرا بہ تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یعنی خدا نے ہر نبی کو جو کچھ دیا ہے اس کا مجموعہ مجھ کو دیا ہے)

جس کا مطلب صاف ہے جو کسی شاعر نے آنحضرت ﷺ کے حق میں کہا ہے

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اسی طرح درثمین میں مرزا غلام احمد کا یہ قول بھی مسلمانوں کے لئے موجب نفرت ہے

کربلائیست سیر ہر آنم ۔صد حسین سے در گریبانم

اس لئے مسلمان مرزا قادیانی اور مرزائیوں سے سخت نفرت کرتے ہیں یہاں تک کہ مرزائیوں کی کسی تحریک کو وہ خالص اسلامی تحریک نہیں سمجھتے نہ اس سے خوش ہیں۔

لیکن آج کل جو ہندوؤں اور آریوں کی بے معنی شورش ہو رہی ہے اس میں مرزائی جماعت دخل دے کر مسلمانوں سے اپنی نفرت دور کرنے کی کوشش کر رہی ہے جو ان کے نقطہ نگاہ سے بہت دانش مندی کا کام ہے چنانچہ اس کوشش کی ایک مثال مندرجہ ذیل اشتہار ہے جو لاہوری جماعت مرزائیہ نے شائع کیا ہے۔ہم اپنے ناظرین تک اس پہنچاتے ہیں اور جو کچھ وہ مخفی کر گئے ہیں وہ اضافہ کر دیتے ہیں تا کہ تصویر کے دونوں رخ سامنے آجائیں

احمدیہ جماعت لاہور کے عقائد

۱۔ہم اللہ تعالی کی توحید اور محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر ایمان لاتے ہیں

۲۔ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں۔آپ کی بعثت کے ساتھ اللہ تعالی نے دین کو کامل کر دیا۔اور اس لئے آنجناب کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا ہاں مجدد آئیں گے جن کا کام خدمت اسلام اور تائید دین ہے۔

۳۔ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ قرآن کریم خدا کا کلام ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا اور اس کا کوئی حکم منسوخ نہیں۔نہ قیامت تک منسوخ ہوگا اور وہ قیامت تک واجب العمل ہے۔

۴۔ ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو چودھویں صدی کا مجدد مانتے ہیں۔نبی نہیں مانتے (اس میں ایک لفظ چھوڑ گئے، یعنی مسیح موعود مانتے ہیں۔جس کا صاف مطلب ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جو فرمایا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و اللہ لینزل ابن فیکم ابن مریم رسو ل اللہ خدا کی قسم ابن مریم رسول اللہ تم میں اتریں گے۔اس حدیث سے مرزا صاحب مراد ہیں چنانچہ مولوی محمد علی نے ایک کتاب خاص اس نام کی لکھی ہے جس نام ہے مسیح موعود، ۔اس میں مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کا ثبوت دیا ہے۔پس ناظرین سمجھ لیں کہ اس خاص عہدہ کا چھپانا کس مطلب سے ہے۔ثناءاللہ)

۵۔ہم مانتے ہیں کہ اللہ تعالی اس امت کے اولیاء سے کلام کرتا ہے اور ایسے لوگ اصطلاح شریعت میں محدث کہلاتے ہیں اسی پر اولیاء کی اصطلاح میں ظلی نبوت کا لفظ استعمال ہوتا۔ورنہ جیسے ظل اللہ ، اللہ نہیں، ظلی نبی بھی نبی نہیں۔

۶ ہم ہر اس شخص کو جو لا الہ الا اللہ محمد رسو ل اللہ پر ایمان لاتا ہے مسلمان سمجھتے ہیں۔

۷۔ ہم تمام صحابہ کرام اور تمام بزرگان دین کی عزت کرتے ہیں اور کسی صحابی یا امام یا محدث یا مجدد کی تحقیر کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

۸۔مسلمانوں کی تکفیر کو ہم سب سے بڑھ کر قابل نفرت فعل سمجھتے ہیں۔اور جو لوگ کسی مسلمان کی یا کسی مسلمان جماعت کی تکفیر کریں ان سے اظہار نفرت کے طور پر ہم ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے خواہ ایسے مکفر احمدی ہوں یا دوسرے لوگ اور جو لوگ تکفیر کے فتووں سے متنفر ہیں ان کے پیچھے ہم نماز پڑھ لیتے ہیں خواہ وہ احمدی ہوں یا دوسرے مسلمان (مرزا صاحب کا فتوی ہے کہ جو مجھے نہیں مانتا اس کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ملاحظہ ہو فتاوی احمدیہ اور اربعین نمبر۴۔یعنی محض مرزا کے انکار پر یہ نتیجہ ہے کہ وہ شخص امامت کے لائق نہیں۔چنانچہ گزشتہ دسمبر کے جلسہ میں لاہوری جماعت میں یہ مسئلہ اقتداء بالمنکر پیش ہوا تو جواز پاس نہیں ہو سکا۔سچ تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کی تصریحات ایسی صاف ہیں کہ ان کے معنی اس کے سوا ہو ہی نہیں سکتے کہ منکرین مرزا کے پیچھے نماز جائز نہیں چنانچہ مولوی محمد علی اور ان کے اتباع کا بھی آج تک یہی عمل ہے۔یہ محض بناوٹ ہے کہ ہم خاص مکفرین کے پیچھے نہیں پڑھتے۔گو بحیثیت تعلیم اسلام یہ عذر بھی صحیح نہیں۔ثناءاللہ امرتسری)

۹۔ حدیثوں میں جو نزول مسیح کا ذکر ہے اسے ہم درست مانتے ہیں مگر چونکہ قرآن کریم حضرت مسیح کی وفات کا ذکر صاف الفاظ میں فرماتا ہے اس لئے اس سے مراد ہم ایک مجدد کا مثیل مسیح ہو کر ظاہر ہونا مراد لیتے ہیں

(یہ لفظ بھی مغالطہ ہے۔مثیل مسیح کا دعوی مرزا صاحب کی طرف سے براہین احمدیہ کے زمانہ تک تھا جب وہ مسیح موعود کے آنے کے قائل تھے اور خود کو مثیل مسیح کہتے تھے ملاحظہ ہو براہین احمدیہ۔ص ۴۹۸۔۴۹۹۔مگر اس کے بعد جب ترقی کی تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ازالہ اوہام اور اس کے سوا باقی کتابوں میں صاف تحریر ہے کہ میں مسیح موعود ہوں جس کی بابت حدیثوں میں وعدہ کیا آیا ہے کہ وہ دمشق میں نازل ہوں گے اور دمشق سے مراد قادیان ہے۔ثناءاللہ امرتسری)

۱۰۔ دین اسلام ہمارے نزدیک نہ پہلے جبر سے پھیلا نہ آئندہ کوئی ایسا مہدی ظاہر ہوگا جو اسلام کو بزور شمشیر پھیلائے (بزور شمشیر اسلام پھیلانے والا تو ہم بھی نہیں مانتے ہاں حضرت مہدی صاحب سیاست اور باحکومت ضرور ہوں گے جس کو مرزا صاحب اپنی معمولی اخلاقی اصطلاح میں، خونی مہدی، کے نام سے موسوم کرتے ہیں چونکہ خود مہدی بنے تھے اور صاحب سیاست تو تھے نہیں اس لئے اس بہانہ سے لوگوں کو حضرت مہدی سے نفرت دلاتے تھے کہ ہم کسی کسی خونی مہدی کو جو بزور شمشیر اسلام پھیلائے گا نہیں مانتے، ۔اے جناب اگر آپ کسی با سیاست مہدی کو ماننے سے انکاری ہیں تو ہم بھی کسی محض اشتہاری مہدی کے ماننے کو تیار نہیں۔ثناءاللہ) بلکہ مہدی وہی ہے جو خدائے تعالیٰ سے ہدایت پا کر دین اسلام کی صداقت کو قائم کرتا ہے ۔

(محمد علی پریذیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام احمدیہ بلڈنگس لاہور۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم مرزا صاحب کو دعوی مسیحیت اور ادعائے مہدویت میں جھوٹا جانتے ہیں ان کی کوئی تحدی آمیز پیش گوئی سچی ثابت نہیں ہوئی۔انہوں نے اسلام کی خدمت کرنے کی بجائے اپنے اعمال سے دشمنوں کی نگاہ میں اسلام کو ذلیل اور مسلمانوں کو شرمندہ کیا۔آخر کار وہ اپنی دعا مشتہرہ ۱۵، اپریل ۱۹۰۷ء کے مطابق صادق کی زندگی میں کاذب کی موت مر گئے۔اس لئے ہم ایسے شخص کو مہدی اور مثیل مسیح ماننے کیلئے بالکل تیار نہیں اور ماننے والے ہمارے نزدیک خدا کے ہاں معذور نہیں

سیعلم الذین ظلموا ایّ منقلبٍ ینقلبو ن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۳ ذی قعد ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۷ ص ۹۔۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب ۳۵ رنگوں میں

(۲۵ مارچ ۱۹۲۷ء کے اخبار اہلحدیث امرتسر میں اس سرخی کے نیچے مرزا کے ۱۲ رنگ لکھے گئے تھے آج تیرھویں دعوی سے درج ہے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

۱۳۔ خاتم الاولیاء: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

اور میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت ﷺ نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں ہوگا مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔ (خطبہ الہامیہ۔ ص ۳۵)

۱۴۔ خاتم الخلفاء: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

پس آخر جو خاتم الخلفاء اور بموجب اس پیش گوئی کے جو شیخ نے اپنی کتاب عنقاء عرب، میں لکھی ہے وہ خاتم الخلفاء اور خاتم الاولیاء عجم میں پیدا ہونے والا ہے نہ عرب میں۔ (تریاق القلوب۔ ص ۱۵۹)

۱۵۔ چینی الاصل: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

شیخ محی الدین عربی اپنی کتاب فصوص میں مہدی خاتم الاولیاء کی ایک علامت لکھتے ہیں کہ اس کا خاندان چینی حدود میں سے ہوگا اور اس کی پیدائش میں یہ ندرت ہوگی کہ اس کے ساتھ ایک لڑکی بطور توام پیدا ہوگی یعنی اس طرح پر خدا اناث کا مادہ اس سے الگ کر دے گا سو اسی کشف کے مطابق اس عاجز کی ولادت ہوئی اور اسی کشف کے مطابق میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب میں آئے۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۳۹۔۴۰ کا حاشیہ)

۱۶۔ معجون مرکب۔ مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الف: قریباً ۱۸ برس سے ایک یہ پیش گوئی ہے الحمد للہ الذی جعل لکم الصھر و النسب ۔ ترجمہ۔ وہ خدا سچا خدا ہے جس نے تمہاری دامادی کا تعلق ایک شریف قوم سے جو سید تھے کیا اور خود تمہارے نسب کو شریف بنایا جو فارسی خاندان اور سادات سے معجون مرکب ہے۔

(تریاق القلوب۔ص ۶۴)

ب۔ مجھے دو بروز عطا ہوئے ہیں بروز عیسیٰ و بروز محمد۔

غرض میرا وجود ان دونوں نبیوں کے وجود سے بروزی طور پر ایک معجون مرکب ہے۔

(ریویو آف ریلی جنز ج ۵ نمبر ۵)

۱۷۔ یسوع کا ایلچی: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

حضرت یسوع مسیح کی سچی محبت اور سچی عظمت جو میرے دل میں ہے اور نیز وہ باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سنیں اور وہ پیغام جو اس نے مجھے دیا، ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظّمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہو کر باادب التماس کروں

(تحفہ قیصریہ۔ص ۲۳، تبلیغ رسالت ج ۶ ص ۱۲)

۱۸۔ مسیح سے بہتر: دافع البلاء میں مرزا قادیانی نے فرمایا ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

۱۹۔ رسول: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (ایضاً ص ۱۱)

۲۰۔ مظہر خدا۔ مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

میرا آنا خدا کے کامل جلال کے ظہور کا وقت ہے۔ اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائے گا جو اس نے کبھی دکھائے نہیں گویا خدا زمین پر خود اتر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئے گا جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے یو م یأ تی ر بك فی ظلل من الغمام
یعنی اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا۔ یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کرے گا اور اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۴)

۲۱۔ حجر اسود۔ مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

و انی و اللہ فی ھذا ا لا مر کعبۃ الحتا ج کما ان مکہ کعبۃ الحجا ج و انی انا الحجر ا لاسود الذی و ضع لہ القبو ل فی الارض و الناس یمسہ یتبر کون
(ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ الاستفتاء۔ ص ۴۱)

۲۲۔ ذوالقرنین: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ نے میرا نام ذولقرنین بھی رکھا کیونکہ خدا تعالیٰ کی میری نسبت یہ وحی مقدس کہ جری اللہ فی حلل ا لا نبیاء جسکے یہ معنی ہیں کہ خدا کا رسول تمام نبیوں کے پیرایوں میں، یہ چاہتی ہے کہ مجھ میں ذوالقرنین کے صفات بھی ہوں۔ (نصرۃ الحق۔ ص ۹۰)

۲۳۔ آدم: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ ہی نہیں رکھا بلکہ ابتداء سے انتہا تک جس قدر انبیاء کے نام تھے وہ سب میرے نام رکھ دیئے چنانچہ براہین احمدیہ حصص سابقہ میں میرا نام آدم رکھا۔ (نصرۃ الحق۔ ص ۸۵)

۲۴۔ نوح: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں خدا نے میرا نام نوح بھی رکھا ہے۔ (نصرۃ الحق۔ ص ۹۶)

۲۵۔ ابراہیم۔ مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں میرا نام ابراہیم بھی رکھا گیا ہے ۔
(ایضاً ۔ ص ۸۷)۔ باقی دارد۔
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۳ ذی قعد ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۷ ص ۱۰۔۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں اسلامی جلسہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو غالباً معلوم ہوگا کہ مرزا قادیانی کے دارالحکومت قادیان میں ایک انجمن اسلامیہ ہے جو سالانہ جلسہ کیا کرتی ہے جس میں علماء سنت شریک ہوا کرتے ہیں۔ اس دفعہ خلاف معمول علماء دیوبند غالباً مدرسہ کی ضرورت کی وجہ سے نہ آسکے۔ مولانا عبدالشکور لکھنوی نے ان کی قائم مقامی کی۔ اور علماء پنجاب بھی بکثرت شریک تھے۔

جلسہ ۳۔۴۔۵ مئی کو ہوتا رہا۔ حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔

۶ کس مرزائی تائب ہوئے۔ مرزائی کیمپ میں بڑی کھلبلی رہی۔ موقع بے موقع خلل اندازی کرتے تھے چونکہ صاحب ضلع گورداسپور کے حکم سے جلسہ ہذا میں ۲۵ جوان پولیس سب انسپکٹر اور انسپکٹر پولیس ایک ڈپٹی کلکٹر (مجسٹریٹ) شریک جلسہ رہتے تھے اس لئے امن رہتا ہے اور رہا۔ جلسہ کے اختتام پر چیلنج بازی بھی ہوئی۔

ہمارا چیلنج بخدمت میاں محمود خلیفہ قادیان

آپ کو معلوم ہوگا کہ حکیم نورالدین کے زمانہ خلافت میں منشی قاسم علی اڈیٹر فاروق اور ان کے ساتھ کئی احمدیوں نے مجھ سے انعامی مباحثہ کیا تھا، مضمون بحث مرزا کا میرے ساتھ آخری فیصلہ تھا جس میں بفضلہٖ تعالیٰ حق کی فتح ہوئی یعنی تین سو روپیہ میں نے وصول کیا ۔

اس پر بھی آپ کی جماعت خاموش نہ ہوئی۔ اس لئے میں نے قادیان کے جلسہ میں چیلنج دیا تھا کہ احمدی لوگ چاہیں تو اسی مبحث پر دوبارہ بحث کرلیں درصورت فتح پانے کے میں انعام میں صرف پانچ روپئے دونگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باقی شروط وہی ہوں گی جو مباحثہ لدھیانہ میں تھیں فرق صرف اتنا ہوگا کہ اس میں فریق ثانی قاسم علی تھے اور اس مباحثہ میں فریق ثانی آپ ہونگے۔

جلسہ میں آپ کے فرستادوں نے یہ چیلنج منظور کیا تھا۔ امید ہے آپ بھی اپنے والد کی طرح سیدھے اور صاف طریق سے بدستخط خود جواب دیں گے، میں کسی اور کے جواب کو لیس کل خطا ب یستحق الجوا ب قابل جواب نہیں سمجھونگا۔ ابوالوفاء ثناءاللہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۱۰ ذی قعدہ ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۸ ص ۷)

.....

اخلاق مرزا

جناب مولوی نور محمد خانؒ مدرس راجپورہ ریاست پٹیالہ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب (بقول خود) نہ صرف حضور نبی کریم ﷺ کے کمالات کے مظہر و بروز تھے بلکہ تفصیلی طور پر تمام انبیاء کے کمالات کو اس طور سے جذب کئے ہوئے تھے کہ بعض اولوالعزم انبیاء سے بڑھ کر حضور ﷺ کے برابر اور پہلو بہ پہلو کھڑے تھے اور امت مرزائیہ کے نزدیک تو کوئی دین و دنیا کی ایسی صفت باقی نہیں تھی جو مرزا صاحب کی خادمہ نہ ہو گویا مرزا صاحب آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری ، کے پورے پورے مصداق تھے ۔ خیر یہ تو اپنا اپنا حسن ظن ہے کہ کوئی اپنے پیر بزرگ کو امام نبی رسول کہے یا خدا کے درجہ کو پہنچا دیوے مگر دیکھنا یہ ہے کہ حقیقت میں بھی ان اوصاف سے موصوف ہے یا یاروں کا محض حسن ظن ہی حسن ظن ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بقول خود چاہے کوئی ہوں لیکن اخلاقی حالت آپ کی ایسی ردی و گری ہوئی تھی کہ آپ کو ایک مہذب انسان کہنا اگر مشکل نہیں تو آسان بھی نہیں۔ ناظرین ذیل کے الفاظ سے جس سے مرزا صاحب قادیانی نے اپنے حریفوں کی تواضع فرمائی ہے آپ کے اخلاق کا اندازہ کر سکتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یہ الفاظ کتاب عشرہ کاملہ بحوالہ عصائے موسیٰ سے نقل کئے گئے ہیں اسی سے یہ بھی ملخص ہے۔منہ)
(میں نے عصائے موسیٰ سے ساری متعلقہ عبارت ذیل میں نقل کردی ہے۔منشی الٰہی صاحب نے مرزا صاحب کی شیریں کلامی کے نمونوں کی فہرست حروف تہجی اعتبار سے مرتب کی تھی۔ملاحظہ فرمائیں۔بہاء)

اس جگہ مرزا کی خوش اخلاقی وشیریں کلامی کا جوانہوں نے اپنے کتب واشتہارات میں ظاہر فرمائی ہے اور جس کا بالاستیعاب ذکر تو مشکل وطول ہے لیکن بطور نمونہ چند الفاظ وکلمات وفقرات اظہار حقیقت کے لئے بترتیب حروف تہجی بادل نخواستہ لکھتا ہوں اوران کے نقل کرنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ وبخشش مانگتا ہوں۔

الف: اے بدذات فرقہ مولویاں تمنے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا،وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا؛ اندھیرے کے کیڑو؛ ایمان وانصاف سے دور بھاگنے والا؛ اندھے؛ نیم دہریہ؛ ابولہب؛ اسلام کے دشمن؛ اسلام کی عار مولویو؛ اے جنگل کے وحشی؛ اے نابکار؛ ایمانی روشنی مسلوب ہوئے؛ احمق مخالف؛ اے پلید دجال؛ اسلام کے بدنام کرنے والے؛ اے بدبخت مفتریو؛ اعمی؛ اشرار؛ اول الکافرین؛ اوباش؛ اے بدذات خبیث دشمن اللہ اور رسول کے؛ ان بے وقوفوں کے بھاگنے کی جگہ نہ رہے گی اور صفائی سے ناک کٹ جائے گی

ب۔ بے ایمان اندھے مولوی؛ بلیدطبع ؛ بدذات جھوٹا؛ بدگوہری ظاہر نہ کرتے؛ بے حیائی سے بات بڑھانا؛ بددیانت بے حیا انسان؛ بدذات فتنہ انگیز؛ بدقسمت منکر؛ بدچلن؛ بخیل؛ بداندیش؛ بدظن؛ بدبخت قوم؛ بدگفتار؛ بدباطن نکتہ چیں؛ باطنی جذام؛ بخل کی سرشت والے؛ بیوقوف جاہل؛ بے ہودہ۔

ت۔تمام دنیا سے بدتر؛ تنگ ظرف؛ ترک حیا؛ تقوی ودیانت کے طریق کو بکلی چھوڑ دیا؛ ترک تقوی کی شامت سے ذلت پہنچ گئی ؛ تکفیر ولعنت کی جھاگ منہ سے نکالنے کے لئے۔

ث۔ثعلب (لومڑی جیسے) ایّھا الشّیخ الضّال و الدّجال البطال۔

ج۔جھوٹ کی نجاست کھائی؛ جھوٹ کو گونہ کھایا؛ جاہل وحشی؛ جادہ صدق وثواب سے منحرف و دور؛ جعل ساز ؛ جیتے ہی مرجاتا۔

چ۔چوہڑے؛ چمار۔

ح۔ حمار؛ حمقاء؛ حق وراستی سے منحرف؛ حق پوش۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ خ۔خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں؛ خنزیر سے زیادہ پلید؛ خطا کی ذلت انہی کے منہ پر؛ خالی گدھے؛ خائن؛ خباثت پیشہ؛ خاسرین خالیۃ من نورالرحمٰن؛ خام خیال؛ خفاش؛ خوش شدہ آید کہ حق و دین را باطل کنید۔

❁ د۔دل کے مجذوم۔دھوکہ دہ۔دیانت امانت راستی سے خالی۔دجال۔دروغ گو۔ڈوموں کی طرح مسخرہ ۔دشمن سچائی۔دشمن قرآن۔دلی تاریکی۔دروغ شما تا کنار ہائے بغداد منتشر خواہد شد

❁ ذ۔ ذلت کی موت۔ذلت کے ساتھ پردہ دری۔ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو سوروں اور بندروں کی طرح کر دیں گے۔

❁ ر۔رئیس الدجالین۔ریش سفید کو منافقانہ سیاہی کے ساتھ قبر میں لے جائیں گے۔روسیاہ ۔روباہ باز۔ رئیس المتصلفین ۔ راس المعتد ین۔ راس الغا وین ۔

❁ ز۔زہرناک مادے والے۔زندیق۔

❁ س۔ سچائی چھوڑنے کی لعنت انہیں پر برسی۔سفلی ملا بے بصر۔سیاہ دل منکر۔سخت بے حیا ہوگا جو اس فوق العادت سلسلہ سے انکار کرے۔سیاہ دل فرقہ کس قدر شیطانی افتراؤں سے کام لے رہا ہے۔سادہ لوح،ساہنسی،سفلہ،سفہاء،

سلطا ن المتکبّر ین الّذی ا ضاع دینه با لکبر والتّو هین ۔ سگ بچگان۔

❁ش۔شرم وحیا سے دور۔شرارت وخباثت۔شیطانی کاروائی والے۔ شریف از سفلہ نمی ترسد بلکہ از سفلگی اومے ترسد۔شریر مکار۔ شیخی سے بھرا ہوا۔ شیخ نجدی۔

❁ص ۔صم عمی ۔صدرالقناۃ نیوش صدرک ضربہ ۔و یریک رمانی بجار دماء۔

❁ ض۔ضال ۔ ضررهم اکثرمن ابلیس اللّعین

❁ ط۔ طالع منحوس۔ طبتم نفساً بالغاء الحقّ و الدّ ین

❁ ظ۔ظالم۔ظلمانی حالت۔

❁ ع۔علماءالسوء۔ عداوت اسلام، عجیب دیندار، عدوالعقل النھی،عقارب،عقب الکلب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- غ۔غول الاغوی۔غدار سرشت۔غالی۔غافل
- ف۔ فیمت یاعبدالشّیطان الموسوم بہ۔فریبی۔فن عربی سے بے بہرہ،فرعونی رنگ۔
- ق۔قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے۔ قست قلو بھم کما ھی عادۃ النو کی ۔ قد سبق الکلّ فی الکذب و المین۔
- ک۔کتے۔کینہ ور۔ کمینہ۔کہماء(مادرزاداندھے)۔کج دل قوم۔کوتاہ نظر۔کھوپڑی میں کیڑا۔ کیڑوں کی طرح خود ہی مرجاویں گے۔
- گ۔گدھا۔گندے اور پلید فتوی والے۔گندی کاروائی والے۔گندی عادت۔گندے اخلاق۔ گندہ دہانی۔گندے خیال والے ذلت سے غرق ہوجاتا۔گندی روحو۔
- ل۔لاف وگذاف والے۔لعنت کی موت۔
- م۔مولویت کو بدنام کرنے والو۔ مولویوں کا منہ کالا کرنے کے لئے۔منافق۔مفتری۔مورد غضب۔مفسد۔مرے ہوئے کیڑے۔مخذول۔مہجور۔مجنون درندہ۔مغرور۔منکر۔محجوب مولوی۔مکس طینت مولوی کی بک بک۔مردارخورمولویو۔
- ن۔نجاست نہ کھاؤ۔نااہل مولوی۔ناک کٹ جائیگی۔ناپاک طبع لوگوں نے۔نابینا علماء۔نمک حرام۔مفسانی۔ناپاک نفس۔نابکارقوم ابھی تک حیا وشرم کی طرف رخ نہیں کرتی۔نفرتی وناپاک شیوہ۔ نادان متعصب۔نالائق۔نفس امارہ کے قبضہ میں۔نااہل حریف۔نجاست سے بھرے ہوئے۔نادانی میں ڈوبے ہوئے۔نجاست خوری کا شوق۔
- و۔وحشی طبع۔وحشیانہ عقایدوالے۔
- ھ۔ ہامان۔ہالکین۔ہندوزادہ۔
- ی۔یک چشم مولوی۔یہودیانہ تحریف۔یہودی سیرت۔ یا ایّھا الشّیخ الضّال والمفتری البطّال ۔یہود کے علماء۔یہودی صفت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی کتب وغیرہ تو ان کلمات سے لبالب ہیں لیکن بہت ہی اختصار کر کے ضمیمہ رسالہ انجام آتھم اور دوسرے اوراق سے جو الفاظ سرسری دیکھنے سے نظر سے گذرے، ان میں سے بھی بہت سے چھوڑ کر یہ لئے ہیں (عصائے موسیٰ مولفہ منشی الٰہی بخش لاہوری کی عبارت ختم ہوئی ۔ بہاء)

اس کے علاوہ مولوی ثناء اللہ اور مرزا صاحب میں جس قسم کا تعلق تھا اسکا علم مرزا کو تھا یا مولانا کو۔ لیکن ناظرین ذیل کے واقعہ سے تعلق کا احساس کر سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے ایک ان ٹل پیش گوئی مولوی صاحب کے متعلق کی تھی کہ وہ ہرگز ہرگز قادیان نہیں آوے گا مگر مولوی صاحب کو بھی مرزا جی سے کچھ ایسا عشق تھا کہ فرماتے تھے

مر کے چھٹ جائے تو چھٹ جائے تمہارا کوچہ
یہی گھر ہے یہی در ہے یہی مسکن میرا

بایں ہمہ ممکن ہے کہ خود مولوی صاحب واحباب نے کوشش نہ جانے کی ہو مگر معذور تھے کیونکہ

کوئے دلدار میں کچھ ایسی کشش ہے ناصح
لاکھ چاہیں نہ وہاں جائیں مگر جاتے ہیں

چنانچہ مولوی صاحب قادیان تشریف لے گئے اور بڑی شدومد سے تمنائے ملاقات کا اظہار کیا لیکن مولوی صاحب یہ کہتے ہوئے

پردہ اٹھا کے مجھ سے ملاقات بھی نہ کی
رخصت کے پان بھیج دیئے بات بھی نہ کی

مع ان ذیل کے تحائف کے جو بذریعہ حکیم محمد صدیق صاحب جالندھری و محمد ابراہیم امرتسری کے مرزا صاحب نے مولوی صاحب کو خصوصیت کے ساتھ عنایت فرمایا تھا (معاذاللہ) خبیث سور، کتا، گوہ خوار، بدذات۔ ہم اس کو کبھی بولنے نہ دیں گے۔ گدھے کی طرح لگام دے کر بٹھائیں گے۔ اور گندگی اس کے منہ میں ڈالیں گے۔ لعنت ہی لیکر جائے گا۔ اس کو کہو کہ قادیان سے لعنت لے کر چلا جاوے وغیرہ وغیرہ (الہامات مرزا) واپس تشریف لائے اور اب تک یہ کہتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گالی سے کون خوش ہو مگر حسن اتفاق
جو ان کی آرزو تھی مرا مدعا ہوا
لگتی ہیں تیرے منہ سے بھلی گالیاں مجھے
قربان میں تیرے پھر مجھے کہہ لے اسی طرح

ناظرین مرزا غلام احمد کے رسالہ ضرورۃ الامام کی اس عبارت کو بھی ملاحظہ فرمائیں

یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو ادرشت بات ذرہ بھی متحمل نہ ہو سکے اور جو امام زمان کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنی ادنی بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں وہ کسی طرح امام زمان نہیں ہوسکتا لہذا اسپر آیت انك لعلی خلق عظیم کا پورے طور صادق آجانا ضروری ہے

احمدی دوستو! ایمان سے بتلاؤ کیا مرزا صاحب پر آیت انك لعلی خلق عظیم پورے طور پر صادق آتی ہے ؟ اور کیا نبی کے ایسے ہی اخلاق ہوتے ہیں؟ مانا کہ مرزا صاحب مدا فعتاً اور جواباً اس اخلاق رذیلہ کے مرتکب ہوئے مگر مرزا صاحب کی اخلاقی و مسیحی شان کے یہ بھی خلاف تھا کہ ایسی بدتہذیبی سے مدافعت کرتے در آں حالیکہ وہ نہ صرف مسیح بلکہ نبی اور خلق عظیم کے کامل بروز تھے این چہ بوالعجبی است ۔

مرزائیو!

آپ ہی اپنے ذرہ جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۱۰ ذی قعد ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۸ ص ۷۔۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب ۳۵ رنگوں میں

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

نمبر ۲۶۔ یوسف۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں میرا نام یوسف بھی رکھا گیا ہے۔ (نصرۃ الحق۔ص ۸۸)

نمبر ۲۷۔ موسیٰ۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں میرا نام موسیٰ رکھا گیا۔ (نصرۃ الحق۔ص ۸۸)

نمبر ۲۸۔ داؤد۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

خدا نے براہین حصص سابقہ میں میرا نام داؤد بھی رکھا۔ (نصرۃ الحق۔ص ۸۹)

نمبر ۲۹۔ سلیمان۔ مرزا صاحب کا کہنا ہے (حوالہ مذکور):

براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں خدا تعالیٰ نے میرا نام سلیمان بھی رکھا۔

نمبر ۳۰۔ تمام انبیاء کا مظہر۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

کل دنیا میں جو نبی گذرے ہیں ان کی مثالیں اور ان کے واقعات میرے ساتھ اور میرے اندر موجود ہیں...

اور اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راست باز مقدس نبی گذر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں ۔ (حوالہ مذکور ص ۹۰۔)

نوٹ: میاں محمود احمد خلیفہ قادیان فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ کو گذشتہ انبیاء کے نام نہیں دیئے گئے تھے۔ (الفضل ۱۶ جون ۱۹۱۷ ص ۵)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت یحی کو صرف ایک نبی کا نام دیا گیا مگر مسیح موعود (مرزا) کو جن کیلئے حضرت یحی ایک دلیل کے طور پر ہیں تمام گزشتہ انبیاء کے نام دیئے گئے ہیں۔ (الفضل ۱۶ جون ۱۹۰۷ء)

نمبر ۳۱۔ مریم: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اس تمام امت میں وہ میں ہی ہوں میرا ہی نام خدا نے براہین احمدیہ میں پہلے مریم رکھا۔ اور بعد اس کے میری ہی نسبت یہ کہا کہ ہم نے اس مریم میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور پھر روح پھونکنے کے بعد مجھے ہی عیسی قرار دیا۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۳۳۸ حاشیہ)

نمبر ۳۲۔ محمد و احمد ظلی طور پر: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں

نمبر ۳۳۔ بشارت اسمہ احمد کا مصداق:

حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی میں ہی ہوں کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے اور آنحضرت ﷺ احمد اور محمد دونوں تھے۔

(القول الفصل ص ۲۷ بحوالہ ازالہ اوہام ص ۶۷۳)

نمبر ۳۴۔ تشریعی نبی: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کیلئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ (اربعین نمبر ۴ ص ۷)۔

نوٹ۔ اسی اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶ کی رو سے الفضل ۲۷۔ اپریل و ۴ مئی ۱۹۱۴ء صفحہ ۵، الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۱۴ء صفحہ ۴، تشحیذ الاذہان ج ۱۰ نمبر ۲ صفحہ ۲۳ و ۵۵، اور النبوت فی القرآن مصنفہ قاضی محمد یوسف احمدی پشاوری کے صفحہ ۴۷ کے حاشیہ پر میں مرزا غلام احمد قادیانی کو صاحب شریعت نبی لکھا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر۳۵۔دعوی خالقیت: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

افسوس بعض نادانوں نے عبودیت کے اس تعلق کو جو ربوبیت کے ساتھ ہے جس سے ظلی طور پر صفات الٰہیہ بندہ میں پیدا ہوتی ہیں، نہ سمجھ کر میری اس وحی من اللہ پر اعتراض کیا ہے کہ

انما امر ك ا ذا اردت شيئاً ان تقول له كن فيكو ن

یعنی تیری یہ بات ہے کہ جب تو ایک بات کو کہے کہ ہو جا، تو وہ ہو جاتی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا یہ میری طرف سے نہیں ہے۔ (نصرۃ الحق۔ص۹۵)

نوٹ: اب میں صرف دو باتیں اور لکھ کر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

اول یہ کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فرمایا:

مجھے مراق ہے (ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۲۶ء ص۲)۔

دوسرا یہ کہ جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نسبت لکھا ہے:

کہ حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا۔

(ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۰۳ء ص۱۵۳ کا حاشیہ)

ثنائی نوٹ: قصہ مختصر مرزا صاحب کے حق میں ان کے معتقدین کہتے ہیں:

حسین ہو مہ جبیں ہو دل نشیں ہو
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

مگر مخالفوں کا عندیہ یہ ہے:

جفا جو ، سنگ دل ، بے رحم ، ظالم
لقب جنکے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۱۰ ذی قعدہ ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۸ ص ۸۔۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنقید تقلید

(مولانا ثناءاللہ امرتسری مرحوم اور مولانا مرتضی حسن چاندپوری مرحوم کی مختلف مسائل پر ردوقدح چلتی رہتی تھی، اور اہل حدیث امرتسر اور العدل گوجرانوالہ میں طرفین کے مضامین نکلتے رہتے تھے۔ ذیل کا مضمون براہ راست ردقادیانیت سے متعلق نہیں ہے، لیکن چونکہ مولانا چاندپوری نے مرزا غلام احمد کو دعوی نبوت سے قبل غیر مقلد قرار دے کر، اس کے کارناموں کو اہل حدیث کے کھاتے میں ڈالنے کی کوشش کی تھی، اس پر مولانا ثناءاللہ نے جواب میں ذیل کی تحریر رقم فرمائی۔ بہاء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ نمبروں میں بتایا گیا ہے کہ یہ سلسلہ مولانا مرتضی حسن دیوبندی کے جواب میں جاری ہوا ہے آج ہم اس بات کا اظہار بادل نخواستہ کرتے ہیں کہ موصوف آج کل اہل حدیث پر بہت خفا ہیں اس لئے جہاں جہاں آپ تقریر کرتے ہیں یہ فقرے ضرور ارشاد فرماتے ہیں: سب سے پہلے شیطان غیر مقلد تھا۔

چنانچہ مئو اور دربھنگہ وغیرہ مقامات سے یہی اطلاعیں آئی ہیں ہم حیران ہیں کہ مولانا مرتضی کو ایسے فتنہ کے زمانہ میں یہ کیا سوجھی ہے کہ غصے میں ایسی باتیں بھی کہہ جاتے ہیں جو نہ اصول پر منطبق ہوں نہ معقول پر۔

گذشتہ نمبروں میں تمہیدی نوٹ کے بعد ممدوح کی عبارت پوری مع جوابات درج کی گئی ہے۔ آج بقیہ مضمون درج ہے ناظرین بغور ملاحظہ کریں۔ (ثناءاللہ)

مرزا صاحب (قادیانی) بھی کیا شروع میں غیر مقلد ہی نہ تھے (جو شخص شیطان کو غیر مقلد کہے اس سے کیا تعجب ہے کہ اپنے جملہ مخالفین قادیانی ہوں یا آریہ سب کو غیر مقلد کہدے لکل ان یصطلح۔ ورنہ حقیت اصلیہ تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کا اپنا صریح قول ہے کہ: میں ہمیشہ ان خشک وہابیوں سے متنفر رہا ہوں۔ البدر ۲۰ شعبان ۱۳۲۰ھ

اور سنیئے:

مرزا صاحب کی زندگی کے حالات ان کے بیٹے (نمبر دوم) نے لکھے ہیں۔ قبل از دعوی مسیحیت کا ذکر لکھتے ہیں:

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جو چہلم کی رسم ہے یعنی مردے کے مرنے سے چالیسویں دن کھانا کھلا کر تقسیم کرتے ہیں غیر مقلد اس کے بہت مخالف ہیں اس پر حضرت (مرزا) صاحب نے فرمایا چالیسویں دن غرباء میں کھانا تقسیم کرنے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ حکمت ہے الخ۔ سیرۃ المہدی ص ۱۶۵

کہیے غیر مقلد ایسے ہوتے ہیں۔ حکیم نورالدین جو مرزا صاحب کے احب مخلصین اور خاص راز داروں میں اندر باہر کے واقف تھے وہ خود کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ: مرزا صاحب حنفی مذہب تھے۔ ملاحظہ ہو اخبار پیغام صلح ۳ جنوری ۱۹۲۵ء

معلوم نہیں ایسی عبارات صریحی کے ہوتے ہوئے بھی مولانا مرتضی (چاندپوری) جو قادیانی لٹریچر کے بڑے واقف ہیں مرزا صاحب کے مذہب سے کیوں ناواقف ہیں۔ مدیر اہل حدیث)

امام مجدد محدث ظلی نبی بروزی تشریعی کا دعوی کیا لوگوں نے انکار کیا مقابلہ کیا۔ تو مسلمانوں ہی کی شکایت کرتے ہیں کہ ان مولویوں کا یہی دھندا ہے جو بے دین گمراہ کرنے والا پیدا ہوتا ہے اسے کافر کہتے ہیں۔ مشرک بنا کر مسلمانوں کو کافر ہونے سے روکتے ہیں۔ چپ چاپ سب مسلمانوں کو مرزا صاحب کی نبوت کیوں نہیں ماننے دیتے۔ مرزا صاحب کو کافر و مرتد کیوں کہتے ہیں۔ آخر وہ کلمہ گو تو ہیں (معلوم نہیں یہ سوال کس پر وارد ہے۔ اہل حدیث پر یا جملہ مکفرین مرزا پر؟) کیا کوئی مرزائی بتا سکتا ہے کہ مرزا صاحب نے بجز مسلمانوں کے کافر اور مرتد بنانے کے کس قدر آریہ عیسائیوں غیر مسلموں کو کلمہ گو بنایا ہاں نامردے ہاتھی کی طرح اپنے ہی لشکر کو تباہ کیا۔ اس جملہ معترضہ کے بعد حضرات مقلدین کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ آپ نے شروع میں غیر مقلدیت کی صدا غیر مسلموں میں بلند فرمائی تھی اور مقلدین آپ سے لڑنے کو کیسے مستعد ہو گئے۔ یا اب آپ کی ہمت غیر مسلموں کی طرف متوجہ ہے اور مقلدین کو آپ نے چھوڑ دیا نہیں نہیں بلکہ رات دن تقلید ہی کی جڑ کاٹنے میں مشغول ہیں (اور انہی کو مشرک کہا جاتا ہے۔ پھر اگر مقلدین کی طرف سے بھی زیادتیاں ہوئیں گو ہم ان کو بھی پسند نہیں کرتے مگر ذمہ دار اول غیر مقلدین حضرات ہی ہوں گے)

یہ تو ابتدائے عشق تھی انتہاء کو سنیے سال ہا سال کے بعد مقدمہ بازی فوجداری جھگڑے نزاع مناظرے بند ہوئے تھے مگر ابن سعود کے حرمین شریفین پر قابض ہوتے ہی نہ معلوم کیا بہار کے دن آ گئے کہ غیر مقلدین صاحبان جامہ میں نہیں سماتے حالانکہ نجدی اپنے آپ کو مقلد کہتے ہیں جو غیر مقلدین کے نزدیک دوسرے مقلدین کی طرح ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ پھر یہ نجدیوں پر کیوں عاشق ہیں (جناب من! آپ نے جلدی میں غور نہیں فرمایا کہ ہم اہل حدیث جلالۃ الملک ابن سعود پر کیوں عاشق ہیں۔ غور سے سنئے

ترکوں کے زمانہ میں حضرت میاں صاحب (مولانا سید نذیر حسین صاحب قدس سرہ) حج کو گئے تو مخالفوں کی شکایت پر عدالت میں ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلبی ہوئی۔ گو چند سوالات کے جوابات دینے کے بعد بعزت واحترام رہائی ہوگئی۔ شریف (ناشریف) کے زمانہ میں حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی شیخ الحدیث نوراللہ مرقدہ کو جو تکلیف ہوئی وہ تو کسی واقف یا ناواقف سے مخفی نہیں کہ مرحوم کو قید فرنگ میں بھجوادیا گیا ۔رحمہ اللہ۔،

آج ابن مسعود کی حکومت ہے کہ کوئی مخالف سے مخالف بھی حج کو جائے تو کسی کی مجال نہیں کہ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے یہ معنی ہیں من د خله كا ن آ منا

مولانا بشیر احمد صاحب دیوبندی نے گذشتہ سفر حج میں مجھ سے بیان کیا کہ آج سے چھ برس پہلے میں حج کرنے آیا تھا تو مجال نہ تھی کہ کوئی شخص قافلہ سے جدا ہو سکے۔ اس دفعہ یہ حال ہے کہ اندھیری راتوں میں میں اونٹ سے اتر کر نماز عشا پڑھی قافلہ برابر چلتا رہا میں پیچھے سے پہنچ کر قافلہ سے جاملا نہ مجھے کسی نے کچھ کہا نہ میں کسی سے ڈرا۔ ذلك فضل الله

مولانا! اب تو آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ اہل حدیث ابن سعود کے کیوں عاشق ہیں غالباً اس وجہ سے تو دیوبندی جماعت بھی عاشق ہوگی یہی وجہ ہے کہ مولانا خلیل احمد سہارن پوری ہندوستان چھوڑ کر مدینہ شریف میں جارہے ہیں اور تحریر فرماتے ہیں کہ اس حکومت میں اہل حدیث شر پر خیر غالب ہے۔ ثناء اللہ) اگر وہ غیر مقلد بھی ہیں تو ہندوستان پر کیا اثر۔ یہاں اس فتنہ خوابیدہ کو کیوں جگایا۔ گوجرانوالہ میں مناظری کی تحریک کس طرف سے ہوئی (میرے مکرم دوست پر بڑھاپے کے اثر سے ذہول ہوگیا ورنہ اگر یاد ہوتا تو یہ سوال کبھی نہ کرتے یا ان کو خیال ہوگا کہی پرانے کاغذات کس کے پاس ہوں گے۔ خیر جو کچھ بھی ہو آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ گوجرانوالہ میں مباحثہ کی بنیاد آپ کی حنفی جماعت نے رکھی ثبوت سنئے

مولانا عبدالعزیز صاحب خطیب جامعہ حنفیہ کی کوشش سے انجمن اہل سنت گوجرانوالہ قائم ہوئی جس کے پہلے سالانہ جلسہ کے خطوط جو بیرون جات بھیجے گئے ان میں ایک یہ فقرہ بھی تھا: اس جلسہ میں جناب (مکتوب الیہ) کی شمولیت اس وجہ سے بھی ضروری ہے کہ امسال یہاں اہل حدیث کی آل انڈیا کانفرنس کا جلسہ ۱۵۔۱۶ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے یہ فرقہ خصوصاً اور عماً اہل سنت والجماعت کے عقاید حقہ کے خلاف زہر پھیلانا اپنا فرض سمجھتا ہے راقم خواجہ غلام رسول وغیرہ

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل حدیث کانفرنس کا ڈر محض مشہور مثال، آب ندیدہ موزہ کشیدہ، کی تصدیق ہے ورنہ کانفرنس مذکور کی طرف سے کوئی کاروائی خلاف نہیں ہوئی ۔

اب سنئے حنفی جلسہ کی کیفیت: جس جلسہ کے خط سے ہم نے اقتباس نقل کیا ہے اس کے ایام میں یک شنبہ کے روز بعض مضامین اختلافی بھی نظر آتے ہیں مثلاً پروگرام میں درج ہے

فاتحہ خلف الامام حضرت قبلہ سید انور شاہ صاحب

اسی پروگرام کے نیچے ایک نوٹ ہے جسکے الفاظ یہ ہیں

یک شنبہ کے اجلاس کے مضامین پر اگر کوئی تبادلہ خیالات کرنا چاہیں تو ایک روز قبل اطلاع دیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولا مرتضی کی اصطلاح میں یہ الفاظ اگر مباحثہ مناظرہ کے مترادف (ہم معنی) نہیں تو اور بات ہے۔ عام طور پر تو ایسے الفاظ کے معنی مناظرہ کی دعوت ہی سمجھی جاتی ہے۔

ہاں اس چیلنج کا انجام کیا ہوا۔ ناظرین اس کی سننے منتظر ہوں

میں ان دنوں جلسہ وزیر آباد میں گیا تھا اہل حدیث گوجرانوالہ نے وزیر آباد پہنچ کر مجھے مجبور کیا کہ میں جلسہ حنفیہ میں شریک ہوں چنانچہ مجبوراً میں بھرا ہیان ۳ بجے سے کچھ پہلے پہنچ گیا مگر فاتحہ خلف الامام بیان کرنے والوں کو موجود نہ پایا۔ جواب ملا کہ استراحت فرما رہے ہیں آخر خاتمہ وقت پر ہم یہ کہتے ہوئے چلے آئے: تھی خبر گرم کہ غالب کے اڑیں گے پرزے۔ دیکھنے آئے تھے افسوس تماشا نہ ہوا۔) **میرٹھ میں مقلدین کو کس نے کیا کیا کہا** (میرٹھ کا قصہ بھی سن لیجئے جو حرف بحرف صحیح ہوگا۔ مولوی محمد صاحب دہلوی نے جلسہ اہل حدیث میں بیان کیا کہ بعض مسائل فقہ حنفیہ میں امام ابوحنیفہ صاحب کی طرف منسوب کئے گئے ہیں ن حالانکہ وہ ان کے بتائے ہوئے نہیں نہ ان کی شان کے لائق ہیں۔ مثلاً کسی عورت کو اجرت پر نوکر رکھے اور اس سے زنا بھی کرے، تو لکھا ہے کہ یہ اجرت امام صاحب کے نزدیک حلال ہے۔ فرمایا میں کہتا ہوں کہ ایسے مسائل امام صاحب کے نہیں ہیں۔

اس پر حنفیہ پبلک میرٹھ نے شور مچایا اور مباحثہ کا اعلان کر دیا لاچار اہل حدیث نے ایک روز بڑھا کر جلسہ کیا جس میں مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے شرح وقایہ کے حواشی مولفہ مولوی عبدالحی صاحب مرحوم پڑھ کر سنائے کہ یہ مسئلہ امام ابوحنیفہ صاحب کی طرف منسوب کرنا غلط ہے۔ مولانا عبدالحی مرحوم نے اس پر بہت ناراضگی کا اظہار کیا ہوا ہے۔ وہ حواشی پڑھ کر سنا دیئے گئے۔ اس پر حنفی علماء اور طلبا نے کچھ چوں چراں کی تو مولانا مبارک حسین صاحب (حنفی دیوبندی) نے بلند آواز سے کہا کہ اہل حدیث نے جو دعوی کیا تھا اس کا ثبوت دے دیا گیا اب جھگڑا فضول ہے۔ بتایئے اس میں کس کی زیادتی ہے؟ معلوم نہیں مولا مرتضی کو دیوبند میں کیا کیا بتایا گیا ہوگا۔ ثناء اللہ) **بنگالہ میں مناظرہ کا علم کس نے بلند کیا۔** (بنگالہ میں کئی ایک مناظرے ہوئے ہیں معلوم نہیں آپ کی کیا مراد ہے اگر سب سے آخری مناظرہ مراد ہے جس میں علماء دیوبند اور خاکسار بھی مدعو تھا، نہ آپ گئے، نہ میں گیا۔ اس لئے میں نہیں کہہ سکتا کہ ابتداء کس کی طرف سے ہوئی۔ ہاں فریق اہل حدیث کا بیان تھا کہ ہم کو فرقہ حنفیہ نے تنگ کر رکھا ہے۔ مساجد میں نماز پڑھنے وعظ وتقریر کرنے سے مانع ہوتے ہیں اس لئے ہم نے مجبور ہو کر مباحثہ کا ارادہ کیا ہے واللہ اعلم) **حضرت شیخ الحدیث قبلہ سید انور شاہ مدظلہ اور یہ عاجز نہیں گیا تو غیر مقلدین نے کیا کیا لکھا؟** (مجھے نہیں معلوم کیا کہا۔ یہی کہا ہوگا کہ وقت مقرر کر کے سامنے نہیں آئے۔ ممکن ہے یہ بھی کہا ہو: خود سوئے ماندید وحیارا بہانہ ساخت۔ جو بالکل معمولی بات ہے۔ ثناء اللہ) **گوجرانوالہ کا مناظرہ روکنا صرف ہمارا ہی کام تھا** (میں تسلیم کرتا ہوں کہ واقعی آپ نے مناظرہ روکا۔ اس کی وجہ کیا ہوئی واللہ اعلم۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ ہاں مولانا عبدالعزیز خطیب مسجد حنفیہ اور بانی جلسہ اہل سنت گوجرانوالہ کا بیان، خدام الدین، لاہور کے گذشتہ جلسہ میں اپنے خاص احباب سے یہ ہے کہ ہم نے سمجھا تھا کہ اہل حدیث مناظرہ کو نہ آئیں گے مگر جب ہم نے دیکھا کہ مولوی ثناء اللہ موجود ہے تو ہمارے حواس باختہ ہو گئے اس لئے ہم نے وہ مضمون ہی ملتوی کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا۔شائداسی لئے لوگ کہتے جارہے تھے: کنجے گرفت وترس خدارابہانہ ساخت

بمنت گذارش: ہمارے احباب کرام حنفیہ عظام کومسئلہ فاتحہ خلف الامام پر بہت ناز ہے جہاں درس شروع کراتے ہیں تو یہی آواز آتی ہے باب ما جاء فی القرأۃ خلف الا ما م ۔کیااچھاہوکہ جلسہ اہل سنت گوجرانوالہ کے موقعہ پرعام یاخاص نشست میں اس مسئلہ پر تحریری تبادلہ خیالات ہوجائے۔اس مجلس میں کیا ہوگا؟

خطا ثابت کریں گے ہم کسی کی،اور چھیڑیں گے۔سنا ہے ان کو غصے میں لپٹ جانے کی عادت ہے)ورنہ وہیں جنگ شروع ہوچکی تھی جس کی مولوی ثناءاللہ نے بھی تحسین کی اور قادیان میں خود مجھ سے ذکر کیا:(گو مجھے یہ واقعہ یاد نہیں تاہم میں آپ کی دوراندیشی کی تحسین کرتا ہوں۔ثناءاللہ) باقی دارد۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۱۷ ذی قعدہ ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۹)

.....

فساد کی ذمہ واری مرزا قادیانی پر ہے

گہہ بت شکنی گاہ بمسجد زنی آتش
از مذہب تو گبر و مسلمان گلہ دارد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! ہمارا یہ عنوان دیکھ کر جلدی میں تعجب نہ کریں بلکہ ہمارا پیش کردہ ثبوت ملاحظہ کر کے رائے قائم کریں۔

بہت کم لوگوں کو خبر ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو نبوت مجددیت کے علاوہ خدائی حکومت کے چیف سکرٹری کا عہدہ بھی تھا چنانچہ آپ ایک جگہ تحریر کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک میرے مخلص دوست عبداللہ نام پٹواری غوث گڈھ علاقہ پٹیالہ کے دیکھتے ہوئے اوران کی نظر کے سامنے یہ نشان الٰہی ظاہر ہوا کہ اول مجھ کو کشفی طور پر دکھلایا گیا کہ میں نے بہت سے احکام قضاو قدر کے اہل دنیا کی نیکی بدی کے متعلق اور نیز اپنے اور اپنے دوستوں کیلئے لکھے ہیں اور پھر تمثل کے طور پر میں نے خدا تعالیٰ کو دیکھا اور وہ کاغذ جناب باری کے آگے رکھ دیا کہ وہ اس پر دستخط کر دیں مطلب یہ تھا کہ سب باتیں جن کے ہونے کے لئے میں نے ارادہ کیا ہے ہو جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے سرخی کی سیاہی سے دستخط کر دیئے اور قلم کی نوک پر جو سرخی زیادہ تھی اس کو جھاڑا اور معاً جھاڑنے کے ساتھ ہی اس سرخی کے قطرے میرے کپڑوں پر اور عبداللہ کے کپڑوں پر پڑے میں نے بچشم خود ان قطروں کو بھی دیکھا۔ (تریاق القلوب۔ص۳۳)

ناظرین غور کریں کہ مرزا صاحب نے اہل دنیا کے لئے جو احکام قضاوقدر لکھے تھے کیا ممکن ہے کہ ہندوستان کے فسادات عموماً اور لاہور کے خصوصاً ان میں نہ ہوں اتنے بڑے بڑے واقعات خصوصاً اپنے ملک کے اگر چھوڑ گئے تو لکھا ہی کیا۔ یقین ہے کہ مرزا صاحب کے مجوزہ احکام قضاوقدر میں یہ سب کچھ ہوگا۔ مقام غور ہے باپ تو اس قسم کے فسادات پیدا کرتا ہے بیٹا (محمود احمد) ان فسادات پر تبصرہ کرتا ہوا افسوس۔ بعد از نقصان رسیدوں کے حق میں ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت ناصح نے مے پی کر یہ کیسی چال چلی
محتسب سے جا ملے رندوں کے مخبر بن گئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۱۷ ذی قعدہ ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۹ ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وحی مرزا کی نوعیت

آنچہ داده است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام

جناب بابو حبیب اللہ ؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

یہ شعر مرزا غلام احمد کا اپنا ہے۔ اس میں اپنی نبوت کی نوعیت بتاتے ہیں کہ سارے نبیوں کے مجموعہ کے کمالات مجھے ملے ہیں۔ پس وہ نوعیت وحی سنئے۔

ا۔ کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۶ پر مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

ھو شعنا نعسا . یہ الہام شائد عبرانی ہے جس کے معنی نہیں کھلے،

قارئین اب ذیل کی قادیانی عبارات ملاحظہ فرمائیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ ہر ایک نبی کو ہم اس کی قوم کی زبان میں اس کی طرف بھیجتے ہیں۔

(ملفوظات احمد۔ص۴۲)

یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جسکو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے کیا فائدہ جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے (چشمہ معرفت۔ص۲۰۹)

بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ میں جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے۔

(نزول المسیح۔ص۵۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخبار الفضل قادیان میں لکھا ہے:

حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کو عربی، فارسی، اردو انگریزی پنجابی عبرانی سنسکرت میں الہام ہوتے تھے۔ (الفضل ۲۹ فروری ۱۹۲۴ء ص ۱۰)

اخبار بدر قادیان میں لکھا ہے:

عبرانی ایک مردہ زبان ہے۔ (بدر ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء ص ۱۲)

اخبار فاروق قادیان میں لکھا ہے:

سنسکرت ایک مردہ زبان ہے۔ (فاروق ۶ مئی ۱۹۲۶ء ص ۶)

ناظرین! ان حوالجات معارضہ کے ہوتے ہوئے کسی نوٹ کی حاجت ہے

۲۔ کتاب البشری جلد دوم صفحہ ۱۱۷ پر ہے: ایک دم میں رخصت ہوا

(حضرت مسیح موعود نے) فرمایا کہ: آج کی رات ایک (مندرجہ بالا) الہام ہوا اس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے مگر معلوم نہیں کہ کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے۔ یہ الہام ایک موزوں عبارت میں ہے مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا۔ (اخبار بدر جلد ۲ نمبر ۳۱ ص ۲)

۳۔ کتاب البشری جلد دوم صفحہ ۱۱۸۔۱۱۹ پر ہے:

امین الملک جے سنگھ بہادر.... پیٹ پھٹ گیا (دن کے وقت کا الہام ہے معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق ہے)

۴۔ الحکم ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ اور ریویو آف ریلی جنز نومبر ۱۹۰۶ء کے ٹائٹل صفحہ الف وب پر ہے: مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

خواب میں دیکھا کہ کچھ لکھ رہا ہوں اور لکھتے لکھتے یہ الفاظ دیکھے :

علم الدرمان ۲۲۳۔،

علم عربی لفظ ہے اور درمان فارسی ہے۔ اس سے آگے ۲۲۳ کا ہندسہ ہے معلوم نہیں کہ اس سے کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراد ہے۔

۵۔کتاب البشری جلداول کے صفحہ۴۳ پر ہے

ایلی ایلی لما سبقتنی کرمہائے تومارا کردگستاخ ۔

اے میرے خدااے میرے خدا تونے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔

بیٹے کی ڈگری باپ پر:

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے ۵جنوری ۱۹۱۷ء کو ارشاد فرمایا کہ:

نادان ہے وہ شخص جس نے کہا: کرم ہائے تومارا گستاخ کرد

کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے بلکہ اور زیادہ شکر گزار اور فرمان بردار بناتے ہیں۔ (الفضل قادیان ۲۳جنوری ۱۹۱۷ء ص۱۳)

۶۔کتاب البشری جلد۲ صفحہ۱۲۹ پر ہے: الذین اعتدوا منکم فی السبت (نوٹ مسیح موعود) ساتھ کا فقرہ بھول گیا ہے۔واللہ اعلم۔

ترجمہ: وہ لوگ جنہوں نے سبت کے معاملہ میں زیادتی کی

(جہاں مرزا صاحب بھول جانے کا، یا شبہ کا، یا معنی سے لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں، غور کرنے کی بات ہے کہ اس کے بعد کیا سلسلہ وحی والہام، اور خدا سے سوال جواب کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔کیا مرزا صاحب موقع دیگر پر بھول جانے والے لفظ کے بارے میں نہیں پوچھ سکتے تھے، یا معنی میں سے اشتباہ نہیں کھلوا سکتے تھے۔ بہاء)

۷۔کتاب البشری جلد دوم صفحہ۶۵ پر ہے: بعد۔۱۱۔انشاءاللہ

۸۔البشری جلداول صفحہ۱۸۔اور جلد دوم صفحہ۱۲۸ پر ہے

لائف آف پین۔تکلیف کی زندگی

۹۔البشری جلداول صفحہ۴۸ پر ہے: شخصے پائے من بوسید من گفتم کہ سنگ اسود منم

۱۰۔البشری جلداول صفحہ۵۱ پر ہے: پریشن، عمر براطوس۔یا پلاطوس۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: مرزا صاحب قادیانی خود (اپنے ایک مرید کو) فرماتے ہیں:

آخری لفظ پڑطوس یا پلاطوس ہے بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا۔ اور نمبر دو میں عمر عربی لفظ ہے اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں ۔ (از مکتوبات احمدیہ جلد اول۔ص ۶۸)

۱۱۔ البشری جلد اول صفحہ ۵۶ پر ہے:

آریوں کا بادشاہ آیا (پرانا الہام ہے۔ الحکم ۶ مارچ ۱۹۰۸ء ص ۷) باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۱۷ ذی قعدہ ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۹ ص ۴۔۵)

.....

کیا مرزا جی صاحب کتاب نبی تھے

بابو حبیب اللہ کلرک امرتسریؒ، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب حقیقۃ الوحی سے آیت ذیل مع قادیانی ترجمہ نقل کرتے ہیں:

و اذ ا خذ الله ميثاق النبيين لما آ تيتكم من كتا ب و حكمة ثم جا ء كم رسول مصدق لما معكم لتؤمنن به و لتنصرنه قا ل أأقررتم و ا خذ تم على ذلكم اصرى قا لوا اقرر نا قا ل فاشهدوا و انا معكم من الشا هدين

اور یاد کرو جب خدا نے رسولوں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دونگا اور پھر تمہارے پاس آخری زمانہ میں میرا رسول آئے گا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرے گا تمہیں اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنی ہوگی اور کہا کیا تم نے اقرار کر لیا۔ اس عہد پر استوار ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اقرار کر لیا تب خدا نے فرمایا کہ اب اپنے اقرار کے گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ اس بات کا گواہ ہوں۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۳۰، ۱۳۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ نمبر ا۔اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بقول مرزا صاحب قادیانی تمام رسولوں کو خدا نے کتابیں دیں۔

۲۔ کتاب ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ کے صفحہ ۱۹۲ پر لکھا ہے :

میں اپنے مخالفوں کو یقیناً کہتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ امتی ہرگز نہیں،(ازالہ اوہام میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھ چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ اس امت کے شمار میں آ گئے ہیں) گو وہ بلکہ تمام انبیاء آنحضرت ﷺ کی سچائی پر ایمان رکھتے تھے مگر وہ ان ہدایتوں کے پیرو تھے جو ان پر نازل ہوئی تھیں۔اور براہ راست خدا نے ان پر تجلی فرمائی تھی۔ یہ ہرگز نہیں تھا کہ آنحضرت ﷺ کی روحانی تعلیم سے وہ نبی بنے تھے تا وہ امتی کہلاتے ان کو خدا تعالیٰ نے الگ کتابیں دی تھیں اور ان کو ہدایت تھی کہ ان پر عمل کریں اور کراویں جیسا کہ قرآن اس پر گواہ ہے۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمام انبیاء کو کتابیں دیں اور براہ راست خدا نے ان پر تجلی فرمائی تھی۔

جناب مرزا کا دعویٰ:

کتاب حقیقۃ النبوۃ کے صفحہ ۲۱۳ پر ہے:

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔(بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء ص ۲)

قاضی یوسف احمدی اپنی کتاب النبوۃ فی القرآن مطبع فاروق قادیان صفحہ ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷ پر لکھتے ہیں:

جن نبیوں کے پاس کتاب الشریعت تھی وہ شریعت والی کتاب کہلائے گی مگر جن کے پاس صرف مبشرات اور منذرات کا مجموعہ ہو تو اگر چہ وہ کتاب بھی ہے مگر کتاب الشریعت نہیں۔پس جن نبیوں کے پاس کتاب الشریعت تھی وہ شارع نبی اور رسول ہوں گے وہ بھی صاحب کتاب ہیں اور جن کے پاس صرف مجموعہ الہامات و وحی ہے مگر اس میں شریعت نہیں تو صاحب کتاب وہ بھی ہیں مگر صاحب شریعت نہیں۔اور جہاں مراد صاحب کتاب سے صاحب الشریعت نبی اور رسول ہو تو وہاں ایسی کتابوں والے صاحب کتاب نہ کہلائیں گے اگر چہ درحقیقت صاحب کتاب ہوں۔مگر جب وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب کتاب بمعنی صاحب الشریعت نہیں تو وہاں اس کو صاحب کتاب کہنا محض مغالطہ کا باعث ہو گا مگر جہاں صاحب کتاب نبی اور رسول سے مراد صرف صاحب مجموعہ الہامات ووحی اللہ ہو تو وہاں ان کی کتاب کو کتاب نہ کہنا یا ان کو صاحب کتاب نہ کہنا امر حق پر پردہ ڈالنا ہے۔ پس جہاں جہاں کسی نبی یا رسول کی کتاب کا ہم انکار کرتے ہیں یا حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب کا انکار کیا ہے وہاں صرف اسی کتاب کا انکار ہے جس میں شریعت جدیدہ ہو اور ان معنوں میں از روئے قرآن صاحب شریعت ہمارے سامنے صرف حضرت موسیٰ اور حضرت محمد ﷺ دو ہی رسول ہیں جو صاحب کتاب یعنی صاحب الشریعت کہلا سکتے ہیں۔ اور اس کے ماسوا باقی جس قدر رسول اور نبی امت موسویہ میں ہو گذرے ہیں اور یا حضرت احمد (مرزا قادیانی) امت محمدیہ میں، یہ سب کتاب الشریعت والے نبی نہ تھے مگر جہاں صرف ان کے مجموعہ الہامات ووحی سے کتاب مراد ہو گی تو وہاں ہم کسی نبی اور رسول کو بلا کتاب نبی اور رسول نہیں کہتے نہ حضرت مسیح ناصری کو اور نہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کو یہ سب صاحب کتاب تھے یعنی صاحب کتاب المبشرات و المنذرات

سوال۔ اگر سوال ہو کہ کیا حضرت مسیح موعود بھی صاحب کتاب نبی ہیں:

جواب۔ تو سائل سے دریافت کر لیا جائے کہ کتاب سے اس کی کیا مراد ہے آیا شریعت جدیدہ مراد لیتا ہے۔ پس اگر اس کا مطلب یہی ہے تو صاف الفاظ میں حضرت مسیح موعود کا یہ مصرعہ قصیدہ الہامیہ میں سے سنا دو کہ: من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

اور حضرت مسیح موعود کی وہ تشریح جو ایک غلطی کا ازالہ میں آپ نے اس مصرع کی کی ہے ان الفاظ میں بتا دو کہ اسکے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص۲۹۴)۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں نبی اور رسول ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ (ص ۲۶۴)۔ اور بس۔

۲۔ ہاں اگر اس سوال میں کہ کیا حضرت مسیح موعود کتاب لائے ہیں، سائل کی مراد شریعت جدیدہ نہ ہو بلکہ مبشرات اور منذرات کا مجموعہ ہو تو کہہ دو کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) بے شک صاحب کتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی ہیں اور کتاب البشری پیش کردو۔ کیا حضرت سلیمان ؑ کا دوسطروں کا خط کتاب کہلائے گا اور اس قدر الہامات کثیرہ کا مجموعہ کتاب نہ کہلائے گی۔ بلکہ خود خدا نے اس کو کتاب سے موسوم کیا ہے جیسا کہ الہامات ذیل سے واضح ہے:

یا یحیی خذ الکتاب بقوۃ ، (بشری جلداول۔ص۵۱)۔

کتا ب سجلناہ من عند نا ۔(بشری جلددوم۔ص ۱۷)

ان کنتم فی ریب مما اید نا عبد نا فا توا بکتا ب من مثلہ .

(بشری. جلددو م. ص ۳۸).

یہ میری کتاب ہے اس کو ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی جو میرے خاص خدمت گار ہیں۔

(بشری۔جلددوم۔ص۱۱۲)

حم۔ تلك آ یات الکتا ب المبین ۔ (بشری جلددوم۔ص۱۲۹)

نتیجہ یہ نکلا کہ قاضی محمد یوسف احمدی پشاوری کی تحقیقات کی رو سے جناب مرزا غلام احمد بے شک صاحب کتاب ہی ہیں اور اس پر لطف یہ ہے کہ اربعین نمبر۴ صفحہ ۶ کی عبارت نقل کرنے کے بعد بطور نتیجہ کے قاضی صاحب نے یہ بھی لکھا ہے:

دیکھو حضرت مسیح موعود نے تجدید کے طور پر نزول احکام شریعت کو ممکن مانا ہے پھر اپنی وحی میں ان کو تسلیم کیا ہے اور اس طرح سے اپنے آپ کو صاحب شریعت نبی بھی مانا ہے۔

(النبوۃ فی القرآن۔ص۴۷ کا حاشیہ)۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۲۴ ذی قعدہ ۱۳۴۵ھ ص۳۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائی خنزیر بھاگ نکلا۔ پکڑا نہ گیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے عام طور پر لکھا ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی بابت جو حدیثوں میں آیا ہے کہ خنزیروں کو قتل کریں گے ان خنزیروں سے مراد پادری لوگ ہیں۔ میرے دم تحریر سے یہ لوگ قتل ہو رہے ہیں۔

ان پادریوں میں ایک جوان پادری عبدالحق ہیں جو بطور فخر کہا کرتے ہیں کہ میں اتنا بڑا خنزیر زندہ ہوں تو مرزا صاحب قادیانی کا دعوی کیسے سچا ہو سکتا ہے۔

۱۸ مئی کو قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں جو ہمارا عیسائیوں سے مباحثہ تھا ایک وقت دونوں پادری صاحبان ہمارے ڈیرہ پر آئے۔ اثناء گفتگو میں یہ ذکر بھی چل پڑا پادری عبدالحق تو چونکہ عام طور پر یہ کہا کرتے ہیں کہ میں اتنا موٹا خنزیر زندہ ہوں اور احمدیوں کو للکارتا ہوں۔ مجھے مارنے کی بجائے مجھ سے کیوں بھاگتے ہیں۔ مجلس مذکور میں ایسی باتیں خوش طبعی سے ہو رہی تھیں۔ ایک احمدی بھی چپکے بیٹھے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس مباحثہ کے بعد ہم سے بھی مناظرہ کر لو۔ عبدالحق نے منظور کیا۔ بہت سی گفتگو کے بعد قرار پایا کہ ۲۰ مئی ۱۹۲۷ء کو مباحثہ گوجرانوالہ میں بتفصیل ذیل ہوگا:

۲ بجے دوپہر سے ۴ بجے تک مسیحیت حضرت عیسی پر۔ مدعی پادری، معترض احمدی

۵ بجے سے ۷ بجے تک مسیحیت مرزا قادیانی پر۔ مدعی احمدی، معترض پادری

ہم مباحثہ سے فارغ ہو کر ۴ بجے گوجرانوالہ پہنچے۔ خیال تھا کہ پہلی نشست میں نہیں تو دوسری نشست میں شریک ہوں گے۔ آتے ہی ایک اشتہار مرزائیوں کی طرف سے دیکھا جس میں اسلام اور عیسائی مذہب پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ لکھا تھا۔ وقت ۵ بجے۔ ہم نے کہا یہ تو قرارداد کیخلاف ہے کیونکہ قرارداد میں مباحثہ دونوں مسیحوں (مسیح ناصری اور مسیح قادیانی) پر تھا اور اشتہار میں اسلام اور عیسائیت پر ہے ۔

آخر ہم نے کہا چلو تو سہی جو ہوگا دیکھیں گے۔

ہم جلسہ گاہ میں پہنچے تو مرزائی جماعت کو تو موجود پایا، بلکہ انتظام انہی کا تھا مگر پادری صاحبان خصوصاً پادری عبدالحق کو نہ دیکھا۔ انتظار کر کے جب ان کے آنے سے بالکل مایوسی ہوئی تو ساڑھے ۶ بجے ہم چلے آئے۔

ہم نے سمجھا کہ پادری عبدالحق کہتے تھے کہ مجھے ۲۱ مئی کو میرٹھ ضرور پہنچنا ہے شائد وہ بمبئی میل پر میرٹھ جائیں گے۔ لیکن ہمارے تعجب کی کوئی حد نہ رہی جب ہم خود بمبئی میل پر سوار ہوئے، لیکن نہ اسٹیشن پر، نہ گاڑی میں ان کو دیکھا۔

ہمارا خیال ہے کہ پادری عبدالحق نے جب اشتہار دیکھا ہوگا کہ اسلام اور عیسائیت پر مباحثہ ہے ،تو انہوں نے اس کو بدعہدی سمجھ کر شرکت جلسہ سے انکار کر دیا ہوگا۔ لیکن یہ بھی ہمارا گمان ہے کہ اگر وہ آجاتے اور جلسہ میں قرارداد سناتے ،تو پبلک ان کی تائید میں ہوتی اور مباحثہ ہوتا تو مقررہ مضمون ہی پر ہوتا۔ لیکن وہ ایسے گم ہوئے کہ امید نہ تھی۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ مرزائی جماعت کو ہم اس پر مبارک باد کہیں یا افسوس کریں کیونکہ ان کا شکار ہاتھ سے نکل گیا۔ یہ تو افسوس کا مقام ہے۔

مبارک یہ ہے کہ وہ میدان میں پہنچ گئے مگر مخالف نہ پہنچا۔ ہمیں امید رکھنی چاہیے کہ پادری عبدالحق صاحب اس عدم شرکت کی کوئی وجہ معقول بتائیں گے اور آئندہ کسی تاریخ پر اس کی تلافی بھی کریں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۲۷ء مطابق ۲ ذی الحج ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۱ ص ۳۔۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کفر مرزا: بزبان مرزا

جناب مولانا ابوالنور نور محمدؒ مدرس مدرسہ راج پورہ ریاست پٹیالہ لکھتے ہیں:

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں

ا . و ما کان لی ان ادعی النبوۃ وا خر ج من ا لاسلا م والحق بقو م کا فرین . (حمامۃ البشری۔ص ۷۹) یعنی مجھ کو کیا ہوا ہے کہ میں دعوی نبوت کا کر کے خارج از اسلام اور کافروں میں شامل ہوں۔

۲۔ اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ (قول مرزا قادیانی از دین الحق مصنفہ منشی قاسم علی احمدی)

۳۔ غرض ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعوی کرے اور آنحضرت ﷺ کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہے تو وہ ملحد بے دین ہے۔ (انجام آتھم۔ص ۷۲ منقولہ از دین الحق)

نوٹ: الغرض مرزا صاحب قادیانی (و مرزائی امت) کا خود اقرار ہے کہ میں نبوت تشریعیہ و شریعت جدیدہ کے مدعی کو کافر و کاذب جانتا ہوں اور اگر میں بھی نبوت تشریعیہ و شریعت جدیدہ کا مدعی ہوں گا تو بے شک کافر و کاذب ہوں گا۔ اس لئے ناظرین مرزا غلام احمد صاحب کی ذیل کی تحریر غور سے ملاحظہ فرمائیں۔

ا۔ اور اگر کہو کہ صاحب الشریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا نہ ہر ایک مفتری، تو اول تو یہ دعوی بے دلیل ہے۔ خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شریعت کیا چیز ہے۔جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے قانون مقرر کیا، وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔، پس اس تعریف کی رو سے ہی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔مثلاً یہ الہام

قل للمو منين يغضوا من ابصا ر هم و يحفظوا فرو جهم ذلك ازكى لهم

یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔(اربعین ۴۔حاشیہ ص ۶)

۲۔چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی، اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے، اس لئے خدا تعالی نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوئی فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا

(حاشیہ ص ۶۔اربعین نمبر ۴)

مرزا قادیانی مرزائیوں کی نظر میں کون ہیں

ظہیر الدین اروپی مع اپنے گروہ کے مرزا صاحب کو نبی مستقل رسول حقیقی صاحب الشریعت و کتاب مانتے ہیں بلکہ کلمہ طیبہ کے ساتھ لا الـه ا لا الله ا حمد جر ى الله کے قائل اور قادیانی مسجد اقصی اور قادیان کو قبلہ عبادت جانتے ہیں اور دوسرے پر ترجیح دیتے ہیں (المبارک وغیرہ)

اور مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مع اپنے گروہ کے اگرچہ دبی زبان وظلی و بروزی کی آڑ میں مرزا صاحب قادیانی کو نبی تشریعی ہی مانتے ہیں، مگر قدرت اپنے دست تصرف سے کھلم کھلا دل کی بات ظاہر کرا دیتی ہے۔سنو!

۱۔اور تیسری یہی بات بھی موجود ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کا نام نبی رکھا پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔

(حقیقۃ النبوۃ۔ص ۱۷۴۔از عقائد محمودیہ۔ ص ۲۵)

۲۔تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالی نے پھر محمد صلعم کو اتارا تا اپنے وعدہ کو پورا کرے۔ (کلمۃ الفصل۔ ص ۱۰۵۔عقائد محمودیہ۔ص ۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔
(کلمۃ الفصل۔ص ۱۵۸۔عقائد محمودیہ۔ص ۱۶)

۴۔محکم کیا ہے حضرت مسیح موعود نبی ہیں بلحاظ نفس نبوت یقیناً ایسے جیسے ہمارے آقا سیدنا محمد مصطفیٰ ۔ (الفضل قادیان ۴۔۶۔اپریل ۱۹۱۴ء ص ۸)

۵۔خدا تعالی نے صاف لفظوں میں آپ کا نام نبی اور رسول رکھا اور کہیں بروزی وظلی نبی نہ کہا۔ پس ہم خدا کے حکم کو مقدم کریں گے اور آپکی تحریریں جن میں انکساری اور فروتنی کا غلبہ ہے اور جو نبیوں کی شان ہے اس کو ان الہامات کے ماتحت کریں گے (الحکم قادیان ۲۱۔اپریل ۱۹۱۴ء ہینڈ بل ص ۳)

۶۔نیز مسیح موعود کو احمد نبی اللہ نہ تسلیم کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا یا امتی گروہ سمجھنا گویا آنحضرت ﷺ کو جو سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں امتی قرار دینا اور امتیوں میں داخل کرنا جو کفر عظیم اور کفر بعد کفر ہے ۔ (الفضل ۲۹ جون ۱۹۱۵ء ص ۷، زیر عنوان احمد نبی اللہ)

۷۔ہم جیسے خدا تعالی کی دوسری وحیوں میں حضرت اسماعیل حضرت عیسی حضرت ادریس کو نبی پڑھتے ہیں، ایسے ہی خدا کی آخری وحی میں مسیح موعود کو بھی یا نبی اللہ کے خطاب سے مخاطب دیکھتے ہیں۔اور اس نبی کے ساتھ کوئی لغوی یا ظلی یا جزوی ء کا لفظ نہیں پڑھتے کہ اپنے آپ کو خود بخود ایک مجرم فرض کر کے اپنی بریت کرنے لگ جائیں۔ بلکہ جیسے اور نبیوں کی نبوت کا ثبوت ہم دیتے ہیں ایسا ہی بلکہ اس سے بڑھ کر کیونکہ ہم چشم دید گواہ ہیں مسیح موعود کی نبوت کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ (الفضل ۲۶ نومبر ۱۹۱۳ء۔ص ۸۔ ہینڈ بل۔ص ۲)

ناظرین! ایک اور طرح سے مرزا صاحب کے دعوی نبوت تشریعیہ کا ثبوت سنئے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعوی کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالی کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں گو وہ کیسی ہی جناب الہی میں اعلی شان رکھتے ہیں اور خلعت مکالمہ الہیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے سرفراز ہوں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔ (تریاق القلوب حاشیہ ص ۱۳۰)

منکر نبوت مرزا کافر ہے:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

۱۔ کفر دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارہ میں خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے، کافر ہے۔

اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں

(حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۷۹)

۲۔ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے ۔ (انجام آتھم۔ ص ۶۲)

۳۔ بہر حال جب کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔

(نہج المصلی جلد اول۔ ص ۳۰۸ منقول از تشحیذ الاذہان۔ ج ۶ ص ۱۳۵)

۴۔ اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیوں کر ہو سکتا ہے

(حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۶۴)

خلیفہ ثانی قادیانی کا بیان

۱: جو حضرت صاحب کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔ (تشحیذ الاذہان۔ ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۴۰)

۲۔ آپ (مرزا قادیانی) نے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔ (تشحیذ الاذہان۔ ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۲۰ بابت اپریل ۱۹۱۱ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳، ہمارا ایمان ہے کہ جیسے اور انبیاء کے منکرین اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے بعید کئے جاتے ہیں آپ کے (یعنی مرزا قادیانی) کے منکرین کا بھی یہی حال ہے۔ (تشحیذ الاذہان۔ج۶ نمبر۴ص۱۳۱)

نوٹ: الحاصل نبی اور امت دونوں کا صاف اقرار ہے کہ مرزا صاحب کی نبوت میں الہاماً و وحیاً ظلی و بروزی کی کوئی قید نہیں ہے اس وجہ سے آپ نبی حقیقی و تشریعی ہیں جیسے حضرت عیسیٰ و موسیٰ وغیرھما ہیں۔ اور نہ آپ امتی ہیں بلکہ آپ کو امتی کہنا کفر ہے۔

علی ہذا القیاس چونکہ مرزا جی کی وحی میں اوامر و نواہی و ضروری احکام کی تجدید موجود ہے، اور نیز بقول مرزا صاحب انبیاء تشریعیہ و حقیقی ہی کے منکرین کافر ہوتے ہیں اور خود مرزا صاحب قادیانی اور آپ کی امت نے تمام اہل اسلام کی جو منکر نبوت مرزا ہیں تکفیر و تفسیق کی ہے اس لئے مرزا صاحب قادیانی بقول خود نبوت تشریعیہ اور صاحب الشریعت کے مدعی ہوئے۔

مرزائیو! اب تم ہی انصاف سے بتلاؤ کہ مرزا غلام احمد اپنے اس فرمان وما کان لی ان ادعی النبوۃ وا خرج عن الاسلا م و الحق بقوم کا فر ین۔ کے رو سے کون ہوئے؟ کیونکہ:

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

مگر احمدی دوستو، اس قدر ضرور عرض کروں گا کہ

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۲۷ء مطابق ۲ ذی الحج ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۱ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوی نبوت مرزا

جناب حکیم عبدالرحمٰن خلیل قریشیؒ ،نظام آباد ضلع گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں:

تھوڑے دن ہوئے کہ وزیرآباد میں مرزائی جماعت کی لاہوری پارٹی کے رکن مولوی صدردین صاحب تشریف لائے۔آپ نے رات کو لیکچر دیا اوراس میں رسول اللہ ﷺ کے واقعات وحالات زندگی بیان فرما کر مسلمانوں کی باہمی اتفاق واتحاد کی نصیحت فرمائی۔آپ نے لیکچر کے اخیر میں اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے یوں فرمایا:

ہم محمد رسو ل اللہ ﷺ کو آخرالزمان نبی مانتے ہیں اور یہ ایک حدیث بھی پڑھ کر اپنے دعوی کی توثیق کی انا محمد وانا ا حمد و انا الما حی الذی یمحوا اللہ بی الکفر و انا الحا شر الذی یحشر الناس علی قد می و انا العا قب و العاقب الذی لیس بعدہ نبی (متفق علیہ) آپ چونکہ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے اگر کوئی شخص آپ کے بعد نبوت کا دعوی کرتا ہے تو ہم اسے کافر قرار دیتے ہیں ۔،

سامعین میں سے چند حضرات نے پوچھا: پھر مرزا نے نبوت کا دعوی کیوں کیا؟

آپ نے پھر اپنے پہلے الفاظ کو دہرایا کہ،اگر کوئی شخص آنحضور خاتم الانبیاء کے بعد نبوت یا رسالت کا دعوی کرتا ہے تو وہ کافر ہے۔

اور مرزا صاحب کو تو ہم مجدد مانتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ہر صدی کے بعد ایک مجدد دین ہوا کرے گا جو دین کی تمام بگڑی ہوئی باتوں کو از سر نو درست کرے گا۔وغیرہ

مولوی صدردین صاحب لاہوری کے الفاظ کو سامنے رکھ کر ہم ان سے چند سوالات عرض کرنے کرنے کی جرأت کرتے ہیں امید ہے کہ آنجناب تسلی بخش جواب سے سرفراز فرمائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کے ارشاد کے خلاف مرزا صاحب قادیانی نے دعوی نبوت کیا اور بڑے زور شور سے کیا:

۱۔اس کے نام محمد واحمد سے مسمی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔ (ملاحظہ فرمائیں حقیقۃ النبوۃ۔ص۲۶۵)

۲۔اور اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راست باز مقدس نبی گذر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں انکے نمونے ظاہر کئے جائیں۔سو وہ میں ہوں۔اسی طرح خدا نے میرا نام ذوالقرنین بھی رکھا کیونکہ خدا تعالی کی میری نسبت یہ وحی مقدس کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء جس کے معنی ہیں کہ خدا کا رسول تمام نبیوں کے پیرایوں میں۔ (براہین احمدیہ جلد پنجم ص۹۰)

۳۔نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے، وہ ان میں پائی نہیں جاتی۔

(حقیقۃ الوحی۔ص۳۹۱)

۴۔خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔

(دافع البلاء۔ص۱۵)

۵۔تذکرۃ الشہادتین فارسی صفحہ ۴۶ ورسالہ ریویو آف ریلی جنز نومبر دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴۴۱ میں مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

ایک وحی میں خدا تعالی نے مجھے مخاطب کر کے یوں فرمایا

یاا حمد جعلت مرسلاً یعنی اے احمد تو مرسل بنایا گیا۔

یہ ایسے دعاوی ہیں جن میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو نبی، مرسل رسول وغیرہ ہونے کا علی الاعلان دعوی کیا۔یہ ان بے شمار اعلانات نبوت اور دعاوی رسالت میں سے چند بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کئے جاتے ہیں۔

یا تو مولوی صدرالدین صاحب موصوف، مرزا صاحب کے ان دعاوی سے بے خبر ہیں اور محض حسن ظنی رکھتے ہوئے آنجہانی کو مجدد اور مصلح اعظم کا خطاب دے رہے ہیں اور یا یہی آپ کا تجاہل، عارفانہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحب نے مرزا قادیانی کی مجددیت کا ایک اور ثبوت بھی پیش کیا وہ یہ کہ انہوں نے مخالفین اسلام کے مقابلہ میں بے شمار کتابیں اور رسائل لکھے۔

جناب من! اگر مجددیت کیلئے یہی شرف ہے تو پھر آپ ہی انصاف فرمائیے کہ کیا جناب سردار اہل حدیث (مولانا ثناءاللہ) کی تصنیفات مخالفین اسلام کے مقابلہ میں کچھ کم ہیں۔ بلکہ اس معاملہ میں جو حقیقی اور ٹھوس خدمت اسلام سردار اہل حدیث نے کی ہے، اس کی مثال ہندوستان بھر میں کم ہے۔ تو کیا اندریں حالات آپ نے کبھی ایسا دعوی کیا؟ یا ان کے نیازمندوں میں سے کسی نے ان کو مجدد کہا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ ایسے خادم اسلام ہیں جیسے دوسرے علماء کرام۔

پس مرزا صاحب قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا اور بڑے زور سے کیا۔ اس کے ثبوت کے لئے ہم نے مرزا صاحب قادیانی کے چند ملفوظات لکھ دیئے۔ اب آپ ہی فرمائیے کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوی کیا یا نہ؟ اور آپ ہی کے مقرر کردہ اصول کے مطابق وہ کیا ہوئے؟ ہم تو وہ لفظ کہنے کی جرأت نہیں کرتے، آپ ہی فرما دیجئے

آپ کی طرف سے تسلی بخش جواب آنے پر ہم آپ سے ایک ایسی بات عرض کرنا چاہتے ہیں جو ہم دونوں کے حق میں مفید ہے اور جس میں حقیقی اور سچی خدمت اسلام مرموز ہے۔ تعصب ضد اور تنگ نظری اور ہٹ دھرمی کو ایک طرف رکھ کر محض سائل کو سمجھانے کے لئے اور یہ مغالطہ دور کرنے کے لئے اس حقیقت پر سے پردہ اٹھائیے۔ جواب مجھ تک بھی پہنچنا چاہیے ۔

منتظر:

عبدالرحمٰن خلیل قریشی منشی فاضل وحکیم حاذق از نظام آباد ضلع گوجرانوالہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۲۷ء مطابق ۲ ذی الحج ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۵۳۱۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اور اقرار معراج جسمانی

گل و گل چین کا گلہ بلبل خوش لہجہ نہ کر
تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

مولانا ابوالنور نور محمد خانؒ مدرس مدرسہ راج پورہ ریاست پٹیالہ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی و اپنی امت کی تمام عمر کی کمائیوں کو کاغذ و سیاہی کی نذر کر کے دفتر کے دفتر سیاہ کر ڈالے۔ لیکن کچھ عجیب بات ہے کہ مقلب القلوب اپنی قدرت سے خود مرزا صاحب قادیانی سے بھی ان مسائل حقہ کی حقانیت و صداقت کا اقرار کرا دیتا ہے۔ یعنی مرزا صاحب کے خیالات کی تردید خود مرزا صاحب کی زبان و قلم سے کرا دی ہے۔ گویا تردید مرزا میں مرزا صاحب قادیانی کو آلہ بنایا۔ خوب

مثلاً آنحضرت ﷺ کے معراج جسمانی کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جہاں بڑے بڑے محالات و مشکلات کے پہاڑ کھڑے کئے، وہاں خود ہی ان تمام محالات کو آلہ قدرت سے پاش پاش کر دیا اور کہا کہ ہاں:

خدا تعالیٰ کی قدرت سے بعید نہیں کہ انسان مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ جائے

(چشمہ معرفت۔ ج۲ ص۲۱۹)

اور جہاں معراج جسمانی کو خلاف نص قرآنی او ترقی فی السماء و لن نؤمن لرقیك ازالہ اوہام جلد۲ میں لکھا وہاں یہ بھی تحریر کیا کہ:

۱۔ باوجودیکہ کہ آنحضرت ﷺ کے معراج جسمی کے بارہ میں کہ وہ جسم سمیت شب معراج میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے تقریباً تمام صحابہ کا یہی اعتقاد تھا۔ (ثم قال بعد سطور) لیکن پھر بھی حضرت عائشہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتیں اور کہتی ہیں کہ رؤیائے صالحہ تھی۔ (ازالہ اوہام)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اور مولوی صاحب کو معلوم ہوگا کہ خلاف اجماع صحابہ حضرت عائشہ جناب رسول اللہ کے معراج کے دونوں ٹکڑوں کی نسبت یہی رائے ظاہر کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جسم کے ساتھ نہ بیت المقدس میں گئے نہ آسمان پر بلکہ وہ ایک رؤیائے صالحہ تھی۔ (ازالہ اوہام۔ کلاں، جلد اص ۱۲۱)

۳۔ بلکہ خود آنحضرت ﷺ اپنا چشم دید ماجرا بیان فرماتے ہیں کہ مجھے دوزخ دکھلایا گیا تو میں نے اکثر اس میں عورتیں دیکھیں۔ (ازالہ اوہام۔ ج اص ۱۴۶)

احمدی دوستو! سچ بتلاؤ کہ اب بھی تم کو حضور ﷺ کے معراج جسمانی میں شک ہے؟ ہونا تو نہ چاہیے کیونکہ اب تو تمہارا پیر و مرشد صاف معراج جسمانی کا اقرار کر رہا ہے۔

ناظرین کرام! میری حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی جب ایک طرف میں مرزا صاحب کے اتنے لمبے لمبے وچوڑے چوڑے دعاوی کو دیکھتا ہوں اور دوسری طرف آپ کی تحقیقات کا یہ عالم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ کے اس قول ما فقدت جسد رسو ل الله ﷺ کو اپنے خیال کا سنگ بنیاد رکھ لیا لیکن نہ تو مرزا جی کو اور نہ آپ کی امت کو اس امر کی توفیق نصیب ہوئی کہ دیکھتے آیا یہ قول حضرت عائشہ تک متصل اور صحیح بھی ہے یا نہیں

مرزائی دوستو! مرزا قادیانی تو قبل از وقت تشریف لے گئے اس لئے آپ لوگوں کی خدمت میں حضرت عائشہ ؓ کا مذہب و اس قول کی عدم صحت پیش کی جاتی ہے۔ سنو

و حديثها هذا ليس بالثا بت عنها لما فى متنه من الحلة النادحة و فى سنده من انقطاع و را وٍ مجهو لٍ وقا ل ابن دحية فى التنو ير انه حد يث مو ضوع عليها وقا ل فى معراجه الصغير قا ل امام الشا فعية ابوالعباس بن سر يج هذا حد يث لا يصح وانها و ضع رداً للحد يث الصحيح و قا ل التفتازا نى فى الجوا ب على تقدير الصحة اى ما فقد جسد عن الرو ح بل كا ن مع رو حه و كا ن المعرا ج للجسد والرو ح جميعا . (زرقانی شرح مواہب جلد ۶ ص ۴ مقصد خامس)

(یعنی یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے ثابت نہیں کیونکہ یہ محلول المتن والسند ہے اور اس کی سند منقطع و ایک راوی مجہول ہے اور ابن وحیہ نے تنویر میں کہا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور معراج صغیر میں کہا ہے کہ امام الشافعیہ ابوالعباس بن سریج یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح نہیں بلکہ معراج جسمانی کی تردید میں وضع کی گئی ہے اور علامہ تفتازانی بتقدیر صحت حدیث عائشہ یہ فرماتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ آپ کا جسم مبارک روح سے الگ نہیں ہوا بلکہ جسم روح کے ساتھ رہا اور جسم اور روح دونوں کے ساتھ معراج ہوئی)

اور حضرت عائشہ ؓ کا مذہب سنو

بل الذی یدل علیه صحیح قو لها انه لجسده الشر یف لانکارها ر و یة ربه لروية عين و لو كا نت عند ها منا ماً لم تنكره (زرقانی شرح مواہب۔ج۶ص۴)

(یعنی عائشہ کا قول صحیح و مذہب یہ ہے کہ حضور ﷺ کو معراج جسمانی ہوئی کیونکہ وہ رؤیت بصری کی منکر تھیں اور اگر انکا مذہب معراج روحانی کا ہوتا تو رؤیت بصری سے انکار نہ کرتیں)

احمدی دوستو! کہو کچھ خیال میں آیا کہ نہیں۔ سوچو اور سمجھو۔ اس لئے میں تم سے غیر متوقع انصاف کا امیدوار ہوں۔

تمہیں کر تے ہیں قا ئل یاخطا میری بتا تے ہیں
مجھے بھی د یکھنی ہے منصفی انصاف والوں کی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جون ۱۹۲۷ء مطابق ۹ ذی الحج ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۲ ص ۸۔۹)

.....

وحی مرزا کی نوعیت۔۲

جناب بابو حبیب اللہ صاحب ؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

۱۳۔ بشری جلد دوم صفحہ ۴۷ پر مرزا صاحب قادیانی کا کہنا ہے:

نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا (آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں۔ اور یہ بھی پختہ یاد نہیں کہ یہ الہام کس کے متعلق ہے)۔ (بدر ۱۳۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء ص ۱۸۔ جلد ۱ نمبر ۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ بشری جلد دوم صفحہ ۷۶ پر مرزا قادیانی کا الہام ہے:

ینادی مناد من السماء۔ ترجمہ آسمان سے ایک پکارنے والے نے پکارا

(اخبار بدر۔ قادیان ۱۲۔ دسمبر ۱۹۰۲ء)

نوٹ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ایک اور عجیب مبشر فقرہ تھا یاد نہیں۔

۱۵۔ بشری جلد دوم صفحہ ۷۶ پر قادیانی الہام ہے۔

دسمبر ۱۹۰۲ء، انی انا الصاعقة ۔ ترجمہ۔ میں ہی صاعقہ ہوں۔

نوٹ یہ اللہ تعالیٰ کا نیا نام ہے، (بدر قادیان۔ ج ۱ نمبر ۱ ص ۸۶)

۱۶۔ بشری جلد دوم صفحہ ۷۹ پر قادیانی الہام ہے:

اصلی و اصوم و اسهر و انام و اجعل لك انوار القدوم و اعطیتك ما یدوم ان الله مع الذین اتقوا .

ترجمہ: میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا، جاگتا ہوں، اور سوتا ہوں، اور تیرے لئے آپنے آنے کے نور عطا کرونگا اور وہ چیز تجھے دونگا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔ خدا ان کے ساتھ ہے جو تقوی اختیار کرتے ہیں۔

۱۷۔ بشری جلد دوم صفحہ ۸۲ پر ہے:

۲۷ مئی ۱۹۰۳ء۔ بلا نازل یا حادث یا

(تشریح: فرمایا یہ الفاظ الہام ہوئے ہیں مگر معلوم نہیں کس کی طرف اشارہ ہے یاد نہیں رہا کہ یا کے آگے کیا تھا)۔

۱۸۔ بشری جلد دوم کے صفحہ ۸۲ پر ہے:

۴ جون ۱۹۰۳ء۔ رات کے ۲ یا ۳ بجے۔ سلیم۔ حامد۔ متبشراً ۔

ترجمہ۔ سلامتی والا حمد کرنے والا بشارت دیا گیا۔ تشریح۔ کچھ حصہ الہام کا یاد نہیں رہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹۔بشری جلد دوم دوم صفحہ ۸۴ پر ہے:

یکم ستمبر۔ فیرمین Fair Man ۔ترجمہ معقول آدمی

۲۰۔بشری جلد دوم صفحہ ۹۱ پر ہے۔

۸تا۱۶مئی ۱۹۰۴ء ۔دخت کرام۔شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا۔

۲۱۔بشری جلد دوم صفحہ ۹۴ پر ہے:

ہفتہ مختتمہ ۲۴فروی ۱۹۰۵ء۔خاکسار پیرمنٹ۔کشف نمبر ۱۵۰۔

(الحکم قادیان ج ۹ نمبر ۷ ص ۱۲)

۲۲۔بشری دوم جلد صفحہ ۱۰۱ پر ہے:

۵۔اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔رہا گوسفندان عالی جناب

۲۳۔بشری جلد دوم صفحہ ۱۰۷ پر ہے:

ایک دانہ کس کس نے کھایا

۲۴،بشری جلد دوم صفحہ ۱۱۴ پر ہے:

۷مئی ۱۹۰۶ء۔کلیسا کی طاقت کا نسخہ۔(اخبار بدر قادیان۔ج ۲ نمبر ۱۹ ص ۲)

۲۵۔ بشری جلد دوم صفحہ ۱۲۶ پر ہے:

۱۳مارچ ۱۹۰۷ء۔لاہور میں ایک بے شرم ہے۔

۲۶۔حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵۔اور براہین احمدیہ جلد ۵ ص ۹۵ پر ہے:

انما امر ك اذا ارد ت شيئا ان تقول له كن فيكون .

ترجمہ۔تحقیق تیرا ہی حکم ہے جو تو کسی شئے کا ارادہ کرے تو اسے کہہ دیتا ہے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے

۔(اخبار بدر۔قادیان۔ج ۴ نمبر ۷ ص ۲)

۲۷۔ اخبار بدر ۶ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۵ پر ہے :

فرمایا صبح کو ایک الہام ہوا تھا میرا ارادہ ہوا کہ لکھ لوں پھر حافظہ پر بھروسہ کر کے نہ لکھا آخر وہ ایسا بھولا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ ہر چند یاد کیا مطلق یاد نہ آیا۔

۲۸۔اخبار بدر ۲۵ جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۴ پر ہے:

ایسوسی ایشن

۲۹۔بشری جلد دوم صفحہ ۱۴۰ پر ہے:

کبھی معدے کے خلل سے بھی ورم ہو جاتی ہے۔(بدر۔ج ۷ نمبر ۱۳ ص ۲)

۳۰۔بشری جلد دوم صفحہ ۵۶ پر ہے:

آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جون ۱۹۲۷ء مطابق ۱۶ ذی الحج ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۳ ص ۵۔۶)

.....

کیا بہاء اللہ نے خدا ہونے کا دعوی نہیں کیا؟

حافظ سلیم احمد، احمدی اٹاوی نے لکھا ہے:

۲۹۔اپریل کے اہل حدیث میں ایک مضمون شیخ بہاء اللہ اور مرزا نبی اللہ، کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس میں راقم مضمون ہداہ اللہ لکھتے ہیں کسی شخص کا حق نہیں کہ وہ بہاء اللہ کو مدعی الوہیت کہے ۔

اس کے متعلق چند اقوال خود بہاء اللہ اور اس کی جماعت کے نقل کئے جاتے ہیں ملاحظہ ہوں:

بہاء اللہ اپنی کتاب مبین صفحہ ۲۸۶ میں لکھتے ہیں:

لا اله ا لا انا المسجو ن الفريد

(کہ کوئی خدا نہیں مگر میں اکیلا (بہاء اللہ) جو قید میں ہوں)

پھر بہاء اللہ کہتے ہیں:

و ما دو نی قد خلق با مری . (الواح مبارکہ. ص ۲۱۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں بہاءاللہ تمام مخلوقات کے خالق بن رہے ہیں۔شاید کوئی کہہ دے کہ یہ خدا فرما رہا ہے لیکن صفحہ ۲۱۶ پر اس سے پہلے یہ جملہ ہے:

و ردّ علینا من الذین خلقوا با مر من عند نا

(کہ ہم پر مصائب ان کی طرف سے بھی وارد ہوئے ہیں جو ہمارے حکم سے پیدا کئے گئے ہیں)

بہاءاللہ اپنی کتاب اقدس کے صفحہ ۲۲۵ پر لکھتے ہیں:

الذین ینطق فی السجن ا لاعظم انه لخا لق ا لا شیاء و موجدها حمل البلا یا لا حیاء العا لم و انه لهوا لاسم ا لا عظم الذی کا ن مکنوناً فی از ل ا لآ زا ل

(کہ وہ جو عکہ کے بڑے قید خانہ میں بولتا ہے وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ان کا ایجاد کرنے والا ہے اس نے مصائب کو دنیا کے زندہ کرنے کے لئے اپنے اوپر اٹھایا ہے اور وہ اسم اعظم ہے جو ہمیشہ ہمیش سے مخفی تھا)

بہاءاللہ اپنے ایک مرید کو خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں

یا اکبر یذ کرك مالك القدر فی حین احا طه ا لاحزان من الذین کفروا بالر حما ن (اے اکبر تجھ کو قضاوقدر کا مالک ایسے وقت میں یاد کرتا ہے جبکہ اس کو غموں نے گھیرا ہوا ہے)

کتاب مبین کے صفحہ ۳۳۳ میں ہے:

هذا کتاب نزل بالحق من لدن عزیز حکیم ینطق با نی انا المسجو ن فی هذا السجن العظیم (یہ کتاب اتاری گئی ہے عزیز حکیم کی طرف سے جو کہتا ہے کہ میں عکہ کے قید خانے میں قید ہوں)

بہاءاللہ اپنی کتاب اقتداء کے صفحہ ۳۶ پر لکھتا ہے:

کذ لك نطق القلم اذ کا ن مالك القدم فی سجنه ا لا عظم بما اکتسبت ایدی الظا لمین

(قلم اعلی نے اسی طرح نطق فرمایا جس وقت مخلوق کا قدیمی مالک ظالموں کی شرارت سے قید خانہ میں پڑا ہوا تھا)

کتاب اقدس کے صفحہ ۲۴۰ پر بہاءاللہ لکھتا ہے:

والکتا ب الذی یقول قد جاء منز لی

(کتاب بیان پکار کر کہہ رہی ہے کہ میرا اتارنے والا آ گیا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہاءاللہ اپنے مرید کو کہتا ہے:

یا عیسی افر ح بما یذ کر ک ما لك العرش والثری

(اے عیسی خوش ہو کہ تجھ کو قید خانہ میں مالک العرش والثری یاد کرتا ہے)

پھر بہاءاللہ اپنی کتاب مبین کے صفحہ ۳۲۰ میں لکھتے ہیں:

کذ لك یامرك الر حمن اذ کا ن با یدی الظا لمین مسجو ناً

(یعنی بہاءاللہ (جو ظالموں کے ہاتھ میں قید ہوا ہے تم کو یوں حکم دیتا ہے)

اس عبارت میں بہاءاللہ نے اپنے رحمٰن ہونے کا ادعا کیا ہے اور بتایا ہے کہ رحمٰن قید میں ہے۔ پھر لکھتا ہے:

کذ لك امر ك ر بك اذ کان مسجو نا فی ا خر ب البلاد۔

(دیکھو مبین ص ۳۴۵)۔ (تمہارے رب نے سب سے خراب شہر (عکہ) میں قید ہونے کی حالت میں تم کو یہ حکم دیا ہے)

پھر بہاءاللہ ایک جگہ اپنے ایک مرید کو حکم دیتا ہوا لکھتا ہے

قل لك الحمد یا مبدع ا لا کوا ن بما ذکر تنی فی السجن اذ کنت بین ایدی الفجا ر (کتا ب مبین ص ۳۴۷.) (کہ تو یہ کہو کہ اے کائنات کے پیدا کرنے والے رب رحمٰن تیری حمد ہو کہ تو نے مجھ کو ایسے حال میں یاد کیا جب کہ تو ظالموں کی قید میں تھا)

اسی کتاب مبین کے صفحہ ۱۹۰ پر بہاءاللہ لکھتا ہے:

اقتدوا بر بکم ا لا علی ا لا بھی انه فی الشدة و البلا ء

(کہ تم اپنے برتر صاحب الجمال رب کی اقتداء کرو جو مصیبت اور بڑی تکلیف میں ہے)

اسی کتاب مبین کے صفحہ ۲۹۷ پر ہے:

اقتدوا بر بکم الر حمن انه فی البلیة الکبری یدعو ا الناس بالحق (کہ تم اپنے رحمٰن رب کی پیروی کرو جو بڑی مصیبت کی حالت میں لوگوں کو اپنے سچے راستے کی طرف بلاتا ہے)

ایک اور حوالہ ملاحظہ ہو۔ اقتداء کے صفحہ ۱۱۴ پر بہاءاللہ اپنی نسبت لکھتا ہے:

اذا یراہ ا حد فی الظاھر یجدہ علی ھیکل الا نسا ن بین ایدی اھل الطغیان و اذا یتفکر ا لا نسا ن فی البا طن یراہ مھیمنا علی من فی السما وا ت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والارضیـــن (کہ بہاءاللہ کو دیکھنے والا شخص ظاہر میں تو اس کو انسانی شکل میں دیکھتا ہے لیکن جب کوئی شخص اس کے باطن پر غور کرتا ہے تو اس کو آسمان وزمین کی کل مخلوق کا نگہبان ومحافظ پاتا ہے)

ایک بہائی شاعر دیوان نوش صفحہ ۹۳ پر کہتا ہے

رخ سوئے تو آوردم اے مالک جاں ابہی
زاں روکہ در عالم معبودی و سلطانی

بہاءاللہ کی قبر پر سجدہ کیا جاتا ہے چنانچہ بهجة الصدور صفحہ ۲۵۸ پر مرزا حیدر علی اصفہانی بہائی لکھتا ہے:

زائرین زیارت وطواف وتقبیل وسجدہ عتبہ مقدسہ اش نمودہ ونمایندہ اند۔

(کہ بہاءاللہ کے مقدس آستانہ پر زیارت کرنے والے لوگ سجدہ کرتے اور بوسہ دیتے اور طواف کرتے تھے اور اب بھی ایسا ہی کیا جاتا ہے)

بہائیوں کا خلیفہ عبدالبہاء جب سفر یورپ سے واپس آیا تو سب سے پہلے جو کام کیا وہ یہ تھا

جبین مبین رابر تراب آستان مقدس سودند۔ (بدائع الآثار جلد ۲ ص ۳۷۳)

(کہ عبدالبہاء نے علی محمد باب کی قبر پر جا کر ماتھا رگڑا)۔ باقی پھر۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جون ۱۹۲۷ء مطابق ۲۳ ذی الحج ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۴ ص ۷۔۸)

.....

مرزا صاحب کی نبوت کا پول

جناب محمد فیض اللہ کلرک ار۔بی۔ریلوے لاہور لکھتے ہیں:

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسیٰ سے سوا ہو
جب جانیں کہ درد دل عاشق کی دوا ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! مرزا غلام احمد قادیانی کسی تعارف کے محتاج نہیں۔آپ کے دعوی نبوت سے متاثر ہو کر ہمارے بہت سے اسلامی بھائی گمراہ ہو گئے ہیں اور ایک نئے فرقہ کی شکل میں الگ ہو کر دوسرے مسلمانوں سے برسر پیکار ہیں اور اسلام میں مزید تفریق کا باعث بن رہے ہیں۔

اس نئے تفرقہ کو مٹانے کے لئے بہت سے بزرگان دین نے مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کے مختلف پہلوؤں پر اپنے اپنے انداز میں بحث کی ہے اور ان بھائیوں کو راہ راست کی طرف مدعو کیا ہے۔

راقم بھی اسی نیت سے قادیانی نبوت کی بطالت کا ایک نہایت آسان ثبوت پیش کرتا ہے اگر احمدی دوستوں کی آنکھوں پر تعصب کا غلبہ نہیں ہے تو امید ہے وہ اپنی غلطی پر متنبہ ہو جائیں گے۔پس سنیئے:

کسی نبی کا مبعوث ہونا محض نبوت ہی تسلیم کرانے کے لئے نہیں ہوتا بلکہ قوم کے نقائص دور کر کے صلاح کرنا ہوتا ہے چنانچہ مرزا صاحب قادیانی کو بھی یہ تسلیم ہے اور اسی لئے انہوں نے بھی اپنا مشن اصلاح قوم ہی بتایا ہے۔

آپ اس مشن کو ذہن میں رکھ کر ہدایت یافتہ قادیانی امت اور دوسرے مسلمانوں کا مقابلہ کر کے دیکھ لیں کہ اول الذکر جماعت نے مرزا صاحب کے اتباع میں کون سی ہدایت پائی ہے اور دوسرے مسلمانوں پر کس قدر فوقیت اور خوبیاں حاصل کی ہیں پھر فیصلہ آسان ہے۔

کیا سوائے اقرار و انکار نبوت کے اور کوئی فرق بھی نظر آتا ہے؟ بالکل نہیں۔دونوں جماعتیں جماعتی اور انفرادی حیثیت سے ایک ہی لیول پر ہیں جو کمزوریاں ایک فریق (مسلمان) میں ہیں، وہی دوسری (قایانی) میں بھی بعینہ موجود ہیں۔اتنے بڑے دعوی اور اس کارگذاری کو دیکھ کر تو بیساختہ منہ سے نکل جاتا ہے۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

پس اس (اصلاح قوم کے) نقطہ نگاہ سے تو ہم مرزا صاحب کو اپنے دعوی میں بالکل فیل پاتے ہیں اور جب اپنے دعوی کردہ مشن ہی میں فیل ہیں تو پھر نبی کیسے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدی دوستو! اگر مرزا صاحب واقعی سچے نبی تھے تو بتاؤ ان کے اتباع میں آپ نے کون سے مزیت حاصل کی جس سے دوسرے مسلمان محروم ہیں۔ کیا وہی معاملہ تو نہیں کہ:

تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جولائی ۱۹۲۷ء جلد ۲۴ نمبر ۳۵ ص ۵)

.....

خدا کی قدرت کے نشان اور میرزائے قادیان

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

جب کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات (یعنی رفع جسمانی) و ممات (یعنی رفع روحانی) کے مسئلہ پر علماء احمدیہ سے تحریراً یا تقریراً تبادلہ خیالات کا موقع ملتا ہے تو احمدی جماعت کی طرف سے ایک یہ بھی اعتراض پیش ہوا کرتا ہے کہ،

قانون قدرت بھی آسمان پر جانے سے قطعی مانع ہے۔، اور یہ کہ، آسمان پر جانا سنت اللہ کے خلاف ہے، (عسل مصفی۔ص ۵۰۵ طبع ۱۹۱۴ء وزیر ہند امرتسر)

اس پر عرض یہ ہے کہ جیسے حضرت عیسیٰ کا بلا باپ پیدا ہونا امور نادرہ سے ہے (الحق ۶۔۱۳ نومبر ۱۹۱۴ء ص ۳)، ایسے ہی حضرت مسیح کا رفع جسمانی بھی امور نادرہ میں سے ہے واقعات نادرہ کا قانون قدرت کے برخلاف ہونا ان کے وجود اور وقوع کی نفی کی دلیل نہیں واقعات نادرہ بھی کسی قانون کے نیچے ہی آتے ہیں جیسے مسیح کا بلا باپ پیدا ہونا باوجود واقعات نادرہ سے ہونے کے کسی قانون کے ماتحت ہی ہوا ہے نہ خلاف قانون قدرت (الحق۔ ۶۔۱۳ نومبر ۱۹۱۴ء ص ۲)۔

جناب مرزا صاحب قادیانی نے حضرت مسیح کی پیدائش کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ

خدا کی سنت دو طرح پر ہوتی ہے ایک کثرت جیسے عموماً عورت سے دودھ نکلتا ہے مگر بعض اوقات نر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بھی نکلا کرتا ہے ایسے واقعات دنیا میں ہوئے یہ قلیل الوقوع واقعات خارق عادت کہے جاتے ہیں (الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵)

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان ارشاد فرماتے ہیں:

عام قاعدے کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ اس میں کوئی استثنا نہیں ہم لوگ ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ انسان کی پانچ انگلیاں ہوتی ہیں لیکن کئی لوگ ایسے بھی پیدا ہوتے ہیں جن کی چھ انگلیاں ہوتی ہیں یا سات۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم جھوٹ بولتے ہیں قرآن کریم میں انسان کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہر ایک انسان کو ہم نے دو آنکھیں دی ہیں۔، جیسا کہ بیان فرماتا ہے الم نجعل له عينين و لسانا و شفتين و هديناه النجد ين لیکن ہم دیکھتے ہیں بیسیوں آدمی اس قسم کے پیدا ہوتے ہیں جن کی ایک آنکھ ہوتی ہے کئی ایسی کمزور خلق کے بچے پیدا ہوتے ہیں جن کی زبان ہی نہیں ہوتی کئی ایسے پیدا ہوتے ہیں جن کے ہونٹ ہی الگ الگ نہیں ہوتے اور پیدا ہوتے ہی مر جاتے ہیں

چاروں قواعد جو یہاں بیان کئے گئے ان چاروں کے استثنا ہم کو دنیا میں نظر آتے ہیں تو جب قانون بیان کیا جاتا ہے تو اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ استثنا نہیں جب تک کہ اللہ خود نہ بیان کر دے کہ اس میں استثناء نہیں ہے سنت کے خلاف قرار دیں انسان کو اختیار نہیں بلکہ خود خدا بتلاتا ہے کون سی بات سنت کے خلاف ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

انا خلقنا الانسان من نطفة امشا ج نبتليه فجعلناه سميعا بصيرا (۲:۷۶)

حالانکہ کئی انسان ایسے پیدا ہوتے ہیں جو بہرے ہوتے ہیں اور گونگے ہوتے ہیں پس اگر خدا کی سنت سے ایک استثناء ثابت ہو جائے تو عام الفاظ سے اس کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ (ریویو آف ریلی جنز۔ ج ۲۲ نمبر ۷ ص ۱۲۔۱۳)

یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیے کہ کسی خاص حکم کے مقابل میں عام حکم سے استدلال نہیں ہو سکتا دیکھو اللہ فرماتا ہے

انا خلقنا كم من ذكر و انثى ، ۔ خلقكم من نفس وا حدة و خلق منها زو جها و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بث منهما رجالا كثيرا و نساء ا۔

اس قبیل کی اور بہت سی آیات ہیں جن سے پایا جاتا ہے کہ حضرت آدم اور حوا کے بعد جملہ انسان زوجین سے پیدا ہوتے ہیں حالانکہ حضرت عیسی کی نسبت یہ عقیدہ چلا آتا ہے جس کو حضرت مرزا صاحب بھی تسلیم کرتے ہیں کہ وہ بے پدر ہیں اور ان کے لئے بے باپ پیدا ہونے پر جن آیات سے استدلال کیا جاتا ہے وہ خاص ہیں اور ان کے مقابل میں ان عام آیات سے استدلال نہیں ہوسکتا یہ ایک عام اصول قرار دیا گیا ہے کہ ما من عام الا خص منہ البعض ترجمہ: کوئی عام نہیں جو مخصوص البعض نہیں ہوتا ہے۔

(میر مدثر شاہ احمدی کی کتاب ختم نبوت ص ۲۰)

واقعات نادرہ:

ا۔ کتاب سرمہ چشم آریہ صفحہ ۳۹۔۴۰ پر جناب مرزا صاحب لکھتے ہیں:

کچھ تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ مظفر گڈھ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا جب اس کا شہر میں چرچا پھیلا تو میکالف صاحب ڈپٹی کمشنر مظفر گڈھ کو بھی اطلاع ہوئی تو انہوں نے ایک عجیب امر قانون قدرت کے برخلاف سمجھ کر وہ بکرا اپنے روبرو منگوایا چنانچہ وہ بکرا جب ان کے روبرو دوہا گیا تو شائد قریب ڈیڑھ سیر دودھ اس نے دیا اور پھر وہ بکرا بحکم ڈپٹی کمشنر عجائب خانہ لاہور میں بھیجا گیا تب ایک شاعر نے اس پر ایک شعر بھی بنایا اور وہ شعر یوں ہے

مظفر گڈھ جہاں ہے مکالف صاحب عالی
یہاں تک فضل باری ہے کہ بکرا دودھ دیتا ہے

اس کے بعد تین معتبر ثقہ اور معزز آدمی نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے بچشم خود چند مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے بلکہ ایک نے ان میں سے کہا کہ امیر علی نام ایک سید کا لڑکا ہمارے گاؤں میں اپنے باپ کے دودھ سے ہی پرورش پاتا ہے کیوں کہ اس کی ماں مرگئی تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔اخبار بدر۱۲مئی ۱۹۱۰ء صفحہ ۶ پر بحوالہ اخبار مشیر دکن حیدرآباد لکھا ہے:

صوبہ جات متحدہ امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی میں ولیم جیمس سیدین نامی نے لغت طب ہیئت فلسفہ اور ریاضی کی تکمیل کی ہے ایسی عمر میں کہ جب وہ صرف دس اور ایک گیارہ سال کا ہے اس نوعمر عالم کی مختصر سوانح عمری دلچسپی سے خالی نہ ہوگی دو سال کی عمر میں ہجے کر کے صحیح عبارت پڑھنے لگا تھا تین سال میں مضمون نگاری کرتا تھا چوتھے سال میں اس نے ایک قصیدہ لکھا پانچویں سال میں اس نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا جس سے مہینہ کی تاریخ صرف ہفتہ کے دن سے معلوم ہو جا سکے۔ چھٹے برس ماہر علم تشریح ہو گیا ساتویں برس علم ریاضی کی تکمیل کی آٹھویں سال فرانسیسی جرمنی یونانی لاطینی اور انگریزی زبانوں میں اچھی طرح باتیں کرنے لگا نویں سال علم الافلاک میں ماہر ہو گیا گیارھویں سال یعنی ۱۹۰۹ء میں علم ہندسہ کے اندر بعض نئی باتیں ایجاد کیں۔

۳۔اخبار الفضل ۲۵اپریل ۱۹۲۵ء صفحہ ۵ پر لکھا ہے:

اخبار سیاست مورخہ ۱۷۔اپریل ۱۹۲۵ء میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے

امرت سر میں ہاتھی دروازہ کے باہر چند روز سے ایک عجیب الخلقت انسان (میں نے خود اس تین ٹانگوں والے ہندو بچہ کو شہر لاہور بازار انارکلی کے قریب ماہ نومبر موسم سرما ۱۹۲۵ء میں دیکھا۔حبیب اللہ) کی نمائش کی جا رہی ہے جس کی خلاف معمول تین ٹانگیں ہیں نصف حصہ جسم میں اندری ہے اور نصف حصہ میں عورت کی شرم گاہ ہے یعنی یہ مخلوق زنانہ اور مردانہ علامات کا مجموعہ ہے باقی ماندہ اعضائے انسانی بدستور حسب معمول ہیں۔

۴۔اخبار فاروق مورخہ ۶۔۱۳جنوری ۱۹۲۶ء صفحہ ۲ پر لکھا ہے:

لنڈن کے مانچسٹر گارڈین میں ایک عجیب وغریب بچہ کے حالات چھپے ہیں یہ ۱۹۲۲ء میں کرسمس کی رات کو مسٹر جوزف کاہن سکنہ ۴۸ ہائی سٹریٹ گیٹ لندن کے ہاں پیدا ہوا تھا یہ پیدائش کے وقت سے ہی بوڑھا معلوم ہوتا تھا اس کے چہرے پر جھریاں پڑی ہوئی تھیں یہ پیدائش کے دن سے لے کر اب تک کبھی رویا ہی نہیں اب اس نے دانت بھی نہیں نکالے ایک معمر آدمی کی طرح ہر وقت بستر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں خاموش پڑا رہتا ہے اس کا جسم برف کی طرح ٹھنڈا رہتا ہے۔

۵۔الحکم ۱۴ مارچ ۱۹۱۸ء صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے:

حضرت خبیب بن عدی کی باتوں کا عقبہ بن حارث کی بیووی پر خاصا اثر ہوا کہتی تھی کہ میں نے خبیب سے بہتر کسی قیدی کو نہ دیکھا میں نے ان کے ہاتھ میں انگور کا خوشہ دیکھا حالانکہ اس زمانہ میں انگور کی فصل بھی نہ تھی اس کے علاوہ بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ یقیناً خدا کا دیا ہوا رزق تھا جو خزانہ غیب سے ان کو ملتا تھا۔

۶۔بدر ۲۳ مئی ۱۹۱۲ء صفحہ ۵ پر لکھا ہے:

ذیل میں ہم ایک مضمون عجیب الخلقت اشیاء پر سراج الاخبار سے نقل کرتے ہیں جو کہ معجزات کی فلسفی پر ایک گونہ روشنی ڈالتا ہے معجزات بھی قانون قدرت میں داخل ہیں مثلاً کسی شخص کا بے باپ پیدا ہو جانا جیسا کہ حضرت عیسی کا کوئی خلاف قانون الہی بات نہیں ہے ہاں یہ ایک معجزہ ہے تا کہ بنی اسرائیل اور ان کی اولاد کے واسطے مقام عبرت ہو کہ ان کا آخری نبی ان میں سے کسی مرد کا نطفہ نہ ہوا کیونکہ وہ اب اس لائق نہ تھے اور نبوت کا دور بنی اسماعیل میں تبدیل ہونے والا تھا

میرے اللہ کی قدرت سے تعجب کیا ہے
مچھلیاں دشت میں پیدا ہوں ہر ن در یا میں

۱۸۸۵ء کو قصبہ تلیس علاقہ راج گڈھ میں مسمی نذر قلی کے ایک لڑکی پیدا ہوئی جسکا ایک ہاتھ مثل سانپ کے تھا

۱۹۰۵ء کو امرتسر میں ایک ایسا بکرا آیا جس کے دو خصیوں کے درمیان ایک پستان تھا جس میں سے دودھ نکلتا تھا۔

۱۹۰۵ء میں مدراس میں کہیں سے ایک سفید کوا آیا جس کو مبارک سمجھ کر اس کی پرستش شروع ہوئی۔

۱۹۰۶ء کو مغربی افریقہ میں ایک لڑکا دیکھا جس کی دو فٹ لمبی دم تھی یہ آدمیوں کی طرح نہیں بلکہ جانوروں کی طرح چلتا تھا اور یہ نئی بات ہے کہ وہ گوشت نہیں کھاتا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۴ اگست ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک میونسپل کمشنر جالندھر کی بھینس کے ایک بچہ پیدا ہوا جو از خود پیدا نہیں ہوا بلکہ سلوتری ڈاکٹروں کی مدد سے پیٹ چاک کر کے نکالا گیا جس کے دو سر اور ایک دھڑ دو پونچھ اور چھ لاتیں تھیں اور ہر دو سروں اور ہر دو پونچھوں میں کوئی تفاوت نہ تھا بالکل یکساں تھے۔
اوٹکمنڈ میں ایک لڑکے کے دو دل ہیں ڈاکٹر اس کا معائنہ کر چکے ہیں اور اسے نہایت عجیب بات بتاتے ہیں لڑکے کو اس سے ذرہ تکلیف نہیں۔

۱۹۰۷ء کو شہر اوٹاوہ میں ایک عورت کے ہاں ایک عجیب قسم کا بچہ پیدا ہوا جس کے تمام دانت تھے اور آنکھیں ماتھے پر تھیں بچہ ایک ہفتی تک زندہ رہا کثرت سے لوگوں نے دیکھا اس کی آواز بیل کے مشابہ تھی۔
۱۹۰۸ء ہاڑ پور ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک کمہار کے گھر دو لڑکیاں پیدا ہیوئیں جن کی پشت آپس میں ملی ہوئی تھی دوسرا اور چار آنکھیں مگر ٹانگیں دو تھیں۔لڑکیاں پیدا ہوتے ہی بولنے لگیں مگر ان کی زبان کچھ سمجھ میں نہیں آتی تھی۔صرف کلمہ سمجھ میں پڑتا تھا لوگ جوق در جوق انہیں دیکھنے کے لئے آئے تو لڑکیوں نے انبوہ کو دیکھ کر رونا شروع کیا اور ٹھنڈی آہیں بھر کر کچھ کہتی تھیں مگر ایک حرف بھی سمجھ میں نہ آتا تھا اور ایک دن زندہ رہ کر مر گئی جس کی لاش غائب ہوگئی۔
۱۹۰۸ء کو نواب معین الدین خان بہادر جاگیردار حیدرآباد دکن نے حضور نظام الملک کو ایک مرغ نذر گذرانا جس کی تین ٹانگیں تھیں۔
۱۹۰۹ء کو حیدرآباد کے کوتوال نے حضور سرکار نظام کے سامنے ایک لڑکی پیش کی جس کے دو منہ چار ہاتھ چار پاؤں اور چار آنکھیں تھیں۔
۱۹۱۰ء میں دہلی کے ایک مسلمان سوداگر کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جس کی جائے براز، ندارد تھی ڈاکٹروں نے شگاف دیا مگر کامیابی نہ ہوئی۔
ضلع حصار کے موضع گنگا تھانہ ڈلوالی کے ایک چڑی مار نے ایک کوا پکڑا جس کی چار ٹانگیں تھیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاروں ہی پنجے تھے۔
موضع کرم آباد تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ میں ایک زمین دار کے ہاں ایک بکری نے چھ بچے دیئے۔
کالیفورنیا سے ایک شخص بریگیڈ روڈ میسور لکڑی لایا جس کا سر انسانی تھا اور حرکت کرسکتا تھا۔

نیو یارک امریکہ میں ایک شخص کے پاس ایک مرغی ہے جس کے منہ میں دانت ہیں اور اس کی بناوٹ بھی کسی قدر عجیب ہے اس کی چونچ چپٹی بلکہ بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے نیچے منہ کا سوراخ مثل دہن کے ہے جس کے اندر دو مسلسل لڑیاں دانتوں کی ہیں مرغی کی زبان بھی ہے دیگر چوپائے جانوروں کی طرح دانہ وغیرہ چبا کر کھاتی ہے اور پھر نگل جاتی ہے اس کی بدولت اس کے مالک نے نمائش سے خوب روپیہ کمایا ہے۔
۱۹۱۱ء کو الہ آباد میں ایک وکیل کی بکری نے ایسا بچہ دیا کہ جس کا سر انسان کی مانند اور دھڑ بکرے جیسا تھا۔ یہ بچہ تھوڑی دیر زندہ رہ کر مر گیا۔ (بدر قادیان ۲۳ مئی ۱۹۱۲ء ص ۵۔۶)

نتیجہ ان مندرجہ بالا تحریروں کو دیکھ کر میں وہی کہتا ہوں جو جناب مرزا غلام احمد نے ارشاد فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ قدرتوں اور قوانین کا احاطہ اور اندازہ نہیں کیا جا سکتا اچھی طرح یاد رکھو کہ کبھی قانون قدرت پر بھروسہ نہ کرلو امام فخر الدین کا یہ قول بہت معقول ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کو عقل کے پیمانہ سے اندازہ کرنے کا ارادہ کرے گا وہ بیوقوف ہے (کتاب منظور الٰہی۔ ص ۷۶)
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جولائی ۱۹۲۷ء مطابق ۱۵ محرم ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۷ ص ۴۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الدر المکنون فی تفسیر آیۃ
بالآخرۃ ھم یوقنون

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

(قادیانیوں نے جہاں اور جدتیں کی ہیں، ایک جدت یہ بھی کی ہے کہ قادیانی مذہب کی بنیاد کا پہلا پتھر قرآن کی تحریف ہے۔ ان کی ایک ایک تحریف یہ ہے کہ قرآن مجید سے نبوت مرزا کا ثبوت دینے کو آیت بالآخرۃ کے معنی کرتے ہیں پچھلی وحی۔ یعنی مرزا قادیانی کی وحی پر ایمان لاویں۔ اسکے جواب میں مندرجہ ذیل مضمون قابل دید ہے۔ ثناء اللہ امرتسری)

سورہ بقرہ رکوع اول میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

و الذین یو منو ن بما انز ل الیك و ما انز ل من قبلك و بالآ خرۃ ھم یوقنو ن ۔ اولئك علی ھدی من ر بھم و اولئك ھم المفلحو ن ۔ (اور جو لوگ کہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو تجھ پر اتارا گیا اور اس پر جو تجھ سے پہلے اتارا گیا اور قیامت یعنی جزا و سزا کے دن پر یقین رکھتے ہیں، یہ لوگ اس ہدایت پر ہیں جو ان کے رب کی طرف سے ہے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں)

عاشق احمد مدنی: (احمدی کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے) یہ آیت قطعی فیصلہ کرتی ہے کہ کوئی جدید نبی بعد خاتم النبیین کے پیدا نہ ہوگا کیونکہ صاف صاف فرما دیا ہے کہ اے محمد ﷺ جو اس وحی پر جو تم پر اتری، اس پر ایمان لانے والے سیدھے راستے پر ہیں اور وہی لوگ آخرت میں من مانی مراد پائیں گے اگر کوئی جدید نبی بعد آنحضرت ﷺ کے پیدا ہونا ہوتا تو من قبلك کی قید نہ لگائی جاتی۔ پھر یوں فرمایا جاتا :

بما انز ل الیك و ما انز ل من قبلك و من بعدك

(یعنی جو لوگ تیری وحی پر اور تجھ سے پہلے وحی پر اور تجھ سے بعد کی وحی پر ایمان لائیں گے وہی لوگ فلاح پانے والے اور سیدھے راستے پر ہیں)

مگر ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ الحمد سے و الناس تک دیکھ جاؤ من بعد ك کہیں نہیں پاؤ گے سب جگہ من قبلك ہی لکھا ہے۔ (مولوی پیر بخش کے الفاظ مندرجہ رسالہ تائید الاسلام بابت ستمبر ۱۹۲۱ء ص ۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب از خادم کرشن قدنی: (اپنے مخالف کی بات نہایت غور سے سننے کے بعد) ظاہر ہے کہ ما انز ل من قبلك کے بعد خدا نے و بـا لآ خـر ة کے فقرہ کو لا کر بتا دیا کہ جس طرح قبل والی وحی کے ساتھ ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح آخری وحی کے ساتھ ایمان اور ایقان لانا ضروری ہے۔

اب غور کر کے دیکھ لیں کہ آیت والـذین یومنو ن بما انز ل الیك میں آنحضرت ﷺ کی وحی جو زمانہ حال کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور قبلك سے پہلے انبیاء کی وحی جو زمانہ ماضی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور بـا لآ خـر ة سے مسیح موعود (مرزا) کی وحی جو زمانہ مستقبل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور یہ وہم (خیال) کہ با لآ خرة سے مراد قیامت ہے بلحاظ سیاق کلام درست کے درست نہیں،

(مولوی غلام رسول راجے کی کا رسالہ مباحثہ لاہور۔ص ۲۹، ۳۰۔ قرآنکریم مع ترجمہ اردو فوائد تفسیر یہ پارہ اول صفحہ ۱۲۔۱۳۔ مولوی فضل الدین احمدی کا رسالہ جماعت مبایعین کے عقائد صحیحہ ص ۵۹۔۶۲۔ ریویو آف ریلی جنز، اپریل ۱۹۱۵ء ص ۱۶۰)۔

اقول:

الف: قرآن کی تفسیر یوں ہوتی ہے کہ پہلے قرآن کو قرآن ہی سے بیان کرے۔ اسلئے کہ جو بات ایک جگہ قرآن میں مجمل آئی ہے وہ دوسری جگہ تفسیر سے بیان کی گئی ہے

۲۔ اسی طرح جو تفسیر قرآن کی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو چکی ہے وہ ہر چیز پر مقدم ہے بلکہ وہی تفسیر ساری امت پر حجت ہے اس کے خلاف ہرگز کہنا یا کرنا نہ چاہیے اسی کی پیروی سب پر واجب ہے۔

ب۔ تفسیر صحیح :

و الذین یو منون بما انز ل الیك : اور جو یقین کرتے ہیں ساتھ اس کے جو کچھ اترا ہے تجھ پر۔ مراد سارا قرآن شریعت اسلام ہے۔

مطلب قرآن کے اترنے کا یہ ہے کہ جبریل نے آسمان میں اللہ کا کلام سنا اس کو جوں کا توں لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اس کو اوپر سے نیچے اتار لائے . و مـا انـز ل من قبلك اور جو اترا تجھ سے پہلے یعنی اور رسولوں پر جیسے صحف ابراہیم، حضرت داؤد پر زبور، حضرت موسیٰ پر توریت، حضرت عیسیٰ پر انجیل وغیرھا، کہ ان سب پر ایمان لانا اجمالاً فرض عین اور قرآن پر تفصیلاً فرض کفایہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے وبالآخرۃ ھم یوقنون۔اور آخرت کو وہ یقین جانتے ہیں یعنی جتنے کام اس دن ہوں گے جیسے بعث نشر وحشر وغیرہ کسی میں ان کو کچھ شک نہیں ہے،سب کو سچے دل سے تصدیق کرتے ہیں ابن کثیر نے کہا ہے کہ مراد آخرت سے اس جگہ بعث وقیامت وجنت ونار وحساب ومیزان ہے وہ دن بعد دنیا کے آوے گا اس لئے اس کو آخرت ویوم آخر بولتے ہیں۔(تفسیر ترجمان القرآن جلد اول صفحہ ۳۸۔۳۹)

آیات قرآنی :

سورہ نمل پارہ ۱۹ رکوع ۱۶ میں ہے ۔

طٰس ۔ تلك آيات القرآن و كتا ب مبين ۔ هدى و بشرى للمومنين۔ الذين يقيمو ن الصلوة و يؤ تو ن الز كوة و هم بالآخرة هم يو قنو ن ۔ ان الذين لا يؤمنون بالآخرة زيّنّا لهم اعما لهم فهم يعمهون ۔ اولئك الذين لهم سو ء العذاب و هم فى الآخرة هم ا لاخسرون ۔ (النمل :۱۔۵)

(ترجمہ: یہ آیتیں ہیں قرآن مجید کی اور کتاب روشن کی۔ ہدایت ہے اور خوش خبری ایمان والوں کے واسطے۔ جو لوگ قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوۃ اور وہ ساتھ آخرت کے یقین رکھتے ہیں۔ تحقیق جو لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے، زینت دی ہم نے واسطے ان کے عملوں ان کے کو پس وہ بہکتے ہیں۔ یہ لوگ وہ ہیں کہ واسطے ان کے ہے برا عذاب اور وہ بیچ آخرت کے وہ ہیں ٹوٹا پانے والے۔)

۲۔سورہ انفطار پارہ ۳۰ ع ۷ میں اللہ فرماتا ہے:

انّ ا لا برار لفى نعيم ۔ و ان الفجّار لفى جحيم يصلو نها يوم الدّين وما هم عنها بغا ئبين و ما ادر ك ما يو م الدين ثم ما ادرك ما يو م الدين يو م لا تملك نفس لنفس شيئاً والا مر يومئذ لله

(ترجمہ۔ تحقیق نیک لوگ البتہ بیچ نعمت کے ہیں اور تحقیق بدکار لوگ البتہ دوزخ میں ہیں۔ داخل ہوں گے دوزخ میں جزا کے دن، جس دن نہیں اختیار پاوے گا کوئی بھی کسی جی کا کچھ اور حکم اس دن کے واسطے خدا کے ہیں)۔

نوٹ: قرآن میں لفظ آخرت کا پچاس سے زیادہ دفعہ استعمال ہوا ہے اور اسی طرح دار الآخرۃ اور یوم الآخرۃ اور یوم الدین بھی کئی دفعہ فرقان حمید میں آئے ہیں اور ہر جگہ اس سے قیامت روز حشر جزا و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سزا کا دن، ہی مراد ہے۔

حدیث رسول ربانی:

مسند احمد طبع مصر جلد ۵ صفحہ ۳۵۵ میں ہے :

عن بریده قال قال رسول الله ﷺ انی کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزورو ها فا نها تذکرة الآ خرة .

(ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو زیارت قبور سے منع کرتا تھا مگر اب تم کو اس بات کی اجازت ہے کی قبور کی زیارت کرو کیونکہ قبور آخرۃ کو یاد دلاتی ہیں) ۔

اس حدیث میں آخرت سے مراد جزا و سزا کا دن یعنی قیامت کا دن ہی مراد ہے۔

تفسیر از ابن عباس:

جامع البیان یعنی تفسیر ابن جریر جلد ا صفحہ ۱۸ اور تفسیر در منثور جلد ا صفحہ ۲۷ میں ہے

عن ابن عباس و با لآ خرة هم یو قنو ن ، ای بالبعث و القیامة و الجنة و النار و الحساب و المیزان ،

یعنی حضرت عبداللہ ؓ ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس سے مراد بعث و قیامت و جنت و دوزخ و حساب و میزان ہے۔

تفسیر از مرزا قادیانی:

الحکم قادیان ۱۰۔۱۷۔اکتوبر ۱۹۰۴ صفحہ ۹ کالم ۲ میں مرزا قادیانی کے الفاظ یوں ہیں:

والذین یؤمنون بما انز ل الیك وما انز ل من قبلك .

ترجمہ طالب نجات وہ ہے جو خاتم النبیین پیغمبر آخر الزمان پر جو کچھ اتارا گیا ہے اس پر ایمان لاوے اور اس پیغمبر سے پہلے جو کتابیں اور صحیفے سابقہ انبیاء اور رسولوں پر نازل ہوئے ان کو بھی مانے و بـالآ خـرة هم یو قنو ن اور طالب نجات وہ ہے جو پچھلی آنے والی گھڑی یعنی قیامت پر یقین رکھے اور جزا و سزا مانتا ہو۔ (نیز دیکھو تفسیر خزینۃ العرفان۔ ج ا ص ۷۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفسیر از مولوی نورالدین قادیانی:

ضمیمہ اخبار بدر ۴ فروری ۱۹۰۹ء صفحہ ۳ پر لکھا ہے:

پھر ان متقیوں کے لئے ہدایت ہے جو اس سے زیادہ ترقی کر کے اس وحی کو مانتے ہیں جو تیری طرف نازل ہوا اور جو تجھ سے پہلے نازل ہوتی رہی۔ اور آخر کی گھڑی پر بھی وہ یقین کرتے ہیں۔

فرقہ بابیہ کی تفسیر :

فرقہ بابیہ کی کتاب بحرالعرفان صفحہ ۱۴۱ پر لکھا ہے:

برائے منکرین ظہور اعظم ہمیں یک آیت کافی است کہ والذ ین یومنون بما انز ل الیك و ما انز ل من قبلك و با لآخرة هم یوقنو ن

یعنی کسانیکہ ایمان آوردہ اند بآنچہ فروفرستادہ شد قبل از تو و آنچہ نازل شود بعد از تو یعنی در آخر زمان موقن شوند۔ درحق چنیں اشخاص مے فرماید اولئك علی هدی من ر بهم و اولیك هم المفلحون وایں آیت راچوں بحساب ابجد بیرون آرے میشود ہزار و بست سی و پنج یا سنہ تولد حضرت باب۔ (از اخبار پیغام صلح لاہور ۵ مئی ۱۹۲۰ء)

نتیجہ: مرزائی مولوی کا یہ لکھنا کہ :

یہ وہم کہ بالآخرة سے مراد قیامت ہے، بلحاظ سیاق کلام کے درست نہیں

(اور یہ کہ) بالآخرة سے مراد مسیح موعود (مرزا) کی وحی ہے جو زمانہ مستقبل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے ،، سراسر غلط ہے اور مسلمانوں کو سیدھی راہ سے بھٹکانا ہے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء مطابق ۲۲ محرم ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۸ ص ۵، ۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتم النبیین پر سوال

گذارش ہے کہ مسئلہ ختم نبوت کی بابت ایک سوال ارسال خدمت کرتا ہوں تا کہ اخبار اہل حدیث میں جواب درج فرما کر جلدی شائع فرمادیں بندہ مشکور وممنون ہوگا۔مزید تاکید ہے۔

اہل حدیث حضرات ودیگر مسلمان کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے حضورﷺ کو خاتم النبیین بنا کر عالم میں مبعوث فرمایا ہے اور اتممت علیکم نعمتی کے الفاظ سے بھی ارشاد فرمایا ہے گویا کہ حضور پرنور سلسلہ نبوت کے ختم کرنے والے آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔

مگر احمدی لوگوں کا عقیدہ ہے کہ یہاں پر خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی مہر کے ہیں۔یعنی آپ کے زیر نبوت تابعداری کر کے نبی بن سکتا ہے۔دیگر صدق المرسلین یعنی نبیوں کی تصدیق کرنے والے ہیں اور اتممت علیکم نعمتی سے کمالات کا کامل بلکہ اکمل ہونا مراد ہے مگر تکمیل شریعت کے باوجود نبی آسکتے ہیں جیسے آتینا موسی الکتاب تماما یعنی ہم نے موسی کو کتاب پوری دی

لیکن پھر بھی و قفینا من بعدہ بالرسل

دیگر کانت بنو اسرائیل تسوسھم الا نبیاء کلما ھلك نبی خلفہ نبی

الغرض تکمیل شریعت نبی کے آنے کے لئے مانع نہیں ہے بلکہ یہ امکان نبوت کی دلیل ہے کیونکہ پہلے انٹرنس کا کورس تھا اب ایم اے کا ہوگیا تو اب پہلے کی نسبت زیادہ آسان ہے ایم اے پاس کرنا اگر مشکل ہے تو وہ پاس شدہ زیادہ وقعت رکھے گا۔

دیگر مرزائی لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ نبوت نعمت ہے۔نعوذ باللہ آپﷺ رحمۃ للعالمین نہیں بلکہ لوگوں کے لئے منحوس ہیں کہ انعام کو بند کر دیا

لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا۔(ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۱۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث مذکور سے بھی امکان نبوت ثابت ہے چنانچہ

قو لوا انه خا تم الا نبیاء لا تقو لوا لا نبی بعده۔(تکملہ مجمع البحار۔ص۸۵)

مولانا اڈیٹر (ثناءاللہ) صاحب مدظلہ کوفرصت نہ ہو،تو منشی حبیب اللہ صاحب مہربانی فرما کر مدلل جواب از روئے قرآن کریم واحادیث رسول ﷺ تحریر فرمائیں مذکورہ بالا حدیثوں کا صحیح مفہوم و ضعف وغیرہ لکھیں تا کہ تسلی ہو ۔

راقم:عبدالعزیز اہل حدیث خریدار اہل حدیث نمبر۳۹۲۷۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء مطابق ۲۲ محرم ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۸ ص ۷)

.....

لاہوری احمدی توجہ کریں

مولانا محمد عبدالغفار الخیریؒ، دہلوی لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مجریہ ۷ جنوری ۱۹۲۷ء سے معلوم ہوا کہ لاہوری احمدی پارٹی نے اپنے جلسہ حال میں غیر احمدیوں کے پیچھے احمدیوں کے نماز پڑھنے کے مسئلہ کو پیش کیا جس میں کثرت رائے خلاف ہونے کی وجہ سے کامیابی نہ ہوئی۔

کامیابی ہو یا نہ ہو، یہ تو ان کے گھر کی باتیں ہیں،محتسب را درون خانہ چہ کار۔سوال یہ ہے کہ جو پارٹی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی تو نہیں کہتی،مگر مسیح موعود ضرور مانتی ہے اور ان کو صاحب الہام سمجھتی ہے، کیا اس کو یہ حق حاصل ہے کہ مرزا صاحب کا کھلا ہوا اعلان ہونے پر بھی کہ :

خدا نے مجھے اطلاع دی ہے،تمہارے پر حرام قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔(مولانا ثناءاللہ کہتے ہیں: یہ حوالہ کسی نے پیش کیا تھا۔دوسرے نے جواب دیا کہ اس قول کو ہم قرآن وحدیث کے برابر نہیں سمجھتے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پیرو اس کو نظر ثانی کے لئے متبعین کی جماعت میں پیش کریں مرزا صاحب کے الفاظ مندرجہ بالا جو اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۴ کے حاشیہ پر موجود ہیں قابل غور ہیں۔ آپ فرماتے ہیں : خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔

یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ ان سے آگے کے الفاظ وحی کئے گئے ہیں اور اگر انچ تان کی جاوے تو الہام میں تو شک نہیں رہتا۔

آگے چلئے تو لوگوں میں کل تین جماعتیں ہو سکتی ہیں: مکفر یا مکذب یا متردد۔ ان ہر سہ کے پیچھے مرزا صاحب کے خدا کے حکم سے احمدی اصحاب کو کسی حالت میں نماز پڑھنی جائز نہیں۔ نہیں معلوم مرزا صاحب قادیانی کے الہامات اور وحی کس قسم کی ہیں کہ خاطی انسان کی مجالس میں ان کی ترمیم و تنسیخ پر بحثیں ہوتی ہیں۔

احمدی لاہوری پارٹی بتائے کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الہامات کو منجانب خدا سمجھتی ہے یا منجانب...

اگر منجانب خدا سمجھتی ہے تو کیا نص صریح اجماع سے قابل تنسیخ ہو جاتی یا ٹھہر سکتی ہے۔

اور اگر من جانب خدا نہیں سمجھتی، تو جو شخص خدا کی طرف منسوب کر کے کوئی حکم دے وہ اس قابل ہو سکتا ہے کہ اسکو مسیح موعود مانا جاوے اور وہ مجتہد قرار پاوے اور اس کی تاویلات کو صحیح مانا جاوے۔

اگر مرزا صاحب کے الہام یا وحی مندرجہ بالا کو صحیح مانتے ہو تو حق نہیں کہ اس کی تنسیخ تم سب ملکر کر سکو۔ اور اگر غلط مانتے ہو تو لازم آئے گا کہ مرزا صاحب اللہ پر بہتان باندھا کرتے تھے۔ لہذا میں اس وقت کہونگا اور تم کو ماننا پڑے گا کہ : قیاس کن زگلستان او بہار او

سچ ہے حبك الشيء يعمي و يصم مرزا صاحب قادیانی سے عقیدت نے غافل کر دیا، مجتہد قیاس میں غلطی کر جائے تو قابل معافی سمجھو یا نہ سمجھو مگر الہام اور وحی میں غلطی چہ معنی۔ یہ تو دیدہ دلیری اور معمولی سے معمولی خدا ترس انسان کے امکان سے بھی باہر ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ اصلی عقیدت تو لاہوری احمدیوں کو بھی مرزا صاحب سے نہیں مرزا غلام احمد کے سینکڑوں الہاموں اور وحیوں کی تکذیب رات دن کر رہے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵۔ اگست ۱۹۲۷ء مطابق ۶ صفر ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۴۰ ص ۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا مرزا صاحب کا اسم علم احمد تھا

(اس مضمون کا تھوڑا سا حصہ ۱۲۔اگست ۱۹۲۷ء میں درج ہوا مگر وہ غلطی سے غیر مرتب ہو گیا اسلئے اسے کالعدم سمجھا جائے۔
مدیر اہل حدیث امرتسر)

(۱۲۔اگست ۱۹۲۷ء مطابق ۱۳ صفر ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۴۱ کے صفحہ ۵ تا ۷ پر یہ مضمون ہے۔ مجھے جو شمارہ دست یاب ہوا ہے اس میں سے صفحہ ۷ غائب ہے اس لئے مضمون نامکمل ہے۔ بہاء)

بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں: قرآن مجید میں ہے

و اذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقاً لما بین ید ی من التورلۃ و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد فلما جاء ھم بالبییات قالوا ھذاسحر مبین

عقیدہ قادیانی:

جناب مرزا محمود احمد اسمہ احمد کے متعلق لکھتے ہیں:

میرے نزدیک وہ رسول جس کا اسم ذات احمد ہے حضرت مسیح موعود ہی ہیں... جب اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو ذکر ہے، دو کا نہیں اور اس شخص کی تعیین ہم خود حضرت مسیح موعود پر کرتے ہیں تو اس سے خود نتیجہ نکل آیا کہ دوسرا اس کا مصداق نہیں اور جب ہم یہ ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح موعود اس پیش گوئی کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں۔ (الفضل قادیان ۳، ۵ دسمبر ۱۹۱۶ء۔ ص ۵)۔

اس آیت میں ایک ہی شخص احمد نام کی خبر دی گئی ہے نہ دو کی۔ جب اس پیشگوئی کا ایک مستحق مل گیا تو انتظار ختم ہو گیا اور پیش گوئی پوری ہو گئی۔ اسی طرح میں اگر یہ ثابت کر دوں کہ حضرت مسیح موعود اس کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ احمد نام والے رسول آپ ہی ہیں دوسرا کوئی اس میں شامل نہیں۔ کیونکہ احمد نام کے ایک ہی رسول کی اس جگہ خبر دی گئی ہے نہ ایک سے زیادہ کی... ہم تو ظلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طور پر حضرت مسیح موعود کو اسمہ احمد والی پیش گوئی کا مصداق نہیں مانتے بلکہ ہمارے نزدیک آپ اس کے حقیقی مصداق ہیں۔(الفضل قادیان ۲۔۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۶)

میرا دعوی ہے کہ حضرت مسیح موعود اس پیش گوئی کے اصل مصداق ہیں اور آپ کا نام احمد تھا۔

(القول الفصل۔ص ۷)

حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی کا میں ہی ہو ں۔ (القول الفصل۔ص ۲۷)۔

اس پیش گوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود ہی ہو سکتے ہیں نہ اور کوئی۔

(انوار خلافت۔ص ۳۳)

حضرت مسیح موعود کا نام احمد تھا، آپ کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا۔(انوار خلافت۔ص ۳۳)

اقول: میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کے عقیدہ بالا کا خلاصہ یہ ہے:

ا۔اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو، ذکر ہے۔

ب۔اس آیت میں ایک ہی شخص احمد نام کی خبر دی گئی ہے، نہ دو کی۔

ج۔مرزا صاحب قادیانی کا نام احمد تھا۔

د۔مرزا صاحب قادیانی ہی وہ رسول ہیں جن کا اسم ذات احمد ہے۔

ھ۔ مرزا صاحب قادیانی اس پیش گوئی کے اصل مصداق ہیں۔

و۔مرزا صاحب قادیانی اس کے حقیقی مصداق ہیں۔

اس کے جواب میں عرض ہے کہ

ا: اس آیت میں ایک رسول جس کا صفاتی نام احمد ہو، ذکر ہے دو کا نہیں۔اور وہ رسول جس کا صفاتی نام احمد ہے حضرت محمد ﷺ ہی ہیں، پس اس بشارت عیسوی اسمہ احمد کے اصل وحقیقی مصداق آنحضرت ﷺ ہی ہیں اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ اس بشارت کے اصل وحقیقی مصداق مرزا صاحب ہیں وہ گمراہ اور کافر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔میاں محمود کا یہ لکھنا کہ آپ کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا، سراسر غلط ہے بلکہ حق بات یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا اسم ذاتی غلام احمد تھا جیسا کہ ذیل کی تحریروں سے ظاہر ہے:

ا: مرزا غلام مرتضی نے ایک نہایت مبارک فال کو مدنظر رکھ کر آپ کا نام غلام احمد رکھا۔

(براہین احمدیہ طبع بدر پریس لاہور ۱۹۰۶ء ص ۶۲)

۲۔حیاۃ النبی جلد اول صفحہ ۵۱ پر ہے:

مرزا صاحب کا نام غلام احمد رکھا گیا

۳۔تحفہ شاہزادہ ویلز صفحہ ۲۹ پر ہے:

اور آپ کا نام آپ کے ماں باپ نے غلام احمد رکھا۔

۴۔پیغام صلح لاہور ۲۹ شوال۔۳ ذی قعد ۱۳۴۳ صفحہ ۹ پر ہے:

آپ کے والد ماجد نے ایک نہایت مبارک فال کو مدنظر رکھ کر آپ کا نام غلام احمد رکھا۔

۵۔ الفضل ۶ ستمبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۶ پر ہے:

والدین نے اسکا نام غلام احمد رکھا۔

۶۔الفضل ۱۵۔۱۹ مئی ۱۹۱۷ء صفحہ ۸ پر ہے:

مسیح موعود کا نام غلام احمد۔یہی نام ان کا ان کے والدین نے رکھا۔

۷۔الفضل ۲۷ نومبر یکم دسمبر ۱۹۱۷ء صفحہ ۹ پر ہے :

حضرت مسیح موعود کے والدین نے آپ کا نام غلام احمد رکھا۔

۸۔الحکم ۳۰، اپریل ۱۹۰۲ صفحہ ۸، پر مرزا نے فرمایا:

ہم جو کچھ کر رہے ہیں آنحضرت ﷺ کی عزت کیلئے کر رہے ہیں ہم تو اسلام کے مزدور ہیں۔میرا نام جو غلام احمد رکھا میرے والدین کو کیا خبر تھی کہ اس میں کیا راز ہے۔

۹۔الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲ پر ہے:

اور خود اللہ تعالی نے ماں باپ کے ذریعہ سے غلام احمد نام رکھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۳ پر ہے:

اور اللہ تعالیٰ نے نام اس کا بذریعہ والدین کے غلام احمد رکھوایا ہے۔باقی آئندہ

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۶۔اگست ۱۹۲۷ء مطابق ۲۷ صفر ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۴۳ ص ۳۔۴)

.....

بہاء اللہ کا دعوی الوہیت

دفاع از بہاء اللہ

جناب منشی محمد حسین صاحب صابری بریلوی لکھتے ہیں:

قادیانی حضرات کی پالیسی جو مذہبی مناظرات کے متعلق انہوں نے اختیار کر رکھی ہے اس کی مثال اگر کہیں مل سکتی ہے، تو وہ غیر مسلم (آریہ وعیسائی) میں ملتی ہے جہاں تحقیق حق کا کچھ کام نہیں۔یعنی خالی موقع محل دیکھ کر شور وغل مچاتے ہوئے اپنا مطلب نکالنے کی سعی کرنا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا۔لیکن اپنی ذاتی صداقت کو پوشیدہ رکھنے کے لئے اہل اسلام کے مقابلہ پر مسئلہ وفات مسیح تجویز کیا۔جس سے مطلب یہ تھا کہ ذاتی صداقت پر تو مخالف کو بحث کرنے کا موقع ملے یا نہ ملے، عوام کالانعام قادیان کو خوش کرنے کے لئے پہلے حیات وممات کے مسئلہ پر خوب قال اقول ہو جایا کرے، اور مریدین کو کہنے کا موقع مل جائے کہ ہمارے مولوی صاحب نے خوب قرآن وحدیث پڑھا اور حقائق ومعارف بیان فرمائے۔

اسی طرح جب کبھی غیر مسلم اقوام سے مناظرہ ہونے کو ہوتا ہے، تو قادیان سے شرط پیش ہوتی ہے کہ پہلی بحث آنحضرت ﷺ کی صداقت پر ہوگی۔اگر کوئی غیر مسلم چاہے کہ پہلے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نبوت پر بحث ہو، تو قادیانی حضرات ہرگز اس پہلو پر نہ آئیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ۱۹۲۴ء میں بمقام سیالکوٹ عیسائیوں نے قادیانی حضرات کی بے جا تعلیوں کو چیلنج کیا کہ احمدی صاحبان ہمارے ساتھ مرزا صاحب قادیانی کی نبوت پر بحث کرلیں۔ مگر قادیانی حضرات کی طرف سے (باوجود اصرار و تکرار کے) یہی جواب ملا کہ ہم تو پہلے آنحضرت ﷺ کی صداقت پر بحث کرینگے۔ مسیحی صاحبان نے یہاں تک لکھا کہ،

اگر مرزا صاحب کی مسیحیت پر کسی کو اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے، تو وہ صرف مسیحیوں کو ہے، کیونکہ مسیحی صرف ہم ہی کہلاتے ہیں، اور مرزا صاحب نے مسیح ہونے کا دعوی کیا ہے۔

پس ہمیں حق ہے کہ ہم اس مسیح کو آزمائیں اور دیکھیں کہ کیا یہ فی الحقیقت وہی ہے جس کے لئے ہم چشم براہ ہیں۔

(مسیحی اشتہار، احمدیوں کا مباحثہ سے انکار اور مسیحیت کی عظیم الشان فتح ص ۲ کالم ۲)

اس معقول اور مدلل مطالبہ کے جواب میں بھی قادیانیوں نے یہی جواب دیا کہ،

نبوت مسیح موعود پر بحث کرنا موجودہ حالت میں ہم آپ سے مناسب نہیں سمجھتے۔ (ایضاً)

مطلب یہ کہ بہر حال مرزا غلام احمد صاحب کی ذات کو پوشیدہ رکھا جائے گا اور چونکہ آنحضرت ﷺ کی ذات ستودہ صفات صادق و مصدق ہے اس پر بحث کرنا بلکہ انبیاء علیہم السلام سے آنحضور کو افضل ثابت کر دینا آسان ہے اور پھر بعد اس کے، احمدیوں کی فتح، اور حضرت مسیح موعود کی صداقت کے خالی اشتہارات اور اخبارات شائع کرنا تو قادیان کی روزمرہ کی پریکٹس ہے جو عوام مریدان قادیان کی خوش عقیدگی کو زیادہ کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔

اہل اسلام اور غیر مسلم اقوام کے ساتھ تو قادیان والوں نے مذکورہ بالا طریقوں سے پیش آکر مرزا صاحب قادیانی کی صداقت کو پوشیدہ رکھا لیکن جب اپنے پرانے، بہائی مذہب والوں کے ساتھ بذریعہ تحریرات گفتگو کرنا پڑی، تو ان کو پیچھے ہٹانے کے لئے ایک نرالا طریقہ اختیار کیا کہ بہاء اللہ نے تو خدا ہونے کا دعوی کیا ہے۔ اس لئے اس کی کوئی بات قبول نہیں۔

گویا جس طرح ہر قوم سے مرزا غلام احمد صاحب کو بچانے کے لئے مختلف سدیں بنائی تھیں، اسی طرح بہائیوں کے مقابلے پر بھی محض اپنے عوام مریدوں کو قابو رکھنے کے لئے بہاء اللہ کے دعوی الوہیت کی سد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیار کر لی۔اور یہ جان لیا کہ ہمارے مریدوں کو کہاں فرصت ہے کہ وہ غیروں کی تحریریں پڑھیں گے اس یہی حکمت عملی کافی ہے۔

لیکن کیا یہ حقیقت ہے کہ بہاءاللہ ایرانی نے دعوی الوہیت کیا ہے؟

میں کہتا ہوں کہ ہرگز نہیں۔

بالخصوص کسی ایسے شخص کا کیا حق ہے کہ وہ بہاءاللہ کو مدعی الوہیت کہے جس کا ایمان مرزا صاحب قادیانی کی ۸۰۔۹۰ کتب پر ہو اور جس کا یہ بھی ایمان ہو کہ یو م یأ تی ر بك فی ظلل من الغما م(یعنی اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا) میں خدا سے مراد، مرزا صاحب قادیانی ہیں (حقیقۃ الوحی طبع دوم۔ص۱۵۴)

میں نے بہائیوں اور مرزائیوں کی لگا تار تحریرات پڑھ کر گذشتہ سال پانچ سوالات بذریعہ اشتہار موسومہ: پنجہ صابری، قادیانی علماء کی خدمت میں پیش کئے تھے اور جن علماء کو میں جانتا ہوں خصوصیت کے ساتھ ان کی خدمت میں وہ اشتہار بھیج دیا تھا بلکہ سب سے اول جناب بشیر الدین محمود احمد امام قادیان کی خدمت میں بذریعہ رجسٹری روانہ کیا تھا۔جس کو صاحب موصوف نے بتاریخ ۱۸ ستمبر ۱۹۲۶ء بمقام ڈلہوزی وصول فرمایا۔ لیکن افسوس کہ آج تک اس کا جواب نہیں ملا اور نہ آئندہ ملنے کی امید ہے اسی اشتہار میں چوتھا سوال یہ تھا کہ

ایک شخص توحید کا قائل ہے۔اور اللہ تعالی کی جناب میں اکثر گڑ گڑاتا ہے۔اس کے بعض کلمات سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعوی خدائی ہے۔وہ اپنے ایسے کلمات کی مدلل تاویل کر کے دعوی خدائی سے صاف منکر ہے۔بلکہ جو لوگ اس پر دعوی خدائی کا الزام لگاتے ہیں ان کی خود تردید کرتا ہے۔کیا ایسے شخص کو حقیقت میں مدعی الوہیت کہا جائے گا۔

(اس سوال کا جواب دیتے وقت مرزا صاحب کی تحریریں اس طور پر زیر نظر رکھنی چاہییں کیونکہ یہی ٹھوکر کا مقام ہے)۔(از اشتہار پنجہ صابری۔ص۲)

اس سوال سے میرا یہی مقصد تھا کہ قادیانی حضرات اصولاً اہل بہاء سے فیصلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں اور ایک غیر جانبدار کے مذکورہ بالا سوال کا اصولی جواب دے کر اپنے اس اعتراض کو کہ بہاءاللہ نے خدائی کا دعوی کیا ہے بہت وزن دار ثابت کریں۔مگر افسوس کہ ان سے یہ نہ ہو سکا بلکہ الٹا خواہ مخواہ مجھ کو بہائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشہور کرتے رہے جوان کی انتہائی کمزوری کی دلیل ہے۔

اس کے بعد میں نے مولوی اللہ دتا جالندھری کے ایک مضمون مندرجہ اخبار الفضل کے جواب میں ایک مضمون ۲۹۔اپریل ۱۹۲۷ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں دیا جس میں ایک فقرہ یہ بھی تھا:

جب تک مرزا صاحب کی ۸۰ کتابیں دنیا میں موجود ہیں اور ان میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ درست ہے تو ان پر اعتقاد رکھنے والے کسی شخص کا حق نہیں ہے کہ وہ بہاء اللہ کو مدعی الوہیت کہے یا ان کا مدعی الوہیت ہونا ثابت کر سکے۔ (اخبار مذکور۔ص۹)

صرف اسی فقرہ کا جواب دینے کے لئے ایک صاحب حافظ سلیم احمد صاحب احمدی اٹاوی آگے بڑھے۔ چنانچہ انہوں نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۴ جون ۱۹۲۷ء میرے مذکورہ بالا الفاظ میں سے صرف ایک جملہ،

کسی شخص کا حق نہیں کہ وہ بہاء اللہ کو مدعی الوہیت کہے،

لے کر اور اسے میرا دعوی بنا کر جواب دینا شروع کر دیا۔

خیر ایسی باتیں تو حضرات قادیان کے نزدیک معمولی سمجھی جاتی ہیں جس کے لئے مجھے افسوس نہ کرنا چاہیے۔ مجھے افسوس ہے تو صرف اس بات کا کہ نامہ نگار مذکور نے اپنے قلم سے بجز نقل نویسی کے کچھ نہیں کیا۔ اور انہوں نے خود کبھی تکلیف گوارا نہ فرمائی ہوگی کہ ایک آدھ بہاء اللہ کی لوح سالم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے۔ بلکہ جو کچھ مولوی فضل الدین صاحب قادیانی نے بہاء اللہ کے دعوی الوہیت کے متعلق لکھا ہے اسی کو حرف بحرف ان کی کتاب سے لے کر اخبار اہل حدیث امرتسر میں نقل کر دیا اور نام اور حوالے بہاء اللہ کی کتابوں کے تحریر کر دیئے جو میرے نزدیک دیانت داری کا کام نہیں کیونکہ جس کتاب سے کوئی عبارت لی جاوے اسی کا حوالہ دینا ضروری ہے تا کہ سرقہ ثابت نہ ہو۔

خیر نامہ نگار مذکور سے جو کچھ ہو سکا اس کی کیفیت مختصر یہی ہے کہ انہوں نے محض ایک نقل نویسی کر کے بہائی کتب کے صفحات وغیرہ کا حوالہ دے کر ناظرین اہل حدیث امرتسر پر اپنے آپ کو یہ ثابت کرنا چاہا کہ گویا انہوں نے بہاء اللہ کی کتب خود دیکھی ہیں اور ان کو پڑھنے کے بعد بطور نتیجہ مضمون تحریر فرمایا ہے، حالانکہ ایسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔اس لئے میں باادب حافظ سلیم احمد صاحب احمدی اٹاوی کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اگر انہیں باوجود مرزا صاحب قادیانی کی مریدی کے بہاءاللہ کا دعوی الوہیت ثابت کرنے کا شوق ہے،تو اصول طے کرنے کے لئے پہلے میرے سوال نمبر۴ کا جواوپر درج ہو چکا ہے، جواب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریرات کی روشنی میں تحریر فرماویں تا کہ یہ بحث آسانی کے ساتھ طے ہوجائے۔ورنہ بے انصافی کے ساتھ بے اصولی باتیں کرنا کچھ مفید نہیں ہوا کرتیں۔

ہاں میں قادیانی صاحبان کی خدمت میں اتنا اور گذارش کر دیتا ہوں کہ بہاءاللہ نے بھی اسی مقام کا دعوی کیا ہے جس کا دعوی جناب مرزا صاحب قادیانی کو تھا (بلکہ یوں کہیے کہ مرزا صاحب قادیانی نے وہی دعوی کیا ہے جو بہاءاللہ نے کیا ۔ اڈیٹر اہل حدیث) یعنی مسیح موعود بلکہ موعود کل ملل وادیان۔اور مرزا صاحب قادیانی کی اصطلاح میں مسیح موعود کو جیسا ہونا چاہیے تھا بہاءاللہ صاحب ٹھیک ویسے ہی تھے۔چنانچہ مرزا صاحب قادیانی، مسیح موعود کے متعلق فرماتے ہیں کہ

(آخری زمانے میں) خدا آسمان سے قرنا میں اپنی آواز پھونکے گا وہ قرنا کیا ہے؟ وہ اس کا نبی ہوگا۔ (چشمہ معرفت۔ص ۳۱۸)

قرآن مجید میں جو نفخ صور کا لفظ ہے،اس سے مراد مسیح موعود ہے کیونکہ خدا کے نبی اس کی صور ہوتے ہیں یعنی قرنا جن کے دلوں میں وہ اپنی آواز پھونکتا ہے یہی محاورہ پہلی کتابوں میں بھی آیا ہے کہ خدا کے نبیوں کو خدا کا قرنا قرار دیا گیا ہے یعنی جس طرح قرنا بجانے والا قرنا میں اپنی آواز پھونکتا ہے اسی طرح خدا ان کے دلوں میں آواز پھونکتا ہے۔(ایضاً ص ۷۸)

نفخ صور کے یہ معنی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے پہلے بہاءاللہ کی کتب میں مذکور ہیں۔چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب ایقان میں اس کو تشریح کے ساتھ لکھا ہے اسی لئے ان کی الواحات میں جہاں جہاں اس قسم کے الفاظ ہیں کہ،

میں مخلوق کا خالق ہوں، یا،

عکہ کے جیل کانہ میں بولنے والا تمام اشیاء کا خالق ہے، یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

، میں قضاوقدر کا مالک ہوں،

وغیرہ ان کو قرنا میں آواز پھونکنے والے کی آواز سمجھنا چاہیے، نہ کہ قرنا کی۔

اتنی سی غلطی قادیان والوں کو لگ رہی ہے کہ وہ قرنا اور قرنا میں پھونکنے والے میں تمیز نہیں کرتے، یا دانستہ تعصب اور ہٹ دھرمی سے غلط الزام کے مرتکب ہو رہے کیونکہ بہاءاللہ نے خود لکھا ہے کہ

ان الروح ما نطق عن الهوى بل بما غرد روح القدس فی صدره الممر والاصفیء ۔(یعنی بے شک روح (بہاءاللہ) نے خواہش نفسانی سے کلام نہیں کیا بلکہ بدیں سبب کہ روح القدس اس کے بلوریں صاف اور شفاف سینہ میں گونجا ہے۔(بہائی اخبار کوکب ہند مورخہ ۱۷ جون ۱۹۲۵ء ص ۱۴)

علاوہ اسکے بہاءاللہ نے اپنے آپ کو بندہ ہی کہا ہے خدا نہیں کہا چنانچہ لکھا ہے کہ

ایں عبد (بہاءاللہ) از اہل علم نبودہ و مدرسہ نرفتہ و برحسب ظاہر در بیت یکے از رجال دولت متولد شدہ و با و منسوب ۔(الواحات مبارکہ۔ص ۲۸۱)۔

(یعنی یہ بندہ (بہاءاللہ) علم والوں سے نہیں تھا اور نہ مدرسہ میں گیا اور ظاہری طور پر ایک دولت مند کے گھر پیدا ہو کر اس کی طرف منسوب ہوا)۔

میری مفصل تحریر اس موضوع (بہاء کے دعوی الوہیت) پر میرے چوتھے سوال کا جواب ملنے پر قادیانی حضرات کی خدمت میں پیش ہو سکے گی جو جگہ جگہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مسلمات اور تحریرات سے مزین ہوگی انشاءاللہ العزیز۔

پس قادیانی حضرات پنجہ صابری کا، بالخصوص میرے سوال نمبر ۴ کا، جواب جلد از جلد عنایت فرمائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ ستمبر ۱۹۲۷ء مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۴۵ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا مرزا صاحب کا اسم علم احمد تھا

(اخبار اہل حدیث ۲۶۔اگست ۱۹۲۷ء سے آگے)

(اس کے متعلق لکھا گیا تھا کہ اسکا ایک ٹکڑا، ۱۲۔اگست کے اہلحدیث میں غلطی سے درج ہوا۔اس ۱۲۔اگست والے ٹکڑے کی جگہ آج کا مضمون ہے۔لہذا اسے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔مدیر اہل حدیث امرتسر)

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

میاں محمود احمد کے الفاظ، انوار خلافت کے صفحہ ۱۸ پر یہ ہیں:

آیت یاتی من بعدی اسمه احمد ۔میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم ﷺ کا ہے اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا لفظ جو قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود کے متعلق ہی ہے۔

نیز مرزا صاحب قادیانی، ایام الصلح کے صفحہ ۱۵۱۔۱۵۲ پر لکھتے ہیں:

جس طرح بعض صفات کے لحاظ سے امام موعود کا نام احمد اور محمد رکھا گیا اسی طرح بعض دوسری صفات کے لحاظ سے عیسی اور مسیح ابن مریم رکھا گیا۔

اقول:

میاں محمود احمد کی ان تحریروں کی تردید کرنے سے پہلے میں چند باتیں ذیل میں درج کرتا ہوں ۔

اول: اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو ذکر ہے۔

(الفضل قادیان۔۲۔۵ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۵)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ مرزا غلام احمد نے یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو، ذکر ہے۔

دوم: یہ کہ جناب محمود احمد قادیانی لکھتے ہیں:

میرے نزدیک وہ رسول جس کا اسم ذات احمد ہے حضرت مسیح موعود ہی ہیں۔ (الفضل ۲۔۵ دسمبر ۱۹۱۶ء)

حالانکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ میرا اسم ذات احمد ہے۔

سوم۔ یہ کہ مرزا محمود احمد قادیانی لکھتے ہیں :

آپ کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا ہے۔ (انوار خلافت۔ص ۳۳)

حالانکہ خود جناب مرزا صاحب قادیانی نے یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ میرے والدین نے میرا نام احمد رکھا ہے۔

حق بات یہ ہے کہ میاں محمود احمد صاحب نے یہ تینوں باتیں مرزا غلام احمد کی وفات کے بعد کہی ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یوں تو قادیانی لٹریچر کی ہر ایک بات نا قابل فہم ہے مگر مضمون ہذا یعنی مرزا کا اسم علم احمد ہونا عجیب ترین پہیلی ہے اس لئے کہ مرزا قادیانی ازالہ اوہام میں خود لکھتے ہیں کہ

قرآن میں میرا ذکر یوں ہے کہ سورۃ والعصر کے تیرہ سو عدد ہیں اور میرے نام غلام احمد قادیانی کے بھی تیرہ سو ہیں۔

یہ بیان آپ کا محل دلیل ہے جو قطعی ہوتی پھر نہیں معلوم اس تصریح کے ہوتے ہوئے بھی امت مرزائیہ منشی حبیب اللہ اور اہل حدیث کو ایسے مضامین پر قلم اٹھانے کی کیوں تکلیف دیتی ہے۔

ہاں یاد آیا کہ صرف یہی ایک مضمون محل افسوس نہیں بلکہ مرزائیوں کی ساری روش ہی محل افسوس ہے کیا مرزا صاحب نے اپنی نزاع اور اپنے منصب کے متعلق صاف اور صریح لفظوں میں نہیں لکھا تھا کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے پہلے مرے گا۔ پھر کیا امت مرزائیہ نے مرزا صاحب کے اس ارشاد ہدایت بنیاد کو مان لیا؟ نہیں۔ کیوں؟

و ان یروا سبیل الرّشد لا یتّخذو ہ سبیلا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ ستمبر ۱۹۲۷ء۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۴۵ ص ۶۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائی کس طرح تبلیغ اسلام کرتے ہیں

(۲۳ ستمبر ۱۹۲۷ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں لکھا تھا کہ مرزائی مبلغ بڑے دانا زمانہ شناس ہیں۔ وہ اس شور وشر کے زمانہ میں مسلمانوں کے پیش پیش ہو کر اپنے مذہب اور عقیدے کی اشاعت سے غافل نہیں ہوتے بلکہ موقع کی تاک میں رہتے ہیں۔ اس کی تصدیق میں مولوی محمود ابو مسعود بنارسی کا مراسلہ درج کیا جاتا ہے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

بگرامی خدمت مولانا ابوالوفا صاحب دام مجدکم۔ سلام علیکم:

مرزائیوں کے متعلق ۲۳ ستمبر ۱۹۲۷ء کے پرچہ میں جو کچھ جناب نے تحریر فرمایا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ چنانچہ یہاں مولوی خلیل داس صاحب و پنڈت رام چندر جی آئے۔ دونوں کے قریب قریب ایک ماہ تک مذہبی لیکچر ہوتے رہے۔ آریوں نے اسلام کے خلاف لیکچر دیا جس سے مسلمانوں میں جوش پیدا ہوا۔ خلیل داس کے خوب لیکچر ہوئے۔ خلیل داس کے چلے جانے کے بعد لکھنو سے دھرم بھکشو صاحب آئے اور انہوں نے اسلام کے خلاف دریدہ دہنی شروع کی اسی وقت سے یہاں کی فضا خراب ہونے لگی۔ یہاں صدر میں چند پنجابی قادیانی رہتے ہیں ان کو موقع ملا اور قادیان سے مبلغ بلائے۔ چنانچہ میر قاسم علی صاحب آئے۔ عوام قادیانی کے نام سے بھڑک گئے مگر ان چند قادیانیوں نے دوڑ دھوپ کر کے مخصوص مسلمانوں کو تیار کیا کہ مطلق اسلام کی تبلیغ میں میر صاحب سے لیکچر کرائے جائیں۔ چنانچہ بمشکل چند لیکچر ہوئے۔

لیکچر کے متعلق کیا عرض کروں، بعض جلسوں کی مجھے صدارت کرنی پڑی اور میں نے کس طرح سنبھالا۔ لیکچروں میں گو کھلے لفظوں میں تو اپنے فرقہ کی تبلیغ نہ کر سکے مگر عوام کو اس سے باخبر کر دیا کرتے تھے کہ قادیانی جماعت بھی کوئی جماعت ہے، اور ان کے خلیفۃ المسیح بھی ہیں۔ پرائیویٹ وقتوں میں اپنے مذہب کی کھلم کھلا تبلیغ کرتے تھے۔ چنانچہ انکے مذہب کے مداح چند تعلیم یافتہ حضرات نظر آئے اور میں نے سمجھا کہ لوگ پھنسے۔ میں نے بھی ان لوگوں سے ملنا اور اصلاح کرنا شروع کیا۔ پڑھے لکھے حضرات کو تو قادیانی مذہب کی پوری حقیقت بتلا دیتا مگر عوام کو لدھیانہ کا واقعہ بتلا دیتا اور کہہ دیتا کہ اتنا ہی جا کر پوچھو کہ مولانا امرتسری کو تین سو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روپئے انعام میں کیوں دیئے۔ بحمداللہ اس کا اثر اچھا رہا اور کوئی ان کے جال میں نہ پھنس سکا۔ اگر ۴ ستمبر سے یہاں فساد نہ شروع ہو جاتا تو یہ لوگ عرصہ رہتے اور ممکن تھا کہ کچھ لوگ بعد کو پھنس جاتے مگر اس فساد نے ان مبلغین کو یہاں سے روانہ ہو جانے پر مجبور کر دیا جس سے یہ وبا یہاں سے دور ہوئی اور مسلمان گمراہی سے بچ گئے۔ چنانچہ ان لوگوں کے جانے کے بعد ایک روز مسلم لائبریری میں چند مرزائیوں سے میری بحث ہوگئی اور حیات مسیح معجزہ مسیح و مرزا صاحب کے متعلق کافی بحث ہوئی اور خاص اس مضمون پر غیر مرزائی کو یہ لوگ کافر سمجھتے ہیں ۔ بحمداللہ اس بحث سے بقیہ مسلمانوں کو اطمینان ہوگیا اور سب کا ایمان محفوظ رہا۔ یہ حضرات ایسے ہیں اور آج کل بڑی پالیسی سے کام لے رہے ہیں۔ مسلمانوں کو ان سے بہت ہوشیار رہنا چاہیے اور ہرگز ان سے کام نہ لینا چاہیے ۔ ابو مسعود قمر بنارسی از ناگپور۔ صدر بازار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۲۷ء مطابق ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۵۰ ص ۸۔۹)

.....

بہاءاللہ کے دعوی پر ایک نظر

(اس میں شک نہیں کہ ہمارے عقیدے کے مطابق شیخ بہاءاللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی ایک ہی رتبہ کے بزرگ ہیں۔ لا نفرق بینھما۔ تاہم ان میں سے کسی کی تائید یا تردید میں مضامین اہل حدیث میں اس غرض سے درج ہوتے ہیں کہ ناظرین کو ان دونوں مذاہب کے بارے میں معلومات پہنچ جائیں۔

قادیانی امت بہت زور دیتی ہے کہ شیخ بہاءاللہ نے خدائی کا دعوی کیا ہے۔ امت بہائیہ اس سے منکر ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل مضمون شیخ بہاءاللہ سے دفاع الوہیت کے متعلق ہے۔ آئندہ ہفتہ ایک ایسا مضمون درج ہوگا جس کی سرخی ہوگی: بہاءاللہ ایرانی از روئے لٹریچر قادیانی۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جناب ایم اے لطیف صاحب برما سے لکھتے ہیں:

حضرت مولانا المکرّم السلام علیکم

آپ کا موقر پرچہ اہل حدیث مجریہ ۹ ستمبر ۱۹۲۷ء بندہ کی نظر سے اتفاقاً گذرا۔ احمدیوں کی طرف سے حضرت بہاء اللہ پر دعوی الوہیت کا اتہام بہت دنوں سے لگایا جارہا ہے، اس بارے میں بہائیوں نے مستقل رسالجات مثلاً البلاغ المبین وغیرہ لکھ کر اطراف ہند میں شائع کر دیئے ہیں۔ اوران کے الاشراق و اخبار کوکب ہند میں متعدد مرتبہ تردید بھی ہوچکی ہے۔

مگر افسوس ہے کہ احمدی دوستوں نے بہائیوں کے جوابات کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ اگرچہ یہ بھی معلوم ہے کہ بہت سے سمجھ دار احمدیوں نے ان جوابات کو پڑھ کر اپنے اعتراضات واپس بھی لے لئے ہیں لیکن ان کی حیثیت انفرادی ہے۔

صابری صاحب بریلوی کا جواب اس بارے میں بہت معقول و مدلل ہے اور امید ہے کہ احمدی صاحبان کے لئے وہ شمع ہدایت ہوگا۔ لیکن یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ احمدی حضرات میزان عدل کا استعمال کرنا نہ سیکھ لیویں۔ میں خاص کر حافظ سلیم احمد صاحب احمدی کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ بہائیوں پر اعتراض کرنے سے پہلے احمدی لٹریچر کو اچھی طرح پڑھیں۔ اس وقت مرزا قادیانی کے ایک اشتہار کا خلاصہ درج کرتا ہوں جو انہوں نے ڈاکٹر ڈوئی کے مقابل شائع فرمایا تھا۔ اور ریویو جلد ۶ نمبر ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں درج ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

> انسان خدا تو نہیں ہوسکتا مگر بڑے بڑے تعلقات اس سے پیدا کر لیتا ہے جب وہ بالکل خدا کے لئے ہوجاتا ہے اور اپنے تئیں صاف کرتا کرتا ایک مصفا آئینہ بن جاتا ہے تو اس آئینہ میں عکسی طور پر خدا کا چہرہ نمودار ہوتا ہے اس صورت میں وہ بشری اور خدائی صفات میں ایک مشترک چیز بن جاتا ہے اور کبھی اس سے صفات الہیہ صادر ہوتی ہیں کیونکہ اسکے آئینہ وجود میں خدا کا چہرہ منعکس ہے اور کبھی اس سے بشری صفات صادر ہوتی ہیں کیونکہ وہ بشر ہے۔،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر آگے چل کر اپنا اور مسیح ابن مریم کا مقابلہ کرتے ہوئے یوں لکھا ہے:

میرے آئینہ میں اس کا چہرہ اس سے زیادہ وسیع طور پر منعکس ہوا ہے جو اس (حضرت عیسی) کے آئینہ میں ہوا تھا۔،

حضرت (مرزا) صاحب کی یہ عبارت کسی مزید تشریح کی محتاج نہیں۔اس کی روشنی میں حافظ سلیم احمد صاحب اپنے اعتراضات پر غور فرمائیں اور ذوق سلیم کا استعمال کریں۔بہائیوں کا عقیدہ اس بارے میں یہ ہے

حضرت حسین علی نوری پر تجلی بہاء الہی فرمان ربانی

و ما کان لبشر ان یکلمه الله الّا و حیا او من وراء حجاب (الشوری)

کے طریق پر تھی۔یعنی آئینہ ہیکل انسانی میں تجلی الہی کا ظہور تھا،

اسی لئے کلام ابہی سے کہیں ربوبیت کا اظہار ہوتا ہے کہیں رسالت کا مقام کا پتہ چلتا ہے اور کسی جگہ عبودیت کبری کی تشریح ہوتی ہے چنانچہ بہائی الواح ومکتوب میں دیگر احبا کو بھی علیکم بہاء اللہ فرمایا گیا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس سے جسم ظاہری مراد نہیں ہوسکتی بلکہ وہی تجلی الہی مراد ہے جو کوہ طور پر جلوہ فگن ہوئی تھی جس نے اننی انا الله کا دعوی کیا تھا

روا باشد انا الحق از درختے

چرا نبود روا از نیک بختے

کتاب ایقان میں مشرح طور پر یہ بیانات درج ہیں۔مثلاً صفحہ ۸۰ پر یوں فرمایا ہے:

جواہر قدس نورانی را از عوالم روح روحانی بہیاکل غیر انسانی درمیان خلق ظاہر فرمودتا حکایت نمایند ازاں ذات ازلیہ وساذج قدمیہ وایں مرایائے قدسیہ ومطالع ہویّہ بتمامہم ازاں شمس وجود وجوہر مقصود حکایت مے نمایند مثلاً علم ایشاں از علم او۔الخ۔(یعنی پیغمبران الہی اسکی خلق کے اندر وہ آئینے ہیں جو کامل ومکمل طور پر ذات الہی کی تجلی کی جلوہ گاہ ہیں یعنی ان کا علم خدائی علم ہے ان کی سلطنت وقدرت و جمال خدائی سلطنت وقدرت و جمال ہوتا ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس چاہیے کہ احمدی صاحبان اس بیان مبارک کو پڑھ کر حافظ سلیم احمد صاحب کو یوں مخاطب کریں

شادم کہ از رقیباں دامن کشان گذشتی
گو مشت خاک ما ہم برباد گشتہ باشد

اپنے مضمون کے اخیر میں بازاری طریق پر چند نا گفتنی باتیں صاحب مضمون نے درج فرمائی ہیں۔ ہم اس بارہ میں جنابہ نصرت جہاں بیگم یا امۃ الحفیظ پر کوئی حملہ نہیں کریں گے کیونکہ یہ ہمارے مسلک کے خلاف ہے ایسی حالت میں ہمارا وظیفہ صبر ہے اور صبر ہی رہے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۲۷ء مطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۵۱)

.....

مسیح قادیان سے اسلام کو نقصان

مولوی نور محمد خانؒ صاحب مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور سے لکھتے ہیں:

دنیا میں انبیاء علماء صلحاء کی بعثت صرف اس غرض سے ہوتی ہے کہ جو لوگ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے سرگشتہ و گمراہ ہو گئے ہیں ان کو ہدایت یاب اور منزل فلاح تک پہنچا دیں اور جو دنیاوی تنعّمات میں ایسے مشغول ہیں کہ اپنے منعم حقیقی سے بالکل غافل ہو گئے ہیں ان کو بیدار و متنبہ کریں اور اشاعت حق میں اپنی جان و مال قربان کر دیویں تا کہ اسلام کا بول بالا ہو کفر نیست و نابود توحید کی اشاعت شرک کا قلع قمع اور دنیاوی افتراقات اٹھ جاویں اور لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو جاویں۔

مگر موجودہ زمانہ میں ایک ایسے رسول (قادیانی مرزا جی) تشریف لائے جن کا زبانی دعوی حقیقتاً بہت ہی پرزور تھا کہ میں دنیا میں اشاعت اسلام و کسر صلیب و استیصال کفر کے لئے تشریف لایا ہوں چنانچہ مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

هو الذی ارسل رسو له بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا ۔ (براہین احمدیہ۔ص۴۹۸۔۴۹۹)

یہ علامتیں حضرت مسیح علیہ السلام کی ہیں لیکن جب مرزا صاحب قادیانی خود اس عہدہ کے انچارج ہو کر تشریف لائے تو بلاکم وکاست اس کی یہ تشریح فرمائی:

چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں ختم ہوگیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس کی تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے هو الذی ارسل رسو له بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالم گیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئی میں کچھ تخلف ہوا اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئیگا۔ (چشمہ معرفت۔ص۸۲)

مگر آہ! افسوس! مسیح موعود اور رسول (مرزا جی) دنیا میں آیا اور چلا گیا پھر بھی اسلام خطرے میں ہے اور صدہا مصائب میں مبتلا ہے اور اسلام میں بہت سے گمراہ فرقے پیدا ہو گئے ہیں۔ اور تمام عالم میں تثلیث و تکفیر و فسق و فجور کا بازار گرم ہے۔ غرض ہر حیثیت سے بجائے ترقی اسلام تنزل و انحطاط ہے۔

ورنہ مرزائیو! ایمان سے بتلاؤ کیا تمام آفاق میں اسلام پھیل گیا اور عالمگیر غلبہ کاملہ ہو گیا؟ تمام قومی افتراقات مٹ گئے اور مختلف الخیال قومیں متحد باسلام ہو گئیں؟ کیا یورپ مسلمان ہو گیا؟ امریکہ و تمام بلاد مغربی میں اشاعت اسلام موجود ہے؟ اور ہندوستان کی تمام قومیں اسلام کی قائل ہو گئیں۔ اور تمہارے اس دار الامان قادیان تخت گاہ رسول میں ہندو سکھ آریہ وغیرہ مسلمان ہو گئے۔ نہیں نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر مرزا جی کیسے مسیح موعود۔، دوستو!

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

ہاں یہ ضرور ہوا کہ قادیانی مرزا جی نے تمام دنیا کے مسلمانوں اور کلمہ گویان اور خادمان شریعت محمدی ﷺ کو کافر و خارج از اسلام قرار دیا کیونکہ مرزا جی کا نہ ماننے والا کافر ہے چنانچہ لکھتے ہیں:

۱۔ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔ (انجام آتھم۔ص۶۲)

۲۔ کفر دو قسم پر ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جسکے ماننے اور سچا جاننے کے بارہ میں خدا اور رسول کے فرمان ہیں، وہ کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ (حقیقۃ الوحی۔ص۱۷۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ بہر حال جب کہ خدا تعالی نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔

(منقول از تشحیذ الاذہان ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۳۵)

۴۔ پس یاد رکھو کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب اور متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔

(تحفہ گولڑویہ۔ص ۱۸)

میاں محمود خلیفہ قادیان کے نزدیک بھی منکر نبوت مرزا کافر ہے

۱۔ جو حضرت (مرزا غلام احمد قادیانی) صاحب کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔

(تشحیذ الاذہان ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۴۰)

۲۔ ہمارا ایمان ہے کہ جیسے اور انبیاء کے منکرین اللہ تعالی کی درگاہ سے بعید کئے جاتے ہیں آپ (مرزا غلام احمد قادیانی) کے منکرین کا بھی یہی حال ہے۔ (تشحیذ الاذہان۔ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۳۱)

۳۔ آپ (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔

(تشحیذ الاذہان ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۴۰ بابت اپریل ۱۹۱۱ء)

جب قادیانی مرزا جی نے اپنے مٹھی بھر سرگروہ کے سوا تمام دنیا کے مسلمانوں کی تکفیر و تفسیق کی اور اسلام کے اندر تین فرقے اور زائد کر گئے کہ کوئی لاہوری ہے، کوئی اروپی، کوئی قادیانی۔ تو کیا اسی کا نام اشاعت و نفع اسلام ہے اور نفع مسلمین۔ اور اسی کو وحدت قومی وملی کہتے ہیں۔ خوب

وہ اور شور عشق مرے جی میں بھر گئے
کیسے مسیح تھے کہ جو بیمار کر گئے

الغرض نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا غلام احمد صاحب کے وجود بے جود سے جس قدر اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچا اس سے دنیا لاجواب ہے، ورنہ مرزا کے مسیح اور نبی ماننے والے بتائیں کہ ان کے ذریعہ سے اسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہاں پھیلا اور کیا نفع ہوا۔ مرزائیو!

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ نومبر ۱۹۲۷ء مطابق ۱۵ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۲ ص ۹۔۱۰)

.....

قادیانی تحریک سے فائدہ ضرور ہوا

ہمارے نامہ نگار مولوی نور محمد خان مذکور نے تو مرزا صاحب کے وجود کو بالکل بے جود اور بے فائدہ قرار دیا ہے مگر بحکم :عیب مے جملہ گفتی ہنرش نیز بگو
تصویر کا دوسرا رخ دکھاتے ہیں جس سے مرزا صاحب غلام احمد قادیانی کی تشریف آوری کا فائدہ معلوم ہو سکے۔

بڑا فائدہ مرزا صاحب قادیانی کے آنے سے یہ ہوا ہے کہ جو رتبہ کسی انسان کو بعد پیغمبر علیہ السلام کسی طرح نہیں مل سکتا تھا، وہ مرزا جی کے مرید بننے سے بآسانی مل جاتا ہے یعنی منصب نبوت و رسالت۔
آج تک مسلمان بھی یہی کہتے تھے کہ نبوۃ ختم ہو چکی ہے۔ اب کوئی شخص نبی نہیں ہوگا۔ بلکہ نہ ہو سکے گا۔ لیکن مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس سد سکندری کو ایسا توڑا ہے کہ اب ان کے خاص ملنے والے کھلے لفظوں میں اعلان نبوت کرتے ہیں ذرہ مندرجہ ذیل اشتہار پڑھیں

اعلان: اے اللہ تعالیٰ کے ماننے والو! اور رسولوں کے ماننے والو۔ اے تمام آدم علیہ السلام کی اولاد میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت خبر دیتا ہوں کہ میں اللہ کی طرف سے مامور ہو گیا ہوں۔ دنیا کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واسطے رسول اور نبی مامور من اللہ ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کا ویسا ہی رسول ہوں جیسے کہ ابراہیم جیسے موسیٰ جیسے عیسیٰ جیسے محمد ﷺ جیسے مسیح علیہ السلام مرزا صاحب،

میری آمد تمام انبیاء کی آمد ہے۔ میں تمام انبیاء کا مظہر ہوں۔ میرے ساتھ وہ خدا جو تمام انبیاء کے ساتھ کلام کیا ہے کلام کرتا ہے۔ اس نے آرڈر دیا ہے کہ میری رضا کی خاطر خبر دو کہ اگر اللہ کی محبت کرتے ہو تو میری بات مان لو۔ میری تابعداری کرو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ محبت کرے گا۔ میں نے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے خبر دیا اور جو مانے گا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کا وارث بنے گا باقی اللہ تعالیٰ انعام جس کو وہی پسند کرتا ہے۔

اعلان کرنے والے اللہ تعالیٰ کے رسول احمد نور کابلی احمدی، اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں کے ماننے والے میں ایمان کا درخت ہوں جیسا کہ تمام انبیاء اور جیسے کہ ابراہیم علیہ السلام اور جیسے موسیٰ علیہ السلام جیسے کہ محمد ﷺ اور جیسا کہ مسیح علیہ السلام الغرض تمام انبیاء ایمان کے درخت ہیں سب کے ماننے سے ایمان کا پھل ملتا ہے اور جنت ملتی ہے میں بھی اسی طرح ایمان کا درخت ہوں میرا انکار اسی طرح زہر قاتل ہے جیسا کہ تمام انبیاء کا انکار زہر قاتل ہے ۔

احمد نور کابلی احمدی۔ اللہ کا رسول۔ مقام قادیان پنجاب

مدیر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں:

جو لوگ قادیانی تحریکات کی برکات بتایا کرتے ہیں ان کو چاہیے کہ یہ بڑی برکت بھی ان برکات میں شامل کیا کریں بلکہ اس کو اول نمبر پر رکھیں کیوں

ہر گناہے کہ کنی در شب آدینہ (جمعہ) بکن
تا کہ از صدر نشینان جہنم باشی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ نومبر ۱۹۲۷ء مطابق ۱۵ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۲۔ ص ۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی قلعہ کی بنیادیں کھوکھلی ہوگئیں

قادیان میں نفاق وشقاق

حمایت حق میں اہل حدیث کی مسلسل کوششیں آخر رنگ لائے بغیر نہ رہ سکیں ضربات المومنین سے آج امت مرزائیہ جس قدر نالاں وگریاں ہے اس کا نقشہ ہم امام قادیان ہی کے الفاظ میں دکھاتے ہیں۔ چنانچہ میاں بشیر الدین خلیفہ قادیان اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۴۔اکتوبر ۱۹۲۷ء میں فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت میں:

> کچھ تو منافق ہیں جو احمدی کہلاتے ہیں مگر ایسی باتیں پھیلانے میں لگے رہتے ہیں جن سے جماعت میں تفرقہ پیدا ہو (اور) جماعت کی قدر ووقعت دوسروں کی نظروں میں گر جائے۔
>
> (الفضل ۲۱۔اکتوبر ۱۹۲۷ء ص ۶)

ایسا کیوں ہے؟ یہ بات جس امر کا نتیجہ ہے وہ ظاہر ہے کہ حقیقتاً ان کے قلوب تاویلات قادیان سے مطمئن نہیں ہیں۔اور بے چارے اندر ہی اندر پگھلے چلے جارہے ہیں اور کسی کے اس شعر کا ورد کرتے ہیں

بنے کیوں کر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے ، بات الٹی، یار الٹا

اس کے بعد خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے مرزا غلام احمد آنجہانی کی صداقت کا ثبوت ران کی مہلت زندگی سے دیا کہ جھوٹے کو اتنی مہلت نہیں ملتی۔

میں کہتا ہوں مہلت کا راگ ایک ڈھکوسلا اور کذب صریح ہے۔سنئے! آپ کے پیشوا (مرزا غلام احمد قادیانی): اولاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲سال مہلت پانا دلیل صداقت بتاتے ہیں۔

(ملاحظہ ہو آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۔شہادۃ القرآن صفحہ ۷۱)

پھر ۱۶ برس کی مہلت کو نشان صدق قرار دیا (ملاحظہ ہو ضیاء الحق۔ص ۴۴)

بعد میں ۱۸ سال مدت کو معیار ٹھہرایا (ملاحظہ ہو ایام الصلح اردو۔ص ۳۷)

ازیں بعد ۲۰ برس پر آ ٹھہرے۔(دیکھو انجام آتھم ص ۴۹)

پھر ۲۵ سال تک پہنچ جاتے ہیں۔(ایام صلح اردو۔ص ۳۷)

پھر تیس برس سے زیادہ کو مدت مہلت قرار دیتے ہیں۔(انجام آتھم۔ص ۵۰)

اور کبھی تیس برس کے قریب مدت کو معیار ٹھہرایا ہے۔(حقیقۃ الوحی۔ص ۲۰۶)

کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ جوں جوں عمر بڑھتی گئی معیار مہلت بڑھتا گیا آخر کار بمقابلہ شیر پنجاب (مولانا ثناء اللہ امرتسری) جھوٹا سچے کی زندگی میں مر کر سب ختم کر گیا۔

اور یہ بھی تو سوچو کہ کیا ایک شخص ۲۳ سال تک انتظار کرے کہ مدت ختم ہو اور میں ایمان لاؤں۔

احمدی دوستو! کیا معیار مہلت کی بتدریج ترقی اور اختلاف لوجدوا فیہ اختلا فا کثیرا کا مصداق نہیں ۔ نامہ نگار از بٹالہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ نومبر ۱۹۲۷ء مطابق ۲۹ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۴ ص ۲۔۳)

.....

مرزائی سوال اور اس کا جواب

فدوی کی ایک احمدی کے ساتھ گفتگو ہوئی ہے، اس بارہ میں کہ وہ تصدیق نبوت مرزا کرتا تھا اور بندہ اس کی تکذیب میں گویا تھا۔ جو کہ دران ثنائے بحث اس نے کہا کہ تو مجھ کو عیسائی تصور کر میں بجائے عیسائی آپ کے ساتھ زیادت مرتبہ حضرت عیسیٰ بر مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ کے ثبوت میں مدعی ہوں۔، کیونکہ قرآن پاک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراحادیث نبویہ میں معجزات حضرت عیسیٰ، معجزات حضرت محمد ﷺ پر زیادہ پائے جاتے ہیں۔اس وجہ سے مرتبہ عیسیٰؑ کا حضرت محمد ﷺ کے مرتبہ سے زیادہ ہے۔

لہذا ملتمس ہوں کہ اہل حدیث کے پرچہ میں اس کے متعلق قرآن اور حدیث سے درافشانی فرمائیں۔

از جانب: حاجی عبدالقیوم خریدار اہل حدیث۔ نمبر ۸۱۸۵

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس احمدی نے غلط کہا۔معجزات مسیحیہ کا شمار کر کے بتاوے کہ قرآن وحدیث میں کس طرح آنحضرت ﷺ کے معجزات سے زیادہ ہیں وہ پہلے اپنے دعوی کا ثبوت پیش کرے

ہاں اس احمدی کے اس قول کے مطابق (کہ جس کے معجزات زیادہ ہوں وہ افضل ہے) مرزا صاحب قادیانی کل انبیاء سے افضل ہوں گے۔غالباً اسی فائدہ کے لئے اس احمدی نے آپ کو یہ دھوکہ دیا ہے۔

مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں کہ:

میرے دس لاکھ سے بھی زیادہ نشان ہیں۔ (تذکرۃ الشہادتین۔ص ۴۱)

اسی لئے مسلمانوں اور عیسائیوں کو للکارتے ہیں کہ حضرت مسیح کے معجزات میرے مقابلہ میں لاکر شمار کرو۔

واضح رہے کہ مرزا صاحب کے دس لاکھ معجزات ۱۹۰۳ء تک تھے اور آپ کا انتقال ۱۹۰۸ء میں ہوا تھا ان پانچ سالوں کے معجزات ابھی ملانے ہوں گے بتاؤ اتنے معجزات کسی نبی کے ہوئے ہیں بلکہ سارے نبیوں کو ملا کر بھی نہ ہوئے ہوں گے۔پھر اس میں کیا شک رہا کہ مرزا صاحب قادیانی سارے نبیوں سے افضل اور اعلی ہوئے اسی لئے مرزا صاحب قادیانی کا قول ہے

میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ نومبر ۱۹۲۷ء مطابق ۲۹ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۴ ص ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں فساد کا بم پھٹا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

وہ فساد جس کا عرصہ سے اندیشہ تھا آخر کار ظہور پذیر ہو گیا۔ مدت سے ہم سنتے تھے کہ قادیان میں مواد پک رہا ہے جس کا ذکر ہم نے شیخ یعقوب علی تراب سے بھی اشارۃً کیا تھا جب وہ دفتر اہل حدیث امرتسر میں آئے تھے۔

افسوس کہ قادیان جیسے مقام میں جس کو دارالامن والامان کہا جاتا ہے ایسے مقدمات ہوں۔ مزید افسوس یہ ہے کہ یہ فساد کسی ہندو یا آریہ یا سکھ یا کسی محمدی مسلمان سے نہیں بلکہ خاص احمدی افراد اور احمدی خلیفہ کی باہمی جنگ ہے جس کا نتیجہ یہاں تک پہنچا ہے کہ خلیفہ قادیان پر دفعہ ۱۰۷ کے تحت مقدمہ چلایا گیا ہے جس میں آخری سزا نیک چلنی کی ضمانت ہے۔ اس کے بالمقابل خلیفہ قادیان نے ان لوگوں کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا ہے جنہوں نے یہ کارروائی کی ہے۔

ہمارے خیال میں خارج کرنے کی کارروائی ایک طرح رسمی تو ہے مگر اس کی ضرورت نہ تھی کیونکہ جو لوگ اس درجہ اپنے خلیفہ سے بے زار ہیں کہ اس کی ضمانت کرانے کے درپے ہیں وہ اس کے ماتحت رہنا کب پسند کریں گے بلکہ وہ اس جماعت سے پہلے نکل چکے ہوں گے بعد ازاں انہوں نے کارروائی کی ہوگی۔

وجہ فساد کیا ہوئی۔ اگر گوئم زبان سوزد۔ اس کی پوری تفصیل منشی عمر الدین احمدی گورنمنٹ سرونٹ (شملہ۔ دہلی) کو معلوم ہے جن کے پاس اس خصوص میں کافی مواد تحریری موجود ہے اور وہ پوری دیانت داری سے اس بارہ میں غیر جانبدارانہ رائے رکھتے ہیں۔ مقدمہ بٹالہ میں ۷ دسمبر کو ہے جس کی کارروائی آئندہ پرچہ میں درج ہوگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ۔ جوالزام خلیفہ (مرزا محمود احمد) پر لگائے گئے ہیں وہ اگر غلط ہیں، تو ہمیں خلیفہ قادیان سے ہم دردی ہے، لہذا ہم بحکم شریعت دعا کرتے ہیں کہ خدا حق و باطل میں فیصلہ فرمائے۔ آمین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ دسمبر ۱۹۲۷ء مطابق ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۶ ص ۶)

.....

قادیان میں طاعون

جناب مولوی نور محمد مبلغ و مناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور لکھتے ہیں:

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی صداقت کی بنیاد اپنی پیش گوئیوں پر رکھی ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۲۸۸)

اس لئے مرزا قادیانی کی اس عظیم الشان پیش گوئی کی (جو حفاظت قادیان کیلئے کی گئی تھی اور جس پر آپ نے اپنی سچائی کا بہت کچھ مدار رکھا تھا اور دنیا کے ہر چھوٹے بڑے کو بہت ہی پرزور الفاظ میں للکارا کہ کون ہے جو ہمارے قصبہ قادیان کی طرح اپنے شہروں و قصبوں کا طاعون سے حفاظت کا ذمہ دار ہوتا ہے) ہم جانچ اور پڑتال کرتے ہیں کہ کیا واقعی قادیان طاعون سے محفوظ رہا؟ مگر افسوس:

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا، جو سنا افسانہ تھا

قادیانی الہام درباره حفاظت قادیان

مرزا صاحب قادیانی پر جو حفاظت قادیان سے متعلق وحی نازل ہوئی تھی اس کے اصل الفاظ ان کے رسالہ دافع البلاء صفحہ ۵ سے نقل کئے جاتے ہیں:

۱۔ خدا کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی اس کی یہ عبارت ہے

ان الله لا يغير ما بقو م حتى يغيروا ما بانفسهم انه آ وى القر ية یعنی خدا نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کر لیں جو ان کے دلوں میں ہیں۔ یعنی جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو نہ مان لیں تب تک طاعون دور نہیں ہوگی۔ اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔ اب دیکھو تین برس سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ دونوں پہلو پورے ہو گئے۔ یعنی ایک طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی اور دوسری طرف باوجود اس کے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہو رہا ہے مگر قادیان طاعون سے پاک ہے بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا وہ بھی اچھا ہو گیا کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور ثبوت ہوگا۔،

۲۔ تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی وہ یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ بہرحال جب تک طاعون دنیا میں رہے، گو ستر برس تک رہے، قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔ (دافع البلاء۔ ص ۱۰)

۳۔ خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو ان میں رہتا ہے۔ وہ اس گاؤں کو طاعون کی دست برد سے اور اس کی تباہی سے بچالے گا۔ اگر تیرا پاس مجھے نہ ہوتا، اور تیرا اکرام مدنظر نہ ہوتا، تو میں اس گاؤں کو ہلاک کر دیتا۔ (دافع البلاء۔ ص ۷)

ناظرین! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مذکورہ بالا الہامات اپنے معنی (حفاظت قادیان) میں ایسے صاف وصریح ہیں جو کسی شرح وحاشیہ وتاویل کے محتاج نہیں۔ مگر مرزا صاحب قادیانی کی دور اندیش ذہنیت کب اس بات کو گوارا کر سکتی تھی کہ کوئی صاف عبارت وظاہر مطلب ان کی ملمع کاری وتاویل نگاری سے محفوظ رہ جائے۔ اس لئے آپ نے اس پر بھی اس قدر حواشی چڑھائے کہ بقول مولانا ثناء اللہ صاحب، داڑھی سے مونچھیں بڑی۔ اور یہ سب کچھ محض اس لئے کہ

بات وہ کہیے کہ جس بات کے ہوں سو پہلو
کوئی پہلو تو رہے بات بدلنے کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن جس پر بھی قدرت نے مرزا غلام احمد اور ان کے مریدوں سے اس بات کو ظاہر کرا دیا کہ ہاں بے شک قادیان میں طاعون بڑے تزک واحتشام سے آیا۔ ملاحظہ کیجئے

قادیان میں طاعون اور مرزا جی کا اقرار

تکبر، غرور، نخوت، خودستائی وخودنمائی وخودنمائی وغیرہ ایسی بری چیزیں ہیں جو بڑے سے بڑے انسان کو دنیا وآخرت میں رسوا وذلیل کر دیتی ہیں۔ جس کی ظاہر مثال مرزا صاحب قادیانی کی ذات ہے جن میں مذکورہ بالا اشیاء ایک نمایاں حیثیت میں پائی جاتی ہیں۔ بالخصوص حفاظت قادیان کی بابت تو قادیانی مرزا جی نے اپنی شیخیوں اور تعلیوں کی حد کر دی۔ الا مان والحفیظ۔

لیکن جب قادیان میں طاعون ان کی شیخیوں وتعلیوں کو خاک آلود کرتا ہوا آدھمکا، تو نہایت دبی زبان سے ایک اقراری اعلان شائع کرتے ہیں

اور پھر طاعون کے دنوں میں جب کہ قادیان میں طاعون زور پر تھا تو میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔

(حاشیہ حقیقۃ الوحی۔ص۸۴)

ناظرین! مذکورہ بالا عبارت سے مرزا صاحب قادیانی کی صداقت کا پہلو خوب روشن ہو جاتا ہے کہ باوجود مرزا جی کے مکفرین ومنکرین کی کثرت کے پھر بھی طاعون وقت مقررہ ءمرزا پر نہیں آیا، اور نہ ہمیشہ رہا۔

اور کیا مرزا جی کے وجود سے پہلے دنیا میں طاعون نہیں آیا تھا؟ اور کیا مرزائی امت طاعون سے محفوظ رہتی ہے اور رہی؟ ہرگز نہیں۔

اس لئے مرزائیو! اس پیش گوئی کے کاذب ہونے پر مرزا صاحب قادیانی کی اس پیش گوئی کا نتیجہ سنیئے۔ خود مرزا صاحب لکھتے ہیں:

میں سچ سچ کہتا ہو کہ اگر اس پیش گوئی (حفاظت قادیان) کے مطابق کہ دراصل بیس یا بائیس برس سے شہرت پا رہی ہے ظہور میں نہ آیا تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ (کشتی نوح۔ص۴)

بے شک ہمارا بھی صادہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تکبر عزازیل را خوار کرد۔ بزندان لعنت گرفتار کرد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ دسمبر ۱۹۲۷ء مطابق ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۶ ص ۶۔۷)

.....

کھلی چٹھی بنام منشی عمر الدین احمدی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آپ (یعنی منشی عمر الدین صاحب) اگرچہ پختہ احمدی بلکہ فنافی المرزا ہیں مگر میرا خیال آپ کی نسبت ابھی تک یہی ہے کہ آپ دیانۃً راست گو ہیں۔ اسی بنا پر قادیانی فساد کے متعلق آپ کو صحیح بیان دینے کی فرمائش کی تھی، جو آپ نے کسی مصلحت سے نہ دیا۔ جس سے میرے حسن ظن کو کسی قدر صدمہ پہنچا۔ تاہم اس کے متعلق میں نے اپنے دل میں آپ کی طرف سے کچھ تاویل کر لی۔

آج یہ دوسرا سوال آپ سے کرتا ہوں۔ اب آپ کو اختیار ہے کہ میرے بقیہ حسن ظن کو بالکل زائل کر دیں، یا زائل کو بحال کر دیں۔

آپ سچ سچ فرمائیں خلیفہ قادیان میاں محمود احمد صاحب نے آپ کو کبھی اس مضمون کا خط لکھا تھا کہ گو ہماری جماعت پچاس ہزار ہے لیکن تم لوگ چھ لاکھ ہی کہا کرو۔

بہتر یہ ہے کہ جس خط سے ایسا سمجھا گیا ہے اس کے پورے الفاظ نقل کر کے پبلک کو مشکور فرمائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ جنوری ۱۹۲۸ء مطابق ۱۹ رجب ۱۳۴۶ھ ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میاں محمود احمد قادیانی کے عقائد۔۱

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

جماعت احمدیہ (قادیانی پارٹی) کے موجودہ خلیفہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں۔ آپ ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے تھے اور ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو خلیفہ قرار پائے میاں محمود احمد صاحب نے اپنی ایک تقریر میں یہ دعوی کیا ہے کہ

میں خدا کا بنایا ہوا خلیفہ ہوں۔ آیت استخلاف کے ماتحت میری خلافت ہے۔ میری بیعت سب احمد یوں پر واجب ہے۔ میری بیعت نہ کرنے والا فاسق بلکہ ابلیس ہے میرے بعد کا خلیفہ بھی خدا بنائیگا

(الفضل ۱۴۔ اپریل ۱۹۱۴ء ص ۵)

ماہ ستمبر ۱۹۱۷ء میں شملہ میں تشریف لے جا کر جناب میاں محمود احمد نے ارشاد فرمایا:

جس طرح مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کا انکار تمام انبیاء کا انکار ہے، اسی طرح میرا انکار انبیاء بنی اسرائیل کا انکار ہے جنہوں نے میری خبر دی۔

میرا انکار رسول اللہ کا انکار ہے جنہوں نے میری خبر دی۔

میرا انکار شاہ نعمت اللہ ولی کا انکار ہے جنہوں نے میری خبر دی۔

میرا انکار مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کا انکار ہے جنہوں نے میرا نام محمود رکھا اور مجھے موعود بیٹا ٹھہرا کر میری تعیین کی۔ (الفضل قادیان ۲۲ ستمبر ۱۹۱۷ء ص ۲)

اب ناظرین اخبار اہل حدیث کی دل چسپی کے لئے میاں محمود احمد قادیانی کے عقاید ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ نمبر ا :

میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت (ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد) مسیح موعود کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں۔لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم ﷺ کا ہے اور آپ ﷺ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے متعلق ہی ہے ۔(انوار خلافت ۔ص ۱۸)

اور سنئے :اس آیت میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دی گئی ہے وہ آنحضرت ﷺ نہیں ہو سکتے ۔ (ایضاً۔ص ۲۳)

اور دیکھئے :اس پیش گوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود (مرزا) ہی ہو سکتے ہیں نہ اور کوئی ۔

(ایضاً۔ص ۳۳)

اور سنئے :

جب اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو ذکر ہے دو کا نہیں اور اس شخص کی تعیین ہم حضرت مسیح موعود پر کرتے ہیں ،تو اس سے خود نتیجہ نکل آیا کہ دوسرا اس کا مصداق نہیں اور جب ہم ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) اس پیش گوئی کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں ۔ (الفضل ۲۔۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۵)

اور دیکھئے :میرے نزدیک وہ رسول جسکا اسم ذات احمد ہے حضرت مسیح موعود (مرزا) ہی ہیں ۔

(الفضل قادیان ۲۔۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۵)

اور سنئے :

ہم تو ظلی طور پر آپ کو اسمہ احمد والی پیش گوئی کا مصداق نہیں مانتے بلکہ ہمارے نزدیک آپ اس کے حقیقی مصداق ہیں (الفضل ۲۔۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور دیکھئے:

حضرت مسیح موعود اس پیش گوئی کے اصل مصداق ہیں۔(الفضل ایضاً ص ۷)

عقیدہ نمبر۲:

و اللہ متم نور ہ و لو کرہ الکا فرو ن ، اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے گا گو کفار ناپسند ہی کریں۔

یہ آیت بھی احمد رسول (مرزا) کی ایک علامت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے کیونکہ اس میں بتایا گیا ہے کہ احمد کا وقت اتمام نور کا وقت ہے اور گو قرآن کریم سے ہمیں یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کے ہاتھ پر شریعت کامل کر دی گئی مگر اتمام نور آپ کے وقت میں معلوم نہیں ہوتا بلکہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسیح موعود کے وقت میں ہوگا اور رسول کریم ﷺ کے وقت میں اس کی بنیاد ڈالی گئی تھی...اتمام نور، مسیح موعود (مرزا) ہی کے وقت میں ہونا مقرر تھا (انوار خلافت۔ص ۴۲)

(مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: آریوں کی شدھی تحریک اور مسلمانوں خاص کر ملکانوں کا ارتداد اسی اتمام نور کی برکات ہیں)

عقیدہ نمبر۳:

ایک متواتر حدیث جو صحاح میں پائی جاتی ہے بلکہ بخاری کی حدیث ہمیں بتلاتی ہے کہ تین یا چھ سال تک اپنی وحی کے معنی کرنے میں آنحضرت ﷺ کو تردد رہا ہے۔ (رسالہ حقیقۃ الامر۔ص ۱۲)

عقیدہ نمبر۴:

چونکہ آنحضرت ﷺ کو گذشتہ انبیاء کے نام نہیں دیئے گئے تھے، اس لئے لوگ مسیح وغیرہ کے تو منتظر رہے اور اب بھی ہیں مگر آپ (ﷺ) کے منتظر نہیں۔ حالانکہ آنحضرت ﷺ سب انبیاء کے موعود ہیں

اور سنئے:

حضرت یحیٰ کو صرف ایک نبی کا نام دیا گیا مگر حضرت مسیح موعود کو جن کے لئے حضرت یحیٰ ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل کے طور پر ہیں تمام گذشتہ انبیاء کے نام دیئے گئے ہیں۔(الفضل قادیان ۱۶ جون ۱۹۱۷ء ص ۵و۶)

عقیدہ نمبر ۵:

ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں (یعنی غیر مریدین مسلمانوں) کو مسلمان نہ سمجھیں اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔

(انوار خلافت۔ص ۹۰)

اور سنئے:

ہم چونکہ حضرت مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اور غیر احمدی آپ کو نبی نہیں مانتے۔اس لئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے۔غیر احمدی کافر ہیں۔ (الفضل قادیان ۲۶۔۲۹ جون ۱۹۲۲ء ص ۶)

(مولانا ثناءاللہ امرتسری کہتے ہیں: اسی طرح جھوٹے مدعی کو سچا جاننے والا کون؟)

میں نے حضرت مسیح موعود کے متعلق یہ خیال پھیلایا ہے کہ آپ فی الواقع نبی ہیں۔دوم یہ کہ آپ ہی آیت اسمه احمد کی پیش گوئی مذکورہ قرآن مجید (سورہ صف) کے مصداق ہیں۔

سوم یہ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے یہ عقاید ہیں (آئینہ صداقت ص ۳۵)

(مولانا ثناءاللہ امرتسری کہتے ہیں: مرزا صاحب کے تکفیری عقائد کے یہ معنی ہوئے:

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں۔ تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں)

عقیدہ نمبر ۶:

ہم رسول اللہ کی یہ شان بیان کرتے ہیں کہ آپ کی غلامی میں نبی آئیں گے تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ دوسرے تمام نبی بادشاہ کی مانند ہیں اور آنحضرت ﷺ شہنشاہ۔کیونکہ آپ کے فیض سے نبی ہو سکتے ہیں یہی تو آپ کی عزت ہے جو خدا تعالیٰ نے خاتم النبیین میں بیان فرمائی ہے آپ انبیاء کی مہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں جس پر آپ کی مہر لگی وہی نبی ہوگا۔ (انوار خلافت)

(حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری کہتے ہیں:

پھر کیا وجہ ہے کہ زمانہ رسالت محمدیہ کے بعد مرزا صاحب کی بعثت تک ایک مسلمان بھی درجہ نبوت پر فائز نہیں ہوا (حقیقۃ الوحی مصنفہ مرزا) کیا اتنے عرصہ میں کوئی ایک شخص بھی کامل متبع نہیں ہوا؟ ہوئے تو مرزا صاحب ہی ہوئے۔ شائد اسی لئے کہا گیا ہے:

کامل اس فرقہ زہاد سے اٹھا نہ کوئی۔ جو ہوئے کچھ تو یہی رند قدح باز ہوئے)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ جنوری ۱۹۲۸ء مطابق ۱۹ رجب ۱۳۴۶ھ ص ۵۔۶)

.....

میاں محمود احمد خلیفہ قادیانی کے عقائد۔۲

جناب بابو حبیب اللہ صاحب ؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

عقیدہ نمبر ۷:

ہم حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو نبی کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں؟ کیا محدث اور مجدد! ہاں ہم بے شک یہ بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود محدث اور مجدد بھی تھے، لیکن محدث اور مجدد تو آنحضرت ﷺ بھی تھے۔ (القول الفصل۔ص ۲۵)

محدث ہونے سے انکار کے یہ معنی ہیں کہ آپ (مرزا قادیانی) نے اس سے بڑا درجہ پانے کا دعوی کیا ، ورنہ ہر نبی محدث ہے۔ حتی کہ ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے (حقیقۃ النبوت: ص ۱۲۸ کا حاشیہ)

نوٹ من جانب راقم نمبر ۱:

قرآن مجید میں یا کسی صحیح حدیث میں آنحضرت ﷺ کے لئے لفظ محدث نہیں آیا ہے۔

نوٹ نمبر ۲:

صحیح بخاری میں مناقب حضرت عمرؓ میں یہ حدیث لکھی ہے :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ گذرے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان سے ہم کلام ہوتا تھا بغیر اس کے کہ وہ نبی ہوں سو ایسے لوگ اس امت میں ہیں تو عمرؓ ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص۹۱۴)

نوٹ نمبر۳:

اور حضرت مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات کی جلد ثانی صفحہ ۹۹ میں ایک مکتوب بنام محمد صدیق لکھتے ہیں: جس کی عبارت یہ ہے:

اے دوست تمہیں معلوم ہو کہ اللہ جل شانہ کا بشر کیساتھ کلام کرنا کبھی روبرو اور ہم کلامی کے رنگ میں ہوتا ہے اور ایسے افراد جو خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہوتے ہیں وہ خواص انبیاء میں سے ہیں۔ اور کبھی یہ ہم کلامی کا مرتبہ بعضے ایسے کامل لوگوں کو ملتا ہے کہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کے متبع ہیں اور جو شخص کثرت سے شرف ہم کلامی کا پاتا ہے اس کو محدث بولتے ہیں ۔ (ازالہ اوہام۔ص۹۱۵)۔

نوٹ نمبر۴: محدث نبی نہیں ہوتا (حقیقۃ النبوۃ۔ص ۲۳۷)

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۰ جنوری ۱۹۲۸ء مطابق ۲۶ رجب ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۱۲ ص ۸)

.....

محتسب رادرون خانہ چہ کار

(خلیفہ قادیان کے متعلق قادیان کے بعض مریدوں کو جو شکایت ہے بماتحت حکم قرآن آج تک ہم نے اس کا اظہار نہیں تھا، مگر اب وہ مطبوعہ اشتہارات میں آچکی ہے جو بغرض اشاعت ہمارے پاس بھیجی گئی ہیں، اس لئے ان کو شائع کیا جاتا ہے۔ تاہم ہمارا یقین ہے کہ العلم عند الله ۔ قادیان سے آمدہ اشتہار درج ذیل ہے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

عبدالکریم احمدی جالندھری مولوی فاضل کارخانہ مشین سیویاں، قادیان لکھتے ہیں:

دل تو نہیں چاہتا کہ موجودہ تنازعہ کے متعلق کچھ لکھا جائے۔ مگر اس وجہ سے کہ الفضل نے متعدد اشاعتوں میں خاکسار اور خاکسار کے متعلقین کی نسبت بعض امور کا ذکر کیا ہے جس سے مجھے یہ خیال ہوا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدی احباب ضرور فریق ثانی کا (ہمارا) بھی بیان سننے کے خواہش مند ہوں گے کہ وہ دونوں بیانات سے کسی صحیح نتیجہ پر پہنچ جائیں کیونکہ خدا کے فضل وکرم سے ہر ایک نے احمدیت کو دلائل سے مانا ہے نہ کسی جبر اور لالچ سے۔ اس لئے ہر ایک احمدی سچے اور حقیقی دلائل کی طرف توجہ کرے گا۔ خواہ ان دلائل کو بیان کرنے والا کوئی ہو۔ پس اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے میں اصل امر کا ذکر کرونگا جو ان سب حالات کا باعث ہے۔ اس بات کو ہر ایک دوست تسلیم کرے گا کہ پیری مریدی کے تعلقات بہت نازک ہوتے ہیں جہاں انسان اپنے پیرومرشد کی خاطر ہر قسم کی تکالیف میں راحت محسوس کرتا ہے اور حسن عقیدت میں دن بدن ترقی کرتا ہے وہاں بعض اوقات بعض امور حسن عقیدت میں کمی کا بھی باعث ہو جاتے ہیں۔ قریباً عرصہ ڈیڑھ سال کا ہوا کہ ہم کو بعض واقعات معلوم ہونے پر جناب میاں (محمود) صاحب سے عقیدت کم ہوگئی اور ہمیں ضرورت پیش آئی کہ کسی طریق سے ہم اپنی تسلی ضرور کریں تا کہ عقیدت بدستور قائم رہے اور کسی قسم کی کمی واقع نہ ہو۔ کیونکہ ہم دیکھتے تھے کہ اگر ہم اپنی تسلی نہ کریں گے تو یقیناً تمام عقیدت جاتی رہے گی۔ آخر ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ جناب کی خدمت میں یہ درخواست کریں اگر جناب (خلیفہ صاحب قادیان) اس امر پر مؤکد بعذاب حلف اٹھائیں کہ:

جو امور جناب کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں وہ غلط ہیں،

تو ہماری تسلی ہو سکتی ہے۔ مگر ہماری یہ درخواست منظور نہ ہوئی اور مدت تک ہماری یہی حالت رہی کہ ہم روزانہ سوچتے رہے کہ کس طرح تسلی کی جاوے۔ مگر سوائے حلف کے اور کوئی طریقہ نظر نہ آیا۔ بالآخر ہم سے بابو عبد الحمید احمدی کلرک آب وہوا شملہ نے ماہ ستمبر ۱۹۲۷ء میں جب کہ جناب میاں صاحب شملہ ہی میں تشریف رکھتے تھے، جناب سے اپنی تسلی چاہی اور متعدد خطوط ارسال کئے۔ ان میں بعض سوالات یہ تھے

۱۔ کیا خلیفہ زانی یا لوطی ہو سکتا ہے اور کیا اس کی بیعت جائز ہے ؟

۲۔ اگر خلیفہ کی ذات پر ایسے اعتراضات ہوں تو ان کو کیسے دور کیا جائے۔

۳۔ کیا حضرت مرزا صاحب نے اس کے متعلق کوئی طریق فیصلہ بیان فرمایا ہے۔

جناب (خلیفہ صاحب) کسی طریق سے ضرور تسلی فرمائیں،

جب جواب میں دیری ہوئی تو انہوں نے طریق فیصلہ مباہلہ قرار دے کر پھر متعدد خطوط لکھے۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ کی تائید انکو حضرت مسیح موعود کے مندرجہ صریح حوالہ سے بھی ہوگئی جس کو میں درج کرتا ہوں تا کہ معلوم ہو کہ یہ طریق خود تراشیدہ نہ تھا، کسی غرض کے لئے یہ پیش نہ کیا گیا تھا بلکہ محض حسن نیت پر مبنی اور صفائی قلوب کیلئے تھا اور مقصود معاملہ کا صاف کرنا تھا۔ اس حوالہ کی عبارت بھی بالکل واضح ہے۔ لکھا ہے:

واضح رہے کہ دو صورتوں میں مباہلہ جائز ہے۔ اول کافر کے ساتھ، دوم اس ظالم کے ساتھ جو ایک بے جا تہمت کسی پر لگا کر اس کو ذلیل کرنا چاہتا ہے مثلاً ایک مستورہ کو کہتا ہے کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ عورت زانیہ ہے۔ سو اس حالت میں بھی مباہلہ جائز ہے کیونکہ اس جگہ کوئی اجتہادی اختلاف نہیں ہے بلکہ ایک شخص اپنے یقین اور رؤیت پر بنا رکھ کر ایک مومن بھائی کو ذلت پہنچانی چاہتا ہے اور یقین پر بنا رکھ کر دوسرے کو مفتری اور زانی وغیرہ قرار دیتے ہیں۔

(اخبار الحکم قادیان ۲۴ مارچ ۱۹۰۲ء)

اس حوالہ کو ملاحظہ کرنے کے بعد یقیناً ہر ایک بھائی اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ بابو صاحب ہی نہیں بلکہ ہر ایک شخص ایسے حالات میں جب کہ تسلی کی ضرورت ہو اور کسی طریق فیصلہ کی تلاش بھی ہو اور حضرت مسیح موعود کی یہ عبارت بھی مل جائے تو وہ ضرور اس طریق فیصلہ کیلئے لکھے گا اور ایسا کرنا اس کا فرض ہوگا۔ مگر جناب میاں (محمود) صاحب نے اپنے مکتوب مورخہ ۲، اکتوبر ۱۹۲۷ء میں بدیں الفاظ اس طریق سے انکار فرما دیا:

جو امور کہ معاملات سے تعلق رکھتے ہوں ان میں مباہلہ ہرگز نہیں ہوسکتا اور ایسا مباہلہ شریعت کے بالکل برخلاف ہوگا۔

اب ہماری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی کہ نہ مؤکد بعذاب قسم سے فیصلہ ہوسکتا ہے (خواجہ کمال الدین لاہوری احمدی نے بھی خلیفہ قادیان کو دفع الزامات پر حلف اٹھانے کا خط لکھا تھا۔ انکو بھی جواب نہ دیا گیا۔ ثناء اللہ) نہ مباہلہ ہوسکتا ہے، تو اور طریق کیا اختیار کیا جائے؟ اور ادھر حضرت مسیح موعود کی تحریر کو بار بار پڑھیں تو اس کی کوئی تاویل نہ ہو سکے۔ ابھی معاملہ یہیں تک پہنچا تھا کہ صورت حالات یکدم بدل گئی۔

اس جگہ میں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری خیال کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب کو اپنے نفس پر قیاس کر کے دوسرے پر فتوی لگانا چاہیے۔ اگر اس طریق سے ہر ایک صاحب غور فرمائیں گے تو یقیناً ہمیں اس امر میں حق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بجانب خیال کریں گے اور اس امر کی تصدیق کریں گے کہ ہر ایک احمدی کا ان حالات میں تسلی چاہنا فرض ہے

آخر میں میں یہ بھی عرض کر دیتا ہوں کہ الفضل میں اب یہ شائع کیا گیا ہے کہ : خلیفہ ہونے کے متعلق مباہلہ کر لیا جائے۔،

سو اس کے متعلق ہم سب کی یہ عرض ہے کہ ہمارے لئے مابہ النزاع خلافت کا سوال نہیں ہے۔ بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان الزامات کے خلاف مباہلہ ہو جو جناب کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ یہ تو صاف بات ہے کہ جس ہستی کو ایک قوم نے خلیفہ بنایا ہو وہ خلیفہ تو ہے، اس میں نہ کوئی شک ہے اور نہ اس پر مباہلہ کی ضرورت ہے۔ پس اگر ہماری تسلی ہو سکتی ہے تو اس طریق سے جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے بیان فرمایا ہے اور ہمیں معلوم نہیں کہ کیوں حضور کی تحریر کے ہوتے ہوئے اس صاف اور سادہ طریق کو اختیار نہیں کیا جاتا۔ امید ہے کہ اب بہت جلد اس طریق کو اختیار کیا جائے گا تا کہ لوگ شبہات سے نجات پائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ جنوری ۱۹۲۸ء مطابق ۳ شعبان ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۱۳ ص ۲۔۳)

.....

کھلی چٹھی کا جواب آ گیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۳ جنوری (۱۹۲۸ء) میں ایک کھلی چٹھی بنام منشی عمر دین قادیانی ملازم گورنمنٹ دہلی شملہ درج ہوئی ہے جس میں موصوف سے سوال تھا کہ آپ سچ بتا دیں کہ خلیفہ قادیان نے آپ کو لکھا تھا کہ :

گو ہماری جماعت پچاس ہزار ہے مگر آپ تبلیغ میں یہی کہا کریں کہ چھ لاکھ ہے۔

اس کا جواب منشی صاحب نے دیا ہے :

مجھے کبھی کوئی ایسا حکم تحریراً یا تقریراً حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے نہیں ملا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتنہ قادیان کی بابت بھی آپ سے سوال ہوا تھا جس کے متعلق لکھتے ہیں:

میں نے اس فتنہ کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کی تو اصل حقیقت یہ معلوم ہوئی کہ الزام لگانے والوں کے پاس کوئی ثبوت نہیں بلکہ بعض بیانات سے حضرت میاں صاحب (خلیفہ قادیان) کی بریت ثابت ہوتی ہے۔

عنقریب تمام واقعات مع دلائل آپ کے سامنے آجائیں گے اور دنیا کہہ اٹھے گی کہ میاں صاحب ، یوسف ہیں۔

عمر دین احمدی کلرک ڈی۔بی۔آئی۔ایم آفس دہلی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آپ نے اس سوالوں کا جواب تو دے دیا۔صحیح دیا یا غلط، اس کا علم خدا کو ہے۔مگر ابھی ایک دو سوال باقی ہیں۔اس کی بابت بھی جواب دے دیں۔

۱۔کیا آپ کے پاس کسی لڑکی کا خط ہے یا آپ نے دیکھا ہے جس میں اس نے اپنا حال وخیال متعلقہ برتاؤ خلیفہ قادیان لکھا ہے۔

۲۔کیا کوئی خط ایسا بھی آپ کے پاس ہے یا آپ نے دیکھا ہے کہ کسی لڑکی نے کسی سہیلی کو لکھا ہے کہ بوقت... کہتے تھے حمل کا اندیشہ نہیں۔

حلف مؤکد بعذاب کے ساتھ جواب دیں، مثبت ہو منفی، مگر حلف مؤکد بعذاب کے ساتھ ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ فروری ۱۹۲۸ء ۔۱۷ شعبان ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۱۵ ص ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد اور میاں محمود احمد

اس مضمون میں فاضل مضمون نگار نے باپ بیٹے کے جھگڑے اور ان دونوں کے اختلافی اقوال پر روشنی ڈالی ہے، مدیر اہل حدیث امرتسر

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۵۔۵۵۶ پر لکھتے ہیں:

کرم ہائے تو ما را کرد گستاخ
تیری بخششوں نے ہمیں گستاخ کر دیا

مرزا محمود احمد قادیانی لکھتے ہیں:

نادان ہے وہ شخص جس نے کہا کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ۔ کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے بلکہ اور زیادہ شکر گزار اور فرمانبردار بناتے ہیں۔

(الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۱۳ کالم ۳)

مرزا غلام احمد نے ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۲ پر لکھا ہے:

صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہوسکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے اس کا کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رو سے بکلی ممتنع ہے اللہ فرماتا ہے

و ما ار سلنا من رسو ل ا لا لیطاع با ذن اللہ

یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع و تابعدار ہو۔

مرزا محمود احمد نے حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ ۱۵۵ پر لکھا ہے:

بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ نبی دوسرے نبی کا متبع نہیں ہوسکتا اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ و ما ار سلنا من رسو ل ا لا لیطاع با ذن اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراس آیت سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے حالات پر استدلال کرتے ہیں لیکن یہ سب بسبب قلت تدبر ہے۔

❁ مرزا غلام احمد نے آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۳۹ پر لکھا ہے:

انبیاء اس لئے آتے ہیں کہ ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرادیں اور بعض احکام کو منسوخ کریں اور بعض نئے احکام بجالائیں۔

❁ مرزا محمود احمد حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ ۱۳۳ پر لکھتے ہیں:

نادان مسلمانوں کا خیال تھا کہ نبی کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ کوئی نئی شریعت لائے یا پہلے احکام میں سے کچھ منسوخ کرے یا بلا واسطہ نبوت پائے لیکن اللہ تعالی نے مسیح موعود (مرزا) کے ذریعہ اس غلطی کو دور کردیا۔

❁ مرزا غلام احمد قادیانی کا کہنا ہے:

حضرت موسی کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔

(الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵ کالم ۳)

❁ مرزا محمود احمد قادیانی کا کہنا ہے:

آنحضرت ﷺ سے پہلے کوئی امتی نبی نہیں آسکتا تھا اس لئے کہ آپ سے پہلے جس قدر انبیاء گذرے ہیں ان میں وہ قوت قدسیہ نہ تھی جس سے وہ کسی شخص کو نبوت کے درجے تک پہنچا سکے۔ اور صرف ہمارے آنحضرت ﷺ ہی ایسے انسان کامل گذرے ہیں جو نہ صرف کامل تھے بلکہ مکمل تھے یعنی دوسروں کو کامل بنا سکتے تھے (حقیقۃ النبوۃ ص ۴۰) (پس مرزا صاحب جھوٹے ٹھہرے جو امت موسی میں ہزاروں امتی نبی ہونے کے قائل ہیں)

❁ مرزا غلام احمد قادیانی کا کہنا ہے:

مسیح موعود جو آنے والا ہے اس کی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہوگا یعنی خدا سے وحی پانے والا۔ لیکن اس جگہ نبوت تامہ کاملہ مراد نہیں کیونکہ نبوت تامہ کاملہ پر مہر لگ چکی ہے بلکہ وہ نبوت مراد ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو محدثیت کے مفہوم تک محدود ہے جو مشکوۃ نبوت محمدیہ سے نور حاصل کرتی ہے۔

(ازالہ اوہام۔ص ۱۷)

مرزا محمود احمد قادیانی کہتے ہیں:

دوسری دلیل حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے پر یہ ہے کہ آپ کو آنحضرت ﷺ نے نبی کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ اور نواسؓ بن سمعان کی حدیث میں نبی اللہ کر کے آپ کو پکارا گیا ہے۔ حقیقۃ النبوۃ ص ۱۸۹۔ (یعنی باپ محدث کہتا ہے اور بیٹا نبی کہتا ہے)۔ (اخبار محمدی یکم دسمبر ۱۹۲۸ء۔ص ۴)۔

(تقریباً یہی مضمون اہل حدیث امرتسر ۱۰ فروری ۱۹۲۸ صفحہ ۳۔۴ پر بھی ہے۔ یہ اضافات ہیں:

مرزا غلام احمد: ایلی ایلی لما سبقتنی کرماہائے تو مارا گستاخ کرد۔ ترجمہ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔ البشری ج ا ص ۴۳۔ محمود احمد: نادان ہے وہ شخص جس نے کہا کرم ہائے تو مارا گستاخ کرد کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے بلکہ اور زیادہ شکر گزار اور فرمان بردار بناتے ہیں الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۱۳)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ فروری ۱۹۲۸ء مطابق ۱۷ شعبان ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۱۵ ص ۳)

.....

کھلی چٹھی بخدمت منشی عمر الدین جالندھری

جناب منشی محمد حسین صابری، بریلی، یوپی سے لکھتے ہیں

بعد ما وجب۔ آپ نے اخبار الفضل مجریہ ۱۰ فروری ۱۹۲۸ء صفحہ ۶ میں تحریر فرمایا ہے کہ:

آپ سوچئے کہ آپ جیسے احمدیت کے مٹانے میں زور لگانے والوں کے ہوتے ہوئے کیوں یہ جماعت (قادیان) بڑھ رہی ہے۔ کیا آپ کسی مفتری علی اللہ کی مثال اس کے مقابلہ میں دے سکتے ہیں۔

آپ کی اس عبارت کے آخری جملہ کے متعلق عرض ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت کا بڑھنا ان کے صادق ہونے کی دلیل نہیں کیونکہ اس سے بہت زیادہ سوامی دیانند اپنی قوم میں کامیاب ہوگئے۔جس طرح وہ ویدوں کے پرچار کے نام پر اپنی قوم ہنود میں کامیابی حاصل کر گئے۔جناب مرزا صاحب تو باوجود قرآن واسلام کی اشاعت کا دعوی کرنے کے اپنی قوم مسلمان میں ان کے برابر کامیابی حاصل نہیں کر سکے۔مسلمانوں کے علاوہ کسی دوسری قوم نے تو جناب مرزا صاحب قادیانی کو پوچھا بھی نہیں، کامیابی کا تو کیا ذکر ہے۔حالانکہ آپ کا دعوی مسیح کی بعثت ثانی کا عیسائیوں کے لئے اور کرشن اوتار کا ہندوؤں کے لئے بھی تھا۔

چونکہ آپ لوگ عذر کیا کرتے ہیں کہ سوامی دیانند ویدوں کے بعد الہام کا منکر ہے اسلئے اس کی کامیابی کوئی چیز نہیں (دیکھو مباحثہ امرتسر ۱۹۱۶ء شائع کردہ انجمن احمدیہ۔ص ۳۴) تو آپ لوگوں کے اس عذر کو قطع کرنے کیلئے میں ایک ایسے شخص کو پیش کرتا ہوں جس کا عقیدہ ہے کہ وحی اور الہام کا سلسلہ جیسا ازل سے ہے ویسا ہی ابد تک رہے گا۔

اسی مطلب کے لئے میں نے قریب ڈیڑھ سال ہوا ایک اشتہار بنام، پنجہ صابری، شائع کیا تھا۔ چونکہ مجھے آپ سے ہم وطنی کا تعلق ہے، اس لئے اس کی ایک کاپی آپ کی خدمت میں بمقام شملہ ٹوٹی کنڈی کے پتہ پر انہی دنوں میں مع ایک مختصر عریضہ کے بھیج دی تھی۔لیکن آپ کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ میرا لفافہ ہی ڈاک میں تلف ہوگیا ہو یا کسی اور وجہ سے آپ تک نہ پہنچا ہو۔

اب میں بذریعہ عریضہ ہذا عرض کرتا ہوں کہ میں آپ کے سامنے جن کو پیش کرنا چاہتا ہوں وہ مرزا صاحب سے بڑھ کر کامیاب مدعی مسیحیت بلکہ مدعی موعود کل ملل وادیان ہیں اور وہ مرزا صاحب کے ہم عصر بھی تھے اور مرزا صاحب ان کے دعوی مسیحیت کو جانتے تھے۔ان کی جماعت اپنی کامیابی کا اظہار آپ جیسوں کو مخاطب کر کے یوں کیا کرتی ہے :

در ظل ایں لوائے الٰہی ز ہر فریق
حتی ز قادیان تو از مرد و زن رسید

میں اس خدمت کے لئے حاضر ہوں صرف آپکی منظوری کی ضرورت ہے۔پنجہ صابری کی ایک کاپی آپ کی طلب پر بھیجی جاسکتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اسی اخبار میں آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ:

مجھے اللہ تعالیٰ سچا اور پکا احمدی بنائے اور اگر فنا فی المرزا کا درجہ عطا کرے تو میں نے اپنی زندگی کا مقصد پالیا کیونکہ مرزا صاحب فنا فی المحمد ﷺ ہیں۔

اس عبارت کے بھی آخری جملے کے متعلق مجھے یہ دریافت کرنا ہے کہ جناب مرزا صاحب کو فنا فی المحمد کا درجہ کیونکر ملا؟ کیا اتباع محمد ﷺ کی وجہ سے یا بغیر اتباع کے؟ اگر بغیر اتباع مل گیا ہے تو مرزا صاحب قادیانی کی گواہی پیش کیجئے۔ اگر اتباع محمد ﷺ سے ملا ہے تو بتایئے کہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن حج کا تارک بھی کامل متبع محمد ہوسکتا ہے؟ اور فنا فی المحمد کے درجہ تک پہنچ جایا کرتا ہے؟ کیا جناب مرزا صاحب کی طرف سے آپ کوئی معقول عذر ترک حج کے متعلق پیش کر سکتے ہیں؟ جو ایسا ہو کہ خود انہی (مرزا صاحب قادیانی) کے بیان سے اس کی تردید نہ ہوتی ہو۔ اگر آپ کے پاس ایسا کوئی معقول عذر نہیں ہے، تو آپ کے فنا فی المرزا کے ذریعہ سے فنا فی المحمد کے درجے کی خواہش پر یہی کہا جاسکتا ہے کہ:

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

میں نے یہ چند سطور آپ کی خدمت میں آپ کو محقق، غیر متعصب، بے لالچ اور اپنی زبان کی پچ نہ کرنے والا گمان کر کے لکھی ہیں۔ امید ہے کہ آپ بھی جلد از جلد علم و انصاف، دیانت اور امانت کے ساتھ جواب دے کر مشکور فرمائیں گے۔ و السلام علی من اتبع الھدی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ مارچ ۱۹۲۸ء مطابق ۹ رمضان ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۱۸ ص ۴)

.....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدیت اور اسلام

مولوی عصمت اللہ کو جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

جماعت مرزائیہ (بہر دو نوع) کو پروپیگنڈہ کرنے میں بڑا کمال ہے۔ حقیقت میں جو قوم یا جو شخص دنیا میں اپنے غلط خیالات کی اشاعت کرنا چاہے، اس کیلئے پروپیگنڈے سے بہتر کوئی صورت نہیں۔ پروپیگنڈہ کیا ہے۔ اپنی بات کو شہرت دینے میں غلط یا صحیح الفاظ میں تمیز نہ کرنا بلکہ اس اصول پر کاربند رہنا کہ :

کہتے جاؤ جہان سننے والوں سے خالی نہیں

اس اصول سے احمدیہ جماعت (قادیانی ہو یا لاہوری) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی احمدیت پھیلاتی ہے۔ آج ہم اس کی ایک مثال سناتے ہیں جن میں اعلیٰ درجہ کا پروپیگنڈہ کیا گیا ہے۔

مولوی عصمت اللہ مبلغ احمدیہ لاہور نے ایک مضمون اپنی پارٹی کے اخبار پیغام صلح میں دیا ہے جو اس طرح ہے

ناعاقبت اندیش مسلم علماء احمدیت پر اعتراض کرنے کو اپنا فخر خیال کرتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ احمدیت درحقیقت سچے اور ٹھیٹھ اسلام ہی کا دوسرا نام ہے۔ اس پر اعتراض کرنا اسلام پر اعتراض کرنا ہے۔ مسلم علماء تو شائد اس نتیجہ پر تعصب کی وجہ سے جلدی نہ پہنچ سکیں مگر آریوں نے اس نکتہ کو سمجھ لیا ہے۔ وہ انہی مولویوں کے اعتراضات کو لیکر اسلام کے منہ آتے ہیں۔ مولوی تو پھولے نہیں سماتے کہ ہم نے احمدیت پر دل کھول کر اعتراضات کر دیئے مگر آریہ خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم نے اسلام پر اعتراضات کرنے سیکھ لئے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ اسلام اور احمدیت دو جداگانہ چیزیں نہیں۔ اس لئے مولویوں کی جدت طبع کے نتائج سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ مگر افسوس کہ مولوی نہیں سمجھتے کہ ہمارے یہ اعتراضات احمدیت کو نقصان پہنچانے کے بجائے آریہ سماج کو تقویت دے رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کاش مولوی اس حقیقت کو سمجھتے اور احمدیت کو مورد اعتراضات شنیعہ نہ بناتے۔

(پیغام صلح لاہور ۶ مارچ ص ۲)۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہم اس منطق کو نہیں سمجھے اور نہ سمجھ سکتے ہیں کہ احمدیت اور اسلام ایک کیسے ہوئے۔ کیا ایسے ایک ہیں جس کو منطقی اصطلاح میں متساوی، یا مترادف کہتے ہیں جیسے اسد اور لیث (شیر) اگر یہ مراد ہے، تو ہر احمدی مسلم اور ہر مسلم احمدی ہوگا۔

تو کیا اس تعریف کے مطابق اڈیٹر اہل حدیث بھی بوجہ مسلم ہونے کے احمدی بھی ہے؟ سوچ کر کہنا۔ اور اگر کچھ اور مراد ہے تو وہ کیا ہے؟

آیئے ہم انصاف کی بات بتائیں۔ تمہارے مسلّمات پر بھی صحیح یہ ہے کہ اسلام اور احمدیت عام و خاص مطلق ہیں۔ احمدیت میں اسلام کے سوا ایک اور چیز ملی ہوئی ہے یعنی مرزا غلام احمد سے عقیدت (نبوت۔ اصلی کی ہو جیسے قادیانی گروہ میں، یا ظلی کی جیسے لاہوری جماعت میں) پس احمدیت مرکب ہے اسلام اور اس عقیدت سے جو مرزا غلام احمد کے ساتھ ہے۔ پس اس مرکب (احمدیت) کی تحقیق کرنے کو دو چیزوں کی تحقیق کرنی لازم ہے۔ یعنی اسلام کی اور مرزا قادیانی کے دعوی کی۔

غیر مسلم تو دونوں جزوں کی تحقیق کرے گا، مسلم معترض چونکہ اسلام کا قائل ہے، وہ اسلام کی تحقیق کیوں کرنے لگا، وہ تو دوسرے حصہ کی کرے گا۔ یعنی مرزا صاحب کے دعوی کی۔ اور یہ اس کا حق ہے کیونکہ مرکب میں جو جزو اس کو مسلم ہے اس کی تحقیق وہ کیوں کرے۔ ہاں جو جزو غیر مسلّم ہے اس کی تحقیق کرنا اس کا حق ہی نہیں بلکہ فرض ہے۔

مسلم کے اسی ادائے فرض پر مولوی عصمت اللہ ناراض ہیں تو وہ خود ہی بتا دیں کہ ان کا ایسا کرنا انصاف ہے یا ظلم۔

ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ مسلم محققین کی تحقیق متعلق احمدیت سے آریوں کو اسلام کی تکذیب کرنے میں کیا قوت ملتی ہے اور کیوں کر ملتی ہے مثلاً مسلم محقق احمدیت کو اس طرح تحقیق کرتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا تھا کہ :

مرزا سلطان محمد میری زندگی میں نہ مرے تو میں جھوٹا۔(انجام آتھم۔ص۱۳)۔

مرزا سلطان محمد ساکن پٹی میری زندگی میں نہ مرے تو میں ہر ایک بد سے بدتر ہونگا۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ص۵۵)

حالانکہ مرزا سلطان محمد صاحب آج تک (۱۹۲۸ء) بفضلہٖ تعالیٰ زندہ ہیں، تو کیا اس سے احمدیت کو نقصان پہنچا، یا اسلام کو۔

ہاں چونکہ احمدیہ جماعت (مرزائیہ) کے نزدیک اسلام اور احمدیت ایک ہی ہے اس لئے وہ ایسا کہیں کہ احمدیت کے نقصان سے اسلام کو نقصان ہوتا ہے، تو ان کو چاہیے کہ یا تو احمدیت کو ایسے اعتراضوں سے پاک کریں یا اس کو چھوڑ کر ٹھیٹھ اسلام قبول کریں۔

ہم سے پوچھو تو احمدیت، اسلام سے بالکل ایک الگ مفہوم ہے جو دو امروں کا مجموعہ ہے۔ خدا پر بہتان اور مخلوق کو دشنام۔ ثبوت کے لئے ہمارا رسالہ الہامات مرزا، اور دوریفارمر دیکھو۔ سچ ہے اور بالکل سچ ہے :

میرے محبوب کے دو ہی نشان ہیں
کمر پتلی صراحی دار گردن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۲۸ء مطابق ۳۰ رمضان ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۲۱ ص ۲)

مرزائی مباحثہ

ہمارے گاؤں موضع گھریٹا ضلع امرتسر والوں کو مولوی عباس وغیرہ مرزائی ساکن بھڈیار مرزائی ہونے کی ترغیب دیتے تھے۔ آخر کار بحث کا دن ۳ فروری ۱۹۲۸ء بروز اتوار مقرر ہوا۔ مضمون زیر بحث صداقت مرزا تھا۔ ہماری طرف سے مولوی محمد امین امرتسری تھے۔ اور فریق مخالف کی طرف سے مولوی قمر الدین صاحب احمدی تھے۔

مولوی محمد امین نے معیار صداقت پیش کر کے مرزا صاحب کا نکاح محمدی بیگم پیش کیا۔ دوسرے مولوی صاحب نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ ادھر ادھر کی باتیں کرتا رہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحمدللہ اثر بہت اچھا ہوا کامیابی ہوئی۔متذبذب عقائد درست ہوئے۔اللہ آپ کو اور مولوی صاحب کو سلامت رکھے ۔

المشتہر مولوی فتح محمد امام مسجد، چودھری پھلا ۔روڑا۔ محمد دین۔سراج دین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۲۸ء مطابق ۳۰ رمضان ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۲۱ ص ۳)

.....

حدیث کے منکر: حنفی اور مرزائی

(نامہ نگار اپنی رائے کے مختار ہیں)

جناب مولوی نور محمدؒ میانوی جہلمی لکھتے ہیں:

ناظرین اخبار اس عنوان بالا کو ترچھی نگاہ سے دیکھیں گے کیونکہ ان ہر دو فریق میں کون سی ایسی مطابقت ہے جس سے یہ مضمون لکھا گیا۔

میرے معزز بھائیو! آپ سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ مروجہ کتب فقہ کے خلاف اگر کوئی حدیث پیش کی جائے ،تو رسمی حنفی اس حدیث کو ہرگز تسلیم نہیں کرتے اور جواباً کہتے ہیں کہ اس حدیث کو امام صاحب نے نہیں لیا ،اس لئے ہم اس پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے کیونکہ ہم مقلد ہیں۔پھر کیسے خلاف مذہب حدیث کو واجب العمل قرار دیویں خواہ وہ حدیث صحیح غیر منسوخ غیر معارض ہی کیوں نہ ہو۔لیکن حنفیہ کبھی اس پر عمل نہ کریں گے اور صریح طور پر یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے امام نے اس کو نہیں پکڑا لہذا ہم اس کے ماننے پر تیار نہیں۔

اسی طرح مرزائی دوستوں کا شیوہ وطریقہ ہے کہ جب تک مرزا صاحب کسی حدث کو صحیح نہ کہدیں، مرزائی جماعت اس وقت تک اس حدیث کو ہرگز نہیں مانتی۔اور مرزا کے قول کو رٹتے جائیں گے اور حدیث کا صاف انکار کر دیں گے۔کیونکہ ان کے امام کے نزدیک وہ حدیث قابل عمل نہیں ہے خواہ صحیح بخاری وصحیح مسلم کو ہزار ہا بار پیش کریں مگر وہ بالکل تسلیم نہیں کرتے۔

سو ان ہر دو جماعت میں ایک ہی طریق پر عمل ہو رہا ہے۔صرف فرق اتنا ہے کہ حنفیہ امام ابوحنیفہؒ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو مجتہد قرار دیتے ہیں اور واقعی ہیں بھی۔ اور مرزائی مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں۔ اعتقاداً تو ان میں سے بہت سا فرق ہے لیکن تقلیدی صورت میں ہر دو برابر ہیں ان ہر دو جماعت کے اقوال و افعال صاف ظاہر ہیں کہ آپس میں ان کا تقلیدی برادرانہ گہرا تعلق ہے جو کس پر مخفی نہیں۔

میرے حنفی بھائیو! آپ مہربانی فرما کر اس جماعت سے اپنا تعلق برادرانہ عملاً ہٹالیں کیونکہ آپ کا یہ طریقہ کار شریعت محمدیہ میں مذموم ہے۔ امید ہے کہ آپ سوچ کر جواب دینے کی کوشش فرمائیں ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اپریل ۱۹۲۸ء مطابق ۲۱ شوال ۱۳۴۶ھ نمبر ۲۳ جلد ۲۵ ص ۸)

الفضل جواب دے

پیغام صلح میں لکھا ہے، میاں (محمود) صاحب یا آپ کی جماعت کے افراد حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو فی الحقیقت نبی تسلیم نہیں کرتے اور نہ ہی آپ کے نہ ماننے والوں کو دل سے کافر جانتے ہیں۔ مگر بعض وجوہ سے جن کا نام مصلحت وقتی ہے ایسا اعتقاد ظاہر کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ (پیغام صلح ۲۲ فروری ص ۶)

اگر یہ سچ ہے، تو یہ نفاق ہے یا ایمان؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اپریل ۱۹۲۸ء مطابق ۲۱ شوال ۱۳۴۶ھ نمبر ۲۳ جلد ۲۵ ص ۸)

.....

شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا قادیانی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہماری تحقیق یہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ جنہوں نے مسیح موعود وغیرہ کا دعوی کیا تھا ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی کے لئے استاد نہیں، تو نقاش ضرور ہیں۔ اس کا ثبوت دونوں صاحبوں کی تصانیف سے ملتا ہے۔ مجمل بیان اس کا یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے جو دعاوی ان کی تصنیفات میں ملتے ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحمد سے لے کر و الناس تک میرے (مرزا قادیانی) کے حق میں پیش گوئیاں ہیں (ثبوت کے لئے دیکھو ہمارا رسالہ نکات مرزا) اس قسم کے دعاوی دراصل مرزا صاحب قادیانی نے شیخ بہاء اللہ ایرانی سے حاصل کئے ہیں۔

شیخ بہاء اللہ ایرانی کا دعوی مرزا صاحب قادیانی سے بہت وسیع تھا۔ انہوں نے تو نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ، نہ سیاق دیکھا نہ سباق، جو دل میں آیا لکھ مارا۔ ہم اس جگہ ان کے دعاوی کی چند مثالیں بتا کر اصل سوال کا جواب دیں گے۔ شیخ بہاء اللہ اپنے حق میں لکھتے ہیں:

هذا يو م لو ادركه محمد رسو ل الله لقا ل قد عر فنا ك يا مقصود المرسلين و لـو ادر كـه الـخليل ليضع و جهه على التراب خا ضعاً لله ر بك و يقول قد اطـمأن قلبى يا اله من فى ملكو ت السما وا ت و ا لار ضين و لواد ركه الكليم ليقو ل لك الهمد بما ار يتنى جما لك و جعلنى من الزا ئر ين

(مجموعہ الواح مبارکہ ص ۹۴) یعنی اگر آج کا دن (شیخ بہاء اللہ کا زمانہ) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پاتے تو (بہاء اللہ کو مخاطب کر کے) کہتے اے مرسلین کے مقصود ہم نے آپ کو پہچان لیا اور اگر اس زمانہ کو حضرت ابراہیم پاتے تو اپنا ماتھا زمین پر رکھ کر اللہ کے سامنے عاجزی سے کہتے کہ اے آسمانوں اور زمینوں کے مالک میرا دل تسلی پا گیا۔ اگر اس زمانہ کو حضرت موسیٰ کلیم پاتے تو کہتے اے اللہ تیری تعریف ہے کیونکہ تو نے مجھے اپنا جمال دکھایا اور مجھ کو زیارت کرائی

ایک جگہ فرماتے ہیں:

قـل يـا اهل الفر قا ن قد اتى الموعود الذى وعد تم به فى الكتاب اتقوا الله و لا تتبـعـوا كـل مشـر ك اثيـم انـه قـد ظهـر عـلى شـا ن لا ينكره ا لا من غشة احجاب ا لاو ها م و كا ن من المدحضين (ص ۳۴ و ۲۳۵) اے قرآن والو! موعود نبی تمہارے پاس آ گیا جس کے آنے کی بابت تم کو کتاب میں وعدہ دیا گیا تھا۔ تم اللہ سے ڈرو اور کسی مشرک اور بدکار کی پیروی نہ کرو۔ تحقیق وہ موعود (بہاء اللہ) اپنی شان میں ایسا ظاہر ہوا ہے کہ سوائے وہم پرستوں کے اور مغلوب العقل لوگوں کے کسی سے انکار نہیں کیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس دعوی میں بھی ہمارے پنجابی نبی (مرزا ادیانی) ایرانی مدعی سے کم نہیں رہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

و يـقبـلـنـى و يصدق دعوتى ا لا ذرية البغا يا الذين ختم الله على قلو بهم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فھم لا یقبلو ن (مجھ (مرزا قادیانی) کوسب لوگ مانتے ہیں مگر بدکار عورتوں کی اولاد (ولدالحرام) نہیں مانتی جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا رکھی ہے

الواح مبارکہ صفحہ ۱۲ پر سورہ و الشمس و ضحھا و القمر ا ذا تلا ھا ۔ ساری اپنے حق میں لگائی ہے۔ شمس بھی آپ ہیں، قمر بھی آپ ہیں، نہار بھی آپ ہیں، لیل بھی آپ ہیں۔ غرض یہ شعر آپ کے حق میں ہے

حسین ہو مہ جبیں ہو دل نشین ہو
لقب جس کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

عجیب نظریہ:

مرزا قادیانی نے جو نبوت ظلیہ اور بروزیہ کی اصطلاح قائم کی ہے وہ بھی دراصل شیخ بہاءاللہ ایرانی سے اخذ کی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے کئی ایک جگہ لکھا ہے کہ میں ابراہیم ہوں، میں نوح ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں عیسیٰ ہوں۔ یہاں تک کہ میں محمد (ﷺ) ہوں۔ چنانچہ آپ کا ایک اردو شعر درثمین میں یوں ہے :

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

یہ بھی آپ کا ایک فارسی شعر تریاق القلوب میں ہے :

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

شیخ بہاءاللہ نے ایک نظریہ (اصول) از خود مقرر کیا ہے کہ خدائی امر (نبوت رسالت وغیرہ) دراصل ایک ہے۔ اور نبی جتنے آئے ہیں سب اسی ایک ہی امر کے مظہر ہیں۔ اول اور آخر نبوت اور نبی ایک ہی ہیں۔ بس اول میں بھی محمد، آخر میں بھی محمد۔ چنانچہ کہتے ہیں:

و ما امر نا الا وا حدة .(سورہ قمر) . وچوں امر واحد شد البتہ مظاہر امر ہم واحد...وہم چنیں آئمہ دین وسراجہائے یقین فرمودند اوّلنا محمد و آ خر نا محمد و اوسطنا محمد بارے معلوم ومحقق آنجناب بودہ کہ جمیع انبیاء ہیاکل امر اللہ ہستند کہ در قمایص مختلفہ ظاہر شدند واگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنظر لطیف ملاحظہ فرمائی ہمہ را در یک رضوان ساکن بینی و در یک ہوا طائر و بر یک بساط جالس و بر یک کلام ناطق و بر یک امر آمر اینست اتحاد آن جواہر وجود وشموس غیر محدود ومعدود پس اگر یکے از ایں مظاہر قدسیہ بفرماید من رجوع کل انبیاء ہستم صادق است ۔(ایقان فارسی اردو۔ص ۱۵۴)

اس کی مثال یہ ہے کہ انگریزی حکومت میں عہدہ وائسرائے ایک ہی ہے جس کی ابتداء اور انتہاء مساوی ہے۔جیسا پہلا وائسرائے تھا پچھلا بھی ویسا ہی ہے۔ بلکہ فرق یہ ہے کہ انبیاء اور دیگر باکمال لوگوں میں سے اگر کوئی یہ کہے کہ میں مجموعہ کمالات رکھتا ہوں تو شیخ بہاء اللہ کے نزدیک وہ صحیح کہتا ہے اسی اصول سے شیخ بہاء اللہ اپنا نام محمد رکھ کر یوں الہام لکھتا ہے : یا محمد بشر نی نفسك بما نزل علیك کتا ب قدس کر یم ۔(الواح مبارکہ ص ۳۰۱) اے محمد (بہاء اللہ) جو پاک کتاب تیری طرف اتری ہے اس کے ساتھ دل میں خوش ہو ۔

اسی اصول سے مرزا صاحب قادیانی نے اپنا نام بروزی یا ظلی محمد رکھا اور مجموعہ کمالات کا اپنے واسطے اعادہ کیا۔ چنانچہ آپ کا ایک شعر ہے

آنچہ دادہ ست ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام

غرض شیخ بہاء اللہ نے جو لائن اختیار کی تھی مرزا صاحب نے اس پر گاڑی چلائی اور جو نیو کھودی تھی مرزا صاحب قادیانی نے اس پر عالیشان عمارت بنائی یہاں تک کہ سیاسی اصول بھی جو مرزا صاحب نے اختیار کیا تھا جس کا خلاصہ ہے کہ :

اگر شہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت اینک ماہ و پروین

یہ بھی ایرانی شیخ سے حاصل کیا ہے لیکن ہم اس کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتے ۔مختصر یہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ نے بہت سی آیات کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے ان کی دیکھا دیکھی ہمارے پنجابی نبی (مرزا) نے بھی قرآن مجید کو اپنے پر لگایا۔ باقی آئندہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔اپریل ۱۹۲۸ء جلد ۲۵ نمبر ۲۴ ص ۱۔۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائیت سے توبہ

عبدالعزیز احمدی کے دولڑکوں، عبدالحق، الطاف حسین نے مسجد اہل حدیث میں مرزائیت سے توبہ کی۔
محمد عبد الرزاق ساکن اوٹکور ضلع محبوب نگر دکن
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جون ۱۹۲۸ء مطابق ۱۹ ذی الحج ۱۳۴۶ھ ص ۱۵)

.....

شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا قادیانی

جناب منشی محمد حسین صاحب صابری بریلی سے لکھتے ہیں:

حضرت مولانا اڈیٹر اہل حدیث نے اخبار اہل حدیث ۲۰۔اپریل ۱۹۲۸ء میں زیر عنوان بالا یہ ثابت کیا تھا کہ ان ہر دو بزرگوں (قادیانی اور ایرانی) کے دلائل اور دعاوی میں مطابقت ہے۔اور یہ ایک ایسا امر ہے کہ خود اہل بہاء بھی بطور فخر اس کو پیش کیا کرتے ہیں۔چنانچہ بہائی رسالہ کوکب ہند جلد ۲ نمبر ۷ اصفحہ ۸ پر خود اڈیٹر کوکب ہند نے قادیانی خلیفہ صاحب کے ساتھ دمشقی علماء کے مناظرہ کا حال لکھتے ہوئے لکھا تھا:

دمشقیوں نے صاف کہدیا کہ احمدیوں کا سرمایہ علمی واستدلالی بابیوں (بابی اور بہائی ایک ہی فرقہ کا نام ہے۔مدیر اہل حدیث امرتسر) کا سرقہ ہے...

عجیب توارد ہے کہ ہندوستان کے علماء نے بھی یہی رائے قائم فرمائی جیسا کہ ناظرین کوکب ہند کو معلوم ہے اور عرب وشام کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں اور انہوں نے پہلی ہی ملاقات میں بھانپ لیا کہ قادیان کا دعوی اور استدلال بابیوں سے مستعار لیا گیا ہے۔،

اسی امر کو ثابت کرنے کے لئے مولانا اڈیٹر صاحب اہل حدیث نے مضمون مذکور تحریر فرمایا جو ابھی (۲۰۔اپریل) تک ابتدائی مراحل ہی میں تھا کہ بہائی رسالہ کوکب ہند دہلی کے اڈیٹر صاحب اسے ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہائی اڈیٹر نے مضمون مذکور پر پہلا اعتراض یہ کیا ہے کہ:

اہل حدیث نے جناب بہاء اللہ کو نبی کیوں لکھا جب کہ اہل بہاء ان کو نبی نہیں مانتے۔،

حالانکہ جناب بہاء اللہ کی تحریریں اور ان کے فرزند اعظم عبدالبہاء عباس آفندی کی تشریحات پڑھنے سے یہ امر صاف روشن ہے کہ اگر چہ جناب بہاء اللہ نے نبوت کے نام سے دعوی نہیں کیا لیکن وہ جس مقام کا بھی دعوی کرتے تھے وہ مقام نبوت ہی تھا، نام چاہے کچھ ہو۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

قل اتظنو ن انه اراد شیئا لنفسه لا و رب العا لمین (کتاب مبین ص۲۶۹)

(کہدے کیا تم گمان کرتے ہو کہ بہاء اللہ نے اپنے نفس کے لئے کچھ چاہا ہے۔ نہیں رب العالمین کی قسم ایسا نہیں)۔

(کوکب ہندج انمبر ۷ ص ۴)

جناب بہاء اللہ کی مندرجہ بالا تحریر میں قل صیغہ مخاطب سے صاف ظاہر ہے کہ ان کو مقام نبوت کا دعوی تھا۔ چنانچہ عبدالبہاء عباس آفندی نبوت کی اقسام کا تذکرہ کرتے ہوئے واضح الفاظ میں فرماتے ہیں:

آں مظاہر نبوت کلیہ کہ بالاستقلال اشراق نمودہ اند مانند حضرت ابراہیم وحضرت موسی حضرت مسیح و حضرت محمد وحضرت اعلی (باب) و جمال مبارک (بہاء اللہ)۔ (مفاوضات عبدالبہاء۔ص ۱۱۴)

جب خود بہاء اللہ کے فرزند رشید عبدالبہاء جناب بہاء اللہ کو صاف طور پر نبی صاحب شریعت کہتے ہیں تو اب اگر حضرت مولانا اڈیٹر اہل حدیث نے نبی لکھ دیا تو اڈیٹر کوکب ہند کا یہ کہنا کہ، اہل بہا حضرت بہاء اللہ کو نبی نہیں مانتے، نہ معلوم کہاں تک درست ہے۔ اور اڈیٹر صاحب کوکب ہند کے نزدیک مفاوضات کی عبارت مذکورہ کا کیا مطلب ہے۔

پھر اڈیٹر کوکب ہند کو اس پر بھی اعتراض ہے کہ جو اہل حدیث مذکور میں لکھا گیا تھا کہ

والشمس و ضحا ها والقمر اذا تلا ها، بہاء اللہ نے ساری اپنے حق میں لگائی ہے۔،

اس پر لکھتے ہیں:

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ فاضل مدیر (اہل حدیث) نے یہ خلاصہ کن آیات مبارکہ کا درج فرمایا ہے۔

(کوکب ہند مذکور۔ص ۲۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ الواحات مبارکہ صفحہ ۱۲ پر یوں مرقوم ہے:

(والقمر اذا تلاها) والقمر رتبة الولاية الذى تلا شمس النبوة اى يظهر بعده ليقوم على امر النبى بين العباد و انا لو فذكر مقامات القمر لترى الكتاب ذا حجم عظيم

(کہ القمر ولایت کے اس مرتبہ کا نام ہے جو نبوت کے سورج سے روشن ہوا یعنی نبی کے امر پر بندوں کے درمیان اس کے بعد ظاہر ہوتا ہے اور اگر ہم القمر کے مقامات کا ذکر کریں تو تو دیکھے کتاب کو بڑے حجم والی)

اس عبارت میں القمر کو ولایت کا مرتبہ کہا گیا ہے اور بہاء اللہ نے اپنا دعوی ولایت اللہ ہی کے نام سے پیش کیا ہے جس کا صاف مطلب یہی ہے کہ القمر سے مراد جناب بہاء اللہ ہیں چنانچہ اس طرح ولایت کا دعوی کیا ہے

خبردار جو تم کو لفظ نبی کا ذکر اس بناء الاعظم سے روک دے یا ولایت کا خیال اس ولایت اللہ کے پہچاننے سے مانع ہو جو تمام عوالم پر محیط ہے۔ (بحوالہ اقدس از جواب لیکچر جناب قادیانی ص ۱)

یہی اہل بہا کا عقیدہ ہے کہ دورہ نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہو گیا اب مظہریت اور ولایت کا زمانہ ہے جسکے مدعی جناب بہاء اللہ ہیں (مناظرات الدینیہ ص ۸۸)

پھر اڈیٹر کوکب ہند فرماتے ہیں:

اسی طرح آیات ذیل کے سمجھنے میں مولانا (اڈیٹر اہل حدیث) نے غلطی کی ہے یا محمد بشر فى نفسك بما نزل عليك كتاب قدس كريم .

(اے محمد! جو پاک کتاب تیری طرف اتری ہے اس سے اپنے دل میں خوش ہو)۔

جناب مولانا اس آیت مبارکہ کا یہ مطلب سمجھے ہیں کہ حضرت بهاء الله عز اسمه الاعلى نے اس آیت مبارکہ میں اپنے آپ کو بروزی طور پر محمد قرار دیا ہے حالانکہ یہ درست نہیں (کوکب ہند مذکور)

اس جگہ مجھ کو اڈیٹر کوکب ہند پر بہت ہی افسوس ہے کہ انہوں نے جناب مولانا (اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) کی نیک نیتی اور حسن ظنی کی ذرہ قدر نہ کی، کیونکہ اس عبارت کا مطلب بقول اڈیٹر کوکب ہند مولانا نہیں سمجھے اور نہ اڈیٹر کوکب ہند سمجھ سکے۔ یہ اسی قسم کی عبارت ہے جس کو قادیانی صاحبان بہاء اللہ کے دعوی الوہیت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثبوت میں پیش کیا کرتے ہیں اور یوں نتیجہ نکالا کرتے ہیں:

بہاءاللہ نے خود اپنے مرید محمد نام ایک شخص کو اپنے گھر واقع بغداد کے حج کرنے کا حکم دیتے ہوئے یا الٰہی کے ساتھ جو دعا مانگنے کی ہدایت کی ہے اس میں یا الٰہی سے سوائے بہاءاللہ کے کوئی دوسرا خدا مراد نہیں ہوسکتا (بہائی مذہب کی حقیقت۔ص ۴۵)

لیکن حضرت مولانا ثناءاللہ نے ایسا کوئی اعتراض نہیں کیا۔ بلکہ آنجناب کی تحقیق میں چونکہ بہاءاللہ مدعی الوہیت نہیں تھے (دیکھو اہل حدیث ۴ نومبر ۱۹۲۷ء ص ۸ کالم ۱ کا نوٹ از مدیر) اس لئے آپ نے یہی سمجھا کہ عبارت زیر بحث میں بہاءاللہ نے اپنا نام محمد رکھا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جب بہاءاللہ رجعت اور بروز کے قائل تھے جب ہی تو وہ اپنے آپ کو مسیح کی آمد ثانی کہتے ہیں اسی کو مدنظر رکھ کر جناب مولانا نے عبارت زیر بحث سے مذکورہ بالا نتیجہ نکالا جو ان کی حسن نیت کا بین ثبوت ہے ورنہ اسی عبارت کا قادیانی مفہوم لکھ کر اعتراض کر دینا تو بہت ہی آسان تھا

اس کے بعد جناب اڈیٹر کوکب ہند فرماتے ہیں:

حضرت بہاءاللہ کا دعوی وہ دعوی ہے جو کسی صادق یا غیر صادق نے آج تک نہیں کیا۔ کسی صادق نے تو اس لئے نہیں کیا کہ وہ سچائی اور بصیرت کے مقام پر یہ جانتے تھے کہ اس مقام یکتا کا مالک صرف وہ موعود مطلق بہاءاللہ ہے جس کے ذکر کو قرآن نے نباء عظیم اور جس کے ظہور کو ظہور رب العالمین کہا گیا ہے۔ اور کسی کاذب نے اس لئے نہیں کیا کہ اس کے ذہن کے لئے اس مقام تک رسائی اور تصور بھی ناممکن ہے اس لئے قادیانی دعوے کو اس دعوی کے بالمقابل رکھنا سورج کے سامنے ایک جگنو کو پیش کرنا ہے۔ (ص ۲۸)

یہ اڈیٹر کوکب ہند کا اپنا اعتقاد ہے ہر شخص اپنے پیشوا کو بڑا اور دوسروں کے پیشوا کو کمتر درجہ سمجھا کرتا ہے جس سے کسی غیر جانبدار کو بحث نہیں ہوتی نفس دعوی (موعود کل ملل وادیان) مساوی ہیں ایک غیر جانبدار کی نظر اسی پر جاسکتی ہے، ورنہ ذہن کی رسائی کی اگر پوچھو تو جناب مرزا صاحب قادیانی نے ایسے بلند بانگ دعاوی کئے ہیں کہ اس سے اونچا ہونے کی کسی میں مجال ہی نہیں فرماتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آسمان سے کئی تخت اترے مگر سب سے اونچا تیرا (مرزا غلام احمد کا) تخت بچھایا گیا ۔

(قادیانی اربعین نمبر۳۔ص ۴۵)

یہ میرا قدم ایک ایسے بلند منارہ پر ہے جس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔

(خطبہ الہامیہ۔ص ۳۵)

پس اس اونچائی اور نچائی، بلندی اور پستی سے غیروں کو کچھ سروکار نہیں۔آپ دونوں گروہ (بہائی اور قادیانی) باہمی فیصلہ کرلیں۔

اس کے بعد اڈیٹر کوکب ہند نے لکھا ہے:

پھر آیت مبارکہ وما امرنا الا واحدۃ کی توضیح پر اعتراض کرتے ہوئے (مولانا اڈیٹر اہل حدیث نے) لکھا ہے کہ خدائی امر (نبوت ورسالت وغیرہ) دراصل ایک ہے، اور جتنے بھی آئے ہیں سب اسی ایک ہی امر کے مظہر ہیں اور بقول جناب مدیر (اہل حدیث) حضرت جمال مبارک (بہاء اللہ) نے یہ نظریہ (اصول) از خود مقرر کیا ہے غالباً مولانا یہ عبارت لکھتے وقت بخاری کی یہ مشہور حدیث بھول گئے کہ فخر الرسل سیدنا خاتم التحیۃ والثناء نے فرمایا

الا نبیاء اخوۃ علا تیۃ امھا تھم شتی و دینھم وا حدۃ ،

کوکب ہند کے اڈیٹر صاحب نے غور نہیں کیا تمام نبیوں کا دین ایک ہونا اور بات ہے، اور یہ درست ہے۔لیکن نبی ایک نہیں ہوتے۔عیسی کو موسی اور آنحضرت ﷺ کو ابراہیم نہیں کہا جاسکتا۔لیکن ایقان کی عبارت جو اخبار اہل حدیث ۲۰۔اپریل میں درج ہوئی ہے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ عیسی کو موسی اور ابراہیم کو نوح کہہ دو تو کچھ ہرج نہیں۔بلکہ ایک ہی نبی اپنے سب نام رکھ لے تو رکھ سکتا ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں صاحب ایقان کے اصل الفاظ یوں ہیں:

پس اگر یکے از ایں مظاہر قدسیہ بفرماید من رجوع کل انبیاء ہستم صادق است۔

(ایقان۔ص ۱۵۴)

یعنی نبیوں میں سے ایک نبی اگر فرمائے کہ میں کل انبیاء کی رجعت ہوں تو وہ سچا ہے اس اصول کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری کی حدیث سے (جو اڈیٹر کوکب نے پیش کی ہے) کچھ بھی لگاؤ نہیں۔ پس یہ ایک نیا اصول ہے جو جناب بہاء اللہ کا مقرر کردہ ہے اور جس پر اہل حدیث کا اعتراض ہے اور جسے دیکھ کر قادیان کے نقل نویسوں نے بھی یوں لکھنا شروع کر دیا ہے

آیت اذا الرسل اقتت سے ثابت ہے کہ آنے والا مسیح نبی ہوگا کیونکہ آیت میں مسیح موعود کی پیش گوئی کی گئی ہے اور اس زمانہ کی نسبت ان الفاظ میں خبر دی گئی ہے کہ جب رسول وقت مقررہ پر لائے جائیں گے یعنی ایک ہی وقت میں سب رسولوں کو جمع کر دیا جائے گا اور مسیح موعود کے وجود میں وہ ظاہر ہوں اس آیت کو بھی خود حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اپنے پر چسپاں کیا ہے۔

(حقیقۃ النبوۃ۔ص ۱۱۸)

حالانکہ ایسے عقائد کا اسلام میں کہیں ذکر نہیں

لطف یہ ہے کہ قیامت کے متعلق جو آیات قرآن مجید میں ہیں ان کو بہائی اپنے پیشواؤں پر، اور مرزائی ان کی دیکھا دیکھی مرزا صاحب پر چسپاں کرتے ہیں۔ چونکہ پہلے یہ کام بہاء اللہ نے کیا، ان کے بعد جناب مرزا صاحب نے بھی اسی راستہ پر قدم مارا، اس لئے علماء نے یک زبان ہو کر کہہ دیا کہ مرزائی مذہب بہائی مذہب کی نقل ہے اسی کو ثابت کرنے کے لئے حضرت مولانا (ثناءاللہ) مضمون زیر بحث لکھ رہے ہیں جس کی بقیہ اقساط کا ناظرین کو انتظار کرنا چاہیے۔

التماس ضروری:

حافظ سلیم احمد صاحب احمدی اوٹاوی نے میرے مقابلہ پر بہاء اللہ ایرانی کو مدعی الوہیت ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ ان کے اہل حدیث میں بہت سے مضمون نکلے۔ لیکن میرے پرچے ان کی نسبت کم ہوئے۔ وجہ یہ تھی میں اپنے مضامین میں کوشش کرتا رہا کہ حافظ سلیم صاحب جناب مرزا صاحب قادیانی کے مسلمہ اصولوں کے اندر اندر رہیں۔ کیونکہ میرا خیال ہے کہ جب مرزائی صاحبان مرزا صاحب کے اصولوں کو لے کر بہاء اللہ کے مقابلہ پر کھڑے ہوں گے تو بجز بہائی مذہب کے راستہ کے ان کے لئے کوئی دوسری راہ نہ ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی لوٹ پھیر میں آخر کار اڈیٹر صاحب کی طرف سے الارم ہو گیا کہ اب فریقین ایک ایک پرچہ مکمل لکھ کر اس بحث کو ختم کر دیں۔ میرا پرچہ ۱۳ جنوری ۱۹۲۸ء کو آخری نکلا۔ اس کے بعد آج تک حافظ سلیم احمد صاحب خاموش ہیں۔ اس لئے بذریعہ سطور ہذا گذارش ہے کہ وہ خود یا ان کی طرف سے کوئی اور صاحب اپنے ایک پرچہ کا حق لے کر میرے آخری پرچہ کا حق مجھ کو دلوا دیں۔ ورنہ یہ بات تو اچھی نہیں کہ

یکے پیش خصم آمدن مرد دار
دوم جان بدر بردن از کار زار

مولانا ثناء اللہ امرتسری ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

حافظ سلیم احمد صاحب کا مضمون انہی دنوں آیا تھا جسے انہوں نے جلدی واپس طلب کر لیا تھا۔ جو بھیجا گیا۔ پھر نہیں آیا۔ اسلئے میدان آپ کے ہاتھ رہا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جون ۱۹۲۸ء مطابق ۲۶ ذی الحج ۱۳۴۶ھ نمبر ۳۲ جلد ۲۵ ص ۵۔۷)

.....

خلیفہ قادیان کی غلط بیانی

(الفضل مورخہ ۱۹ جون ۱۹۲۸ء میں)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارا اعتقاد ہے جسے ہم بارہا ثابت کر چکے ہیں اور اب بھی ثابت کرنے پر مستعد ہیں کہ قادیانی عمارت کی بنیاد جھوٹ اور افتراء علی اللہ پر ہے۔ اسلئے اس میں جتنا بھی جھوٹ اور افتراء ثابت ہو جائے وہ بحکم

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

اسی بنیادی کذب و افتراء کا نتیجہ ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہماری یہ تحریر کوئی صاحب بدکلامی یا تیزی پر محمول نہ کریں۔ آج ہم جس کذب بیانی کے اظہار کرنے کو یہ نوٹ لکھتے ہیں ہم سچ کہتے ہیں کہ قادیانی تحریرات میں بڑے میاں (غلام احمد قادیانی) سے لے کر چھوٹے بھیوں تک جتنا کچھ جھوٹ اور افتراء ہم نے دیکھا ہے اس پر کبھی اتنا رنج نہیں ہوا جتنا اس کذب بیانی پر ہوا جس کا ذکر ہم آج کرنے کو ہیں۔

یہ بھی ہم سچ کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں اتنا خوف پیدا ہوا کہ دل ڈرنے لگا کہ آسمان نہ گر پڑے، زمین نہ پھٹ جائے۔

جو صاحب اس خیال کو ہماری ضعیف الاعتقادی یا مبالغہ آفرینی کہیں وہ ذرہ صبر کر کے ہمارے منقولہ کذبات قادیانی پڑھ لیں۔

ناظرین کو یہ تو معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب آنجہانی نے ایک پیش گوئی کی تھی کہ ایک لڑکی بنت مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کا مجھ سے آسمان پر نکاح ہو چکا ہے۔ لہذا وہ میرے نکاح میں آئے گی اور ضرور آئے گی۔ گو اس کے لئے آپ نے مدت بھی مقرر کر دی تھی اور وہ مدت گذر بھی گئی۔ تاہم بحکم

جب تک سانس تب تک آس

زندگی میں دامن امید ہاتھ سے نہ دیا تھا، بلکہ ہمیشہ یہی کہتے رہے :

کبھی تو ہر جی پوچھیں گے کون کھڑے دربار

لیکن جب مرزا صاحب قادیانی (امیدوار نکاح) کا اس دنیا سے انتقال ہوا تو سوال پر سوال وارد ہوا کہ اب وہ آسمانی نکاح کہاں گیا؟ اس کا جواب ایک تو حکیم نورالدین اول خلیفہ قادیان نے دیا تھا کہ

مرزا جی کی نسل سے کسی لڑکے کا اس آسمانی منکوحہ کی نسل سے کسی لڑکی کے ساتھ آئندہ چل کر نکاح بھی ہو گیا تو پیش گوئی سچی رہے گی ۔

یعنی یہ نکاح مرزا صاحب آنجہانی کی ذات خاص اور منکوحہ کی شخصیت کا نہیں تھا بلکہ نسل کا نسل سے ہے۔ بہت خوب۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا جواب آج خلیفہ ثانی (مرزا محمود احمد) دیتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں خلیفہ قادیان، امام جماعت قادیان، ہاں قمر الانبیاء، ہاں مصلح اعظم نے چار جھوٹ بولے ہیں۔ جھوٹ بھی کیا خدا پر، انبیاء پر، خاص کر سید الانبیاء پر افترا کر کے منکرین اسلام کو اسلام اور نبی علیہ السلام کی تکذیب کرنے کی جرأت دلائی۔

ناظرین بغور سنیں خلیفہ قادیان میاں محمود احمد پر سوال ہوا کہ

الہام دربارہ نکاح محمدی بیگم جو آسمان پر پڑھا گیا وہ پورا نہیں ہوا۔

جواب: ایسے آسمان پر نکاح پڑھے ہوئے کئی پورے نہیں ہوئے۔ حضرت نوح نے بھی آسمان سے ہی خبر پا کر کہا تھا کہ میرا بیٹا بچ رہے گا مگر وہ پوری نہ ہوئی۔ (الفضل قادیان ۱۹ جون ص ۵)۔

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ حکایت مشہور ہے کسی کبڑی کو کسی شخص نے پوچھا کہ بڑی بی تم چاہتی ہو کہ ساری عورتیں تمہاری طرح کبڑی ہو جائیں یا تم اچھی ہو جاؤ۔ بڑی بی نے نہایت صفائی سے اپنے مافی الضمیر کا اظہار کیا کہ:

سب کبڑی ہو جائیں تو میں ان کو دیکھوں۔

یہی حال قادیانی کبار کا ہے جب کبھی ان کے ہیرو (نبی) پر ان کی زندگی میں اعتراض ہوتا تھا کہ فلاں بات پوری نہیں ہوئی، تو وہ فوراً کہہ دیتے کہ

چار سو نبیوں کی پیش گوئیاں پوری نہیں ہوئیں۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۶۲۹)

آج خلیفہ قادیان بھی اپنے باپ کے نقش قدم پر چلتا ہوا کہتا ہے کہ میرے باپ کی کہی ہوئی بات اگر پوری نہیں ہوئی تو کیا ہوا۔ حضرت نوح کی بات بھی تو پوری نہیں ہوئی۔ اس کی بات پوری نہ ہونے سے اس کی نبوت پر اعتراض نہ آیا، تو ہمارے نبی کی نبوت پر اعتراض کیوں؟

نہ تنہا من دریں میخانہ مستم
جنید و شبلی و عطار شد مست

ہم کہتے ہیں قرآن میں خدا نے نوح ؑ کا قصہ بیان فرمایا ہے۔ اس میں تو یہ مضمون منقولہ خلیفہ قادیان ملتا نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف اتنا ہے کہ حضرت نوح ؑ نے پانی دیکھ کر عرض کی

ان ابنی من اھلی وان وعد ك الحق

اے خدا میرا بیٹا میرے اہل میں ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے

اس دعا سے معلوم ہوا کہ حضرت نوح ؑ کو جو بتایا گیا تھا کہ تجھے اور تیرے اہل کو ہم بچالیں گے، حضرت نوح ؑ نے بیٹے کو اہل موعود لہ سمجھا۔ مگر اس سمجھ کا کسی دوسرے کے سامنے اظہار یا اعلان نہیں کیا۔ بلکہ صرف خدا کے سامنے اپنے فہم کو پیش کیا۔ جس کا جواب ملا

انّہ لیس من اھلك۔ انہ عمل غیر صا لح

اے نوح تو اہل سے مراد نسلی اہل سمجھا ہے ہماری مراد نسلی نہیں بلکہ تابعدار ہیں اس لحاظ سے وہ تیرا بیٹا تیرے اہل سے نہیں (اسکی دلیل یہ بتائی کہ) وہ اچھے کام کرنے والا نہیں بلکہ بدکار ہے

بس بات ختم ہوگئی حضرت نوح ؑ نے یہ کہیں نہیں کہا کہ: میرا بیٹا بچ جائے گا۔

خلیفہ قادیان یا علماء قادیان ہم کو اس مضمون کی کوئی آیت بتادیں تو لودھیانہ کی رقم تین سو میں سے ایک سو روپیہ ہم سے انعام لیں۔

اللہ اللہ! کس دلیری اور جرأت سے کہتے ہیں، پوری نہ ہوئی۔ الی اللہ المشتکی

دوسری غلط بیانی:

خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) نے آسمانی نکاح کے ٹل جانے پر دوسری شہادت کا ذبہ یہ پیش کی ہے۔

حضرت موسیٰ ؑ نے بھی آسمان سے ہی خبر پاکر یہ کہا تھا کہ تم کنعان میں داخل ہوجاؤ گے مگر وہ داخل نہ ہوسکے۔ (ص ۵)

مولانا امرتسریؒ لکھتے ہیں: یہ بھی جھوٹ بلکہ افتراء اور توہین انبیاء ہے۔ حضرت موسیٰ ؑ کا یہ اعلان کہیں نہیں، بلکہ یوں ہے

یا قوم ا دخلوا ا لار ض المقدسة التی کتب اللہ لکم

اے میرے بھائیو! اس زمین میں داخل ہوجاؤ جو خدا نے تمہارے لئے مقدر کی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر جب بنی اسرائیل نے اس حکم کی تعمیل کرنے سے انکار کیا تو ارشاد ہوا

فـا نها محر مة عليهم ار بعين سنة يتيهو ن فى الا رض فلا تأس على القو م الفاسقين

(کہ اس زمین کا داخلہ ان پر چالیس سال تک حرام ہے اس جنگل میں حیران پریشان گھومتے رہیں گے۔ پس اے موسیٰ تو ان بدعمل لوگوں کے حال پر افسوس نہ کر)

اس مدت کے بعد بنی اسرائیل داخل ہوئے۔ بتایئے اس سے حضرت موسیٰ کی غلط گوئی ثابت ہوئی یا قادیانی کذب بیانی۔

خلیفہ صاحب قادیان یہ حوالہ دکھائیں تو یک صد چہرہ دار انعام پائیں۔

قادیانی ممبرو!

تمہیں تقصیر اس بت کی جو ہے میری خطا لگتی
ارے لوگو! ذرہ انصاف سے کہیو خدا لگتی

تیسری شہادت کا ذبہ:

آسمانی نکاح مرزا کی تنسیخ پر خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد نے تیسری شہادت کا ذبہ یہ دی ہے

رسول کریم ﷺ کو بھی آسمان سے ہی خبر ملی تھی کہ مسیلمہ کذاب آپ ﷺ کی زندگی میں فنا ہو جائے گا۔ مگر وہ فنا نہ ہوا۔ (ص ٦)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ میں لکھتے ہیں: اس موقع پر تو ہم اس حدیث کے بیان کرنے پر مجبور ہیں جس میں ارشاد ہے

من كذ ب علىّ متعمداً فليتبوا مقعده من النار

ارشاد ہے: جو کوئی مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

دن کی روشنی میں ڈاکہ مارنا آسان ہے، مگر ہندوستان جیسے ملک میں جہاں خدا کے فضل سے احادیث رسول کے جاننے والے، بلکہ یاد رکھنے والے بے شمار ہیں، کسی جھوٹی حدیث کو پیش کر کے دھوکہ دے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانا ڈاکہ زنی سے زیادہ مشکل ہے۔

احمدی دوستو! ہم تمہارے خلیفہ کا گلہ تو کیا کریں جن کا مبلغ علم وفضل ہمیں معلوم ہے۔آخر وہ وہی تو ہیں، جن کو بھرے جلسہ امرتسر میں مولوی عطاء اللہ نے ایک حدیث پوچھی تھی، جو ان کے مضمون میں درج تھی۔تو وہ علماء قادیان کی طرف دیکھنے لگ گئے تھے۔اس لئے ان کی علمی نابالغی کو ہم کیا کہیں۔کہنا تو آپ لوگوں سے ہے جنہوں نے علم پڑھنے پر کچھ وقت لگایا، اور سمجھنا چاہیں تو سمجھ بھی سکتے ہیں۔بتایئے یہ حدیث کس کتاب میں ہے جس میں حضورﷺ نے ارشاد فرمایا ہو کہ مسیلمہ میری زندگی میں فنا ہو جائے گا۔

بتاؤ تو لودھیانہ کی رقم تین سو میں سے یک صد چہرہ دار انعام لے سکتے ہو

نہ دکھا سکو تو ایمان کا تقاضا ہونا چاہیے کہ صاف صاف لفظوں میں اعلان کرو کہ میاں محمود احمد (امام جماعت احمدیہ قادیانیہ) نے جھوٹ بولا اور پیغمبر اسلام علیہ السلام پر افتراء کیا اور دشمنان اسلام کو تکذیب اسلام پر جرأت دلائی۔

چوتھی شہادت کا ذبہ:

اس شہادت میں تو جی کھول کر جھوٹ بولا گیا ہے خلیفہ صاحب کہتے ہیں:

قیصر وکسری کے خزانوں کی کنجیاں دیئے جانے کی خبر بھی آسمان ہی سے ملی تھی۔مگر وہ کنجیاں آپ (ﷺ) کی زندگی میں نہ ملیں۔ (ص٦)

مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: اس کے متعلق روایت کے مشرحہ الفاظ ہم نقل کئے دیتے ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ قد مات کسری فلا کسری بعدہ و اذ ھلك قیصر فلا قیصر بعدہ والذی نفسی بیدہ لتمفقنّ کنوز ھما فی سبیل اللہ (یعنی حضورﷺ نے فرمایا ہے کہ تم مسلمان ان کسری اور قیصر کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کروں گے)۔

ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

سمعت رسول اللہ ﷺ یقول لتفتحنّ عصابۃ من المسلمین کنز آل کسری

(صحیح مسلم ج۲ص ۳۹۶) (یعنی حضورﷺ نے فرمایا مسلمانوں کی ایک جماعت آل کسری کے خزانے کو فتح کرے گی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدی دوستو! بتاؤ اس حدیث میں کیا غلطی ہے۔ کیا خلافت ثانیہ کے زمانہ میں مسلمانوں نے دونوں کے خزانے نہیں توڑے۔ پھر تم جو مرزا صاحب آنجہانی کی ایک غلط پیش گوئی کو سچا ثابت کرنے کے لئے خدا کے سچے نبیوں کے واقعات ایسے بتاتے ہو جن کی وجہ سے مخالفین اسلام ان سچے پیغمبروں کو بھی تختہ مشق بنائیں، تو تم ہی کہو کہ اس ظلم عظیم کا گناہ کس کی گردن پر ہوگا۔ پس

ذرہ انصاف تو کیجئے نکالا کس نے شر پہلے

قادیانی ممبرو! لودھیانہ کی رقم کل تین سو تھی جو پہلے تین سوالوں میں ختم ہوگئی۔ اس چوتھے جواب کے لئے ہم اپنے پاس سے یک صد چہرہ دار دیں گے۔ پس ہمت کرو میدان میں آؤ۔ اپنے خلیفہ کی لاج رکھ لو۔ دنیا کیا کہے گی کہ خلیفہ قادیانی کے مریدان کو سچا ثابت نہ کر سکے۔

ان سب شہادتوں کے بعد خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد نے ان سے بھی عجیب تر بات لکھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

> صحیح بات یہ ہے کہ آسمان کی باتیں تو سچی ہوتی ہیں مگر بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو روحانی آنکھیں عطا نہیں ہوتیں وہ جب تعصب کے غبار کی عینک لگا کر دیکھنا چاہتے ہیں تو بجز غبار کے ان کی آنکھوں کے سامنے اور کچھ نہیں آتا۔ (ص ۶)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ تعصب بہت برا فعل ہے۔ مگر افسوس ہے کہ خلیفہ صاحب یا تو تعصب کے معنی نہیں جانتے، یا اس فعل بد کو دوسروں کیلئے برا اور قادیانی گروہ کے لئے جائز بلکہ مستحسن جانتے ہیں۔

سنئے! تعصب کے معنی ہیں اپنی ہی بات کو چاہے غلط ہو مضبوط کرتے جانا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ وصف قادیانی نبی اور ان کی امت میں سب سے بڑھ کر ہے۔ اگر نہ ہوتا تو آسمانی نکاح جیسی جھوٹی پیش گوئی کو سچا ثابت کرنے کے لئے کوشش کرتے کرتے قبر شریف میں نہ چلے جاتے۔

سنئے آپ کے والد صاحب (مرزا غلام احمد) فرماتے ہیں:

> میں نہیں کہتا کہ یہ کام (نکاح کا) ختم ہوگیا بلکہ یہ کام ابھی باقی ہے اس کو کوئی بھی کسی حیلہ سے رد نہیں کر سکتا اور یہ تقدیر مبرم ہے (یقینی اور قطعی) ہے۔ اس کا وقت آئے گا قسم خدا کی جس نے حضرت محمد رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کو بھیجا ہے یہ بالکل سچ ہے تم دیکھ لو گے اور میں اس خبر کو اپنے سچ یا جھوٹ کا معیار بناتا ہوں اور میں نے جو کہا ہے یہ خدا سے خبر پا کر کہا ہے (رسالہ انجام آتھم)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ بتایئے خلیفہ صاحب! اس سے بھی زیادہ کوئی کلام واضح ہوگا۔ کیسی صفائی سے فرماتے ہیں اور حلفیہ فرماتے ہیں وقوعہ نکاح کو تقدیر مبرم (قطعی) قرار دیتے ہیں باوجود اس کے وقوعہ نہیں ہوتا تاہم قادیانی خلیفہ مرزا جی کے ایک جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے حضرات انبیاء بلکہ خود خدا پر افتراء کرنے سے باز نہیں آتے۔

احمدی دوستو! آؤ ہم اس مشکل سوال کا جواب تم کو بتائیں۔ مشہور شاعر متنبّی کا شعر پڑھ دیا کرو تمہاری طرف سے مخالفوں کو منہ توڑ جواب دیا ہے۔ پس وہ شعر سنو

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها

و من عهدها الا يدوم لها عهد

(محبوبہ جب وعدہ خلافی کرے تو اس کو وعدہ خلافی نہ جانا کرو بلکہ وہ بھی وعدہ وفائی ہے کیونکہ اس کے وعدے میں یہ بھی داخل ہے کہ میں وعدہ پورا نہ کروں گی)

جتنی پیش گوئیاں مرزا جی کی جھوٹی ہوئیں وہ سب اس شعر کے ماتحت جھوٹی نہیں بلکہ بحکم

انت جميل الو جه مستحسن الكذ ب

صحیح اور مستحسن ہیں۔ اللہ اعلم

ناظرین ہم نے جو شروع مضمون میں اظہار غیظ وغضب کیا تھا کیا مضمون ہذا دیکھ کر بھی آپ لوگ ہمارے غیظ وغضب میں شریک نہ ہوں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء مطابق ۲۴ محرم ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۳۶ ص ۱-۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی سیرت پر لیکچر

جناب منشی محمد حسین صاحب صابری، بریلی سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے گدی نشین میاں محمود احمد ہمیشہ اس بات کی کوشش فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان اور مرزائی آپس میں اتحاد نہ کریں۔ چنانچہ ایک دفعہ تو صاف آپ نے لکھ دیا کہ

میں تو اس وقت چاہتا تھا کہ... احمدی اور غیر احمدی آپس میں مل نہ سکیں۔

(الفضل قادیان ۲۷ ستمبر ۱۹۱۴ء ص ۷) ۔

مگر اب پینتیس چھتیس برس کی مسلسل مخالفت اور مسلمانوں سے لڑنے کے بعد آپ اپنی پرانی اور موروثی خواہش کے برخلاف ہو کر مسلمانوں اور مرزائیوں کا اتحاد کرانا چاہتے ہیں بلکہ اس اتحاد کے پیشرو بننا چاہتے ہیں

بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

آپ نے تحریک فرمائی تھی کہ ۱۷ جون گذشتہ کو آنحضرت ﷺ کی سیرت پر تمام ہندوستان میں جگہ جگہ لیکچر ہونا چاہیے۔ چنانچہ قادیانی اخبارات سے معلوم ہوا کہ تاریخ مقررہ پر بہت سے مقامات پر لیکچر ہوئے اور سیرت رسول بیان کی گئی۔

مرزا صاحب نے جو مسلم قوم پر سبّ وشتم فرمائی تھی بلکہ خود خلیفہ صاحب نے جو ترک موالات با مسلماناں کی تعلیم اپنے مریدوں کو دے رکھی ہے، اس پر خیال کرتے ہوئے خلیفہ صاحب کی موجودہ پالیسی بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے اور خلیفہ صاحب کو صبح کا بھولا ہوا شام کو واپس آیا سمجھ کر مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ بھی مرزائیوں سے ملنے جلنے کے لئے بڑھیں۔ شائد وہ وقت بھی خدا کبھی لے آئے کہ خلیفہ صاحب مسلمانوں کو کافر کہنا اور ان کو مرزائی بیٹی دینا حرام سمجھنا، اور ان کی میت کا جنازہ پڑھنا حرام جاننا چھوڑ کر اپنے ایسے تمام فتوے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منسوخ کردیں۔

قادیان کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے سب سے پہلے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ جس طرح ۱۷ جون گذشتہ کو آنحضرت ﷺ کی سیرت پر جگہ جگہ لیکچر ہو چکے اسی طرح اب ایک تاریخ میں، جناب مرزا صاحب کی سیرت پر بھی لیکچر ہونا چاہیے۔

اور ہر شخص مرزائی ہو یا غیر مرزائی اپنے خیال کے مطابق اس میں حصہ لے۔ اس مبارک کام کیلئے آئندہ چھٹی ستمبر کی بہت موزوں ہوگی کیونکہ اس تاریخ میں ہندوستان کی تینوں بڑی قوموں (مسلمان ہندو عیسائی) کا تعلق ہے۔ مسلمانوں کا تو یہ تعلق ہے کہ یہ تاریخ ماہ مبارک ربیع الاول میں واقع ہے۔ اور ہندوؤں کے لئے اس لئے موزوں ہے کہ اس کی شب کرشنا جنم اشٹمی ہوگی اور خود مرزا صاحب کو بھی کرشن اوتار ہونے کا دعوی تھا۔ باقی رہے عیسائی، سوان کو تو یہ تاریخ حضرت مرزا صاحب قادیانی کے دم قدم کی برکت سے ہمیشہ یاد ہے اور یاد رہے گی۔ اس لئے موزوں تاریخ تو یہی ہے آئندہ کوئی تاریخ بھی مقرر ہو جائے تو بہتر ہے بہر حال سیرت مرزا پر لیکچر ضرور ہونا چاہیے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ادارتی نوٹ میں فرماتے ہیں؛

فاضل مضمون نگار کی تجویز بجائے خود مدلل ہے تاہم ہمارے نزدیک آپ کی تجویز کی دلیل یہ واضح ہے کہ جناب مرزا صاحب اپنی بروزی بعثت کے لحاظ سے محمد ثانی کہلاتے تھے اس لئے بہت ضروری ہے کہ محمد اول ﷺ کی سیرت کے بعد محمد ثانی (مرزا) کی سیرت بھی بتائی جائے تاکہ ناظرین اور سامعین کو دونوں میں مطابقت کا علم ہو سکے۔ خلیفہ قادیان میاں محمود احمد تو ہمیشہ کہا کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ تک پہنچنے کا ذریعہ محمد ثانی (مرزا) ہی ہیں اس وجہ سے بھی فاضل نامہ نگار کی تجویز قادیانی دربار میں قابل قبول ہی نہیں واجب التائید ہے۔ کیا دربار قادیانی سے اس تجویز کی منظوری ہوگی؟ اس کا فیصلہ آئندہ زمانہ کرے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ جولائی ۱۹۲۸ء مطابق ۲ صفر ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۳۷ ص ۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دجال کون ہے؟

مولانا محمد عبدالغفار خیریؒ، دہلی سے لکھتے ہیں: مرزا غلام احمد قادیانی نے تحفہ گولڑویہ کے حاشیہ پر ایک حدیث لکھی ہے جس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے :

یعنی آخری زمانہ میں ایک گروہ دجال نکلے گا وہ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے یعنی اپنے مذہب کی اشاعت میں بہت سا مال خرچ کریں گے بھیڑوں کا لباس پہن کر آئیں گے اور ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔ اور دل بھیڑیوں کے ہوں گے۔ خدا کہے گا کہ تم میرے علم کے ساتھ مغرور ہو گئے اور کیا تم میرے کلمات میں تحریف کرنے لگے۔

اس حدیث میں بقول مرزا صاحب، دجال کی پہچان حسب ذیل بیان کی گئی ہے :

۱۔ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے۔

۲۔ اپنے مذہب کی اشاعت میں بہت سا مال خرچ کریں گے۔

۳۔ بھیڑوں کا لباس پہن کر آئیں گے دل بھیڑیوں کے ہوں گے۔

۴۔ زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔

ہم کو اس سے بحث نہیں کہ حدیث شریف میں لفظ دجال (بالدال) ہے یا رجال (بالراء)۔ ہمارا مقصد ہر صورت میں حاصل ہے۔ ہم کو دیکھنا یہ ہے کہ آج کل یہ صفات کس گروہ میں ہیں تاکہ مسلمان معلوم کر سکیں۔ ہم حسب ذیل اقتباس اخبار زمین دار لاہور مجریہ ۲۳ مئی ۱۹۲۸ء سے پیش کئے دیتے ہیں۔ فکاہات کے کالم میں ہے کہ

میاں بشیر الدین محمود خلیفہ قادیان ہر اس کلمہ گو کو جو حضور ختمی مرتبت ﷺ کو خاتم الانبیاء ماننے کی وجہ سے ان کے والد کی نبوت اور ان کی خلافت کا قائل نہ ہو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

اس کی دلیل میں زمین دار نے قادیانی مستند کتب سے تین حوالے بھی دیئے ہیں جن کو ہم اس وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظر انداز کرتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ قادیانی گروہ ہو یا لاہوری۔ یہ دونوں ہم مسلمانوں کے پیچھے نہ نماز پڑھتے ہیں نہ جنازے کی نماز میں شرکت کرتے ہیں ۔

خیر آیئے آگے موضوع پر چلئے

ا۔ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے۔،

باوجود اس کے کہ ہم سب مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں پھر بھی دین کے ساتھ فریب کی صورت بالفاظ زمین دار مذکور یہ ہے کہ:

باوجود اس عقیدے کے مرزا بشیر الدین محمود نے تمام غیر احمدیوں کو دعوت دی ہے کہ ان کی طرف سے ۱۷ جون کو جو جلسے ہونے والے ہیں ان میں وہ حضور آقائے دو جہان کی سیرت پر تقریریں کریں گے اور یہ معلوم کر کے ہماری حیرت کی کچھ انتہاء نہ رہی کہ چھ سو سے زیادہ مسلمانوں نے (جو خلیفہ قادیان کے عقیدہ کے مطابق دائرہ اسلام سے خارج ہیں) اس دعوت پر لبیک کہی ہے جس کی وجہ یہ ہے قادیانی نہایت زور شور سے پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ ان جلسوں کے انعقاد کی اصلی غرض شارع اسلام ﷺ کی سیرت کو اصلی اور حقیقی رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کرنا اور حضور ﷺ کی ذات قدسی صفات پر اعتراض کرنے والوں کے اعتراضات کا جواب دینا ہے۔ لیکن ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ ان جلسوں کی اصلی وجہ اور ہی ہے اور یہ ہمرنگ زمین جال کسی اور ہی غرض سے بچھایا گیا ہے۔

حال ہی میں قادیان میں ایک جلسہ ہوا جس میں خلیفہ قادیان اور قادیانی جماعت کے تمام اکابر اور زعماء شریک ہوئے اور یہ قرار پایا کہ جو روپیہ قادیانی جماعت سے وصول ہوتا ہے وہ بصد مشکل خلیفہ صاحب کے ذاتی اخراجات کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اس لئے دوسری ضروریات کے لئے غیر احمدی مسلمانوں سے کم از کم ۲۵ لاکھ روپیہ وصول کیا جائے اور اس کے لئے ہر بات کو جائز سمجھا جائے۔ جلسہ میں ہر شخص نے ایک خاص رقم غیر احمدی مسلمانوں سے جمع کر کے خلیفہ صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کا وعدہ کیا۔ اور یہ فیصلہ ہوا کہ فراہمی زر کے لئے تبلیغ اسلام کی آڑ لی جائے اور یہ جلسے اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا پیش خیمہ ہیں، ۔

۲۔ اپنے مذہب کی اشاعت میں بہت سا مال خرچ کریں گے۔،

قادیانی اور لاہوری دونوں گروہ یورپ میں کام کر رہے ہیں۔ چائے دعوتیں ڈنر اور مختلف اخراجات اس قدر ہیں کہ ان میں سے کوئی جماعت از خود برداشت نہیں کر سکتی۔ قادیانی گروہ ہم مسلمانوں سے ۲۵ لاکھ روپیہ بقول زمین دار وصول کرنے کی فکر میں ہے۔ اور لاہوری گروہ کبھی مسجد کے نام سے، کبھی جرمنی وغیرہ میں ترجمہ قرآن کے نام سے، کبھی تبلیغ کے نام سے غیر احمدی مسلمانوں سے وصولی چندہ کر رہی ہے جو اپنے مذہب کی اشاعت میں صرف کرتے ہیں اور ہمیشہ لاکھوں کا سوال ہے۔

۳۔ بھیڑوں کا لباس پہن کر آئیں گے دل بھیڑیوں کے ہوں گے۔،

یہ دونوں گروہ عام مسلمانوں کے پیچھے نہ نماز پڑھیں، نہ جنازوں کی نماز میں شرکت کریں، مگر اتحاد اتحاد کی رٹ لگاتے رہتے ہیں۔ علماء کو عامیوں کے سامنے برا کہتے رہتے ہیں اور بہت کچھ ہمدردی کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اپنے آپ کو حنفی بھی کہہ دیتے ہیں تاکہ مسلمانوں کی منافرت دور ہو کر ان کا رسوخ ہو جائے۔ پھر ایمان اور جیب ان کے رحم پر۔

۴۔ زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔،

ہر جگہ اپنے کاموں کو سراہنا۔ اپنی مظلومیت کا اظہار، خدمت اسلامی کے دعوی بیان کرنے، ان گروہوں کا خاص شیوہ ہے۔ ایسی نرم زبان سے باتیں کریں کہ بموجب ارشاد باری و ان یقولوا تسمع لقولھم آدمی سنا ہی کرے۔

اگر ہمارا استدلال غلط ہے تو ہم اپنی غلطی کے اعتراف کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ بہر حال ناظرین کا کام ہے کہ وہ اس کی صحت و عدم صحت کو جانچ کر فیصلہ کریں کہ دجال کون ہے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ جولائی ۱۹۲۸ء مطابق ۹ صفر جلد ۲۵ نمبر ۳۸ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام اور احمدیت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عنوان سے امت مرزائیہ کی لاہوری جماعت کے آرگن پیغام صلح میں کئی نمبر شائع ہوئے ہیں۔ ہم خوش ہیں کہ قابل مضمون نگار نے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا وجود اسلام کے حق میں مفید ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ کے سارے نمبروں کا خلاصہ یہ ہے کہ:

مرزا صاحب قادیانی نے کوئی نیا اسلام پیش نہیں کیا بلکہ وہی اسلام پیش کیا ہے جو قرون اولی میں تھا جن لوگوں نے رسومات کو داخل اسلام سمجھ رکھا ہے ان کو وہ خالص اسلام نیا معلوم ہوا۔

چونکہ یہاں پہنچ کر مضمون نگار کو جماعت اہل حدیث کا تصور آنا ضروری تھا کہ اس دعوی کے اصل مدعی تو اہل حدیث ہیں جو ثبوت بھی بین دیتے ہیں کہ کسی قول کو یا فعل کو جو بعد میں کہا یا کیا گیا ہے داخل اسلام نہیں مانتے، اس لئے بطور دفع دخل مقدر قابل اڈیٹر نے ان کا ذکر ان لفظوں میں کیا ہے کہ :

گروہ اہل حدیث نے ان باتوں (رسومات بدعیہ) سے کنارہ کشی اختیار کی لیکن ان سطحی باتوں کو چھوڑنے کے علاوہ اسلام کی حقیقت کو سمجھنے اور قرآن کے مغز کو تلاش کرنے کی انہوں نے بھی کوشش نہ کی۔ وہی ناسخ و منسوخ کے جھگڑے، عیسی کا دوبارہ نزول، اور تبلیغ دین کے لئے تلوار کی ضرورت ان کے دماغوں پر بھی مسلط رہی۔ (پیغام صلح لاہور۔۲۳ جون ۱۹۲۸ء)

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ اخبار پیغام صلح کے نزدیک یہ تو حقیقت مسلمہ ہے کہ اہل حدیث گروہ رسمی اسلام کو چھوڑ کر اصل اسلام پر ہے ہاں ان میں (بقول پیغام) چند عیب ہیں۔

۱۔ قرآن کا مغز تلاش نہیں کرتے ۔۲۔ ناسخ و منسوخ کے جھگڑے میں مشغول ہیں۔

۳۔ نزول عیسی کے متعلق جھگڑا کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔اشاعت اسلام میں تلوار کی ضرورت جانتے ہیں۔

پس ان الزامات کے جواب دینا ہمارا فرض ہے۔اس کے بعد جو ہم پوچھیں گے اس کا جواب دینا پیغام اور دیگر امت مرزائیہ کا فرض ہوگا۔

نمبر۱

مغز قرآن توحید ہے کون نہیں جانتا کہ جماعت اہل حدیث بفضلہٖ تعالی اسلامی فرقوں میں کہاں تک توحید کی محافظ ہے جہاں تک راستی کا تعلق ہے دیگر فرقے جماعت اہل حدیث سے مخالفت اسی بنا پر کرتے ہیں۔

نمبر۲

ناسخ ومنسوخ کا جھگڑا اگر آیت ما ننسخ من آیة او ننسها کی حد تک زیر بحث رہے تو کیا اعتراض؟ آخر یہ آیت قرآن مجید میں ہے۔اس کی تفسیر کسی نہ کسی صورت میں کرنی ہوگی۔رہی تعداد منسوخات،سو قدیم الایام سے اس میں اختلاف چلا آیا ہے۔آخری رائے شاہ ولی اللہ کی ہے کہ پانچ آیتیں منسوخ ہیں۔ان میں بھی کوئی صاحب تطبیق دے لے تو شاہ صاحب خوش ہیں۔ہم نہیں سمجھتے کہ یہ علمی بحث کہاں تک قابل عتاب ہے۔

نمبر۳

نزول عیسی کی بحث پر تو اتنا وقت خرچ نہیں ہوتا نہ کوئی طویل الذیل بحث ہے۔ہاں مصنوعی عیسی کی تائید کرنے والوں کی تردید میں بے شک وقت لگا ہے،اور آج تک لگ رہا ہے۔سو یہ ایک عارضی کام ہے جیسے شیوع طاعون میں حکومت کو اس کے دفع کرنے کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اگر مصنوعی عیسی کی تائید کرنے والے سوال ختم کر دیں تو بے چارے اہل حدیث بھی اور کام میں لگ جائیں۔

نمبر۴

پیغام صلح لاہور کو اپنے معاصرین کا گلہ ہے کہ وہ احمدیت پر جھوٹے اعتراض کرتے ہیں۔بے شک کسی فرد یا فرقہ پر افتراء کرنا بدترین فعل ہے۔کیا پیغام صلح،اہل حدیث کی کسی تحریر سے ثابت کر سکتا ہے کہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشاعت اسلام کے لئے تلوار کی ضرورت کہتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ ہاں وہ چونکہ قرآن اور حدیث دونوں کو مانتے ہیں، اس لئے ان کا عقیدہ ہے

الجهاد ماضٍ الى يوم القيامة جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔

ہاں اہل حدیث لوگ اس حدیث کو بھی ظاہر کرتے اور مانتے ہیں جس میں ارشاد ہے:

ذروة سنامه الجهاد ۔اسلام کی بلندی جہاد میں ہے۔

ہاں اہلحدیث لوگ، قرآن کی اس آیت پر بھی ایمان رکھتے ہیں جس میں ارشاد ہے:

فليقاتل فى سبيل الله الذين يشترون الحيوة الدنيا بالآخرة .

جو لوگ دنیا پر آخرت کو ترجیح دیتے ہیں وہ اللہ کی راہ میں جہاد کیا کریں۔

مگر وہ اس جہاد کے لئے ضروری جانتے ہیں کہ کسی امام وقت (امیر) کے ماتحت ہو، جیسا کہ ارشاد ہے :

الامام جنة يقاتل من ورائه (امیر وقت کے حکم کے ماتحت جہاد کیا جائے)

چونکہ مسئلہ جہاد کے متعلق آیات اور احادیث بکثرت وارد ہیں اس لئے جو آج کل کا ریفارمر اس مقدس فعل کو منسوخ قرار دیتا ہے، اہل حدیث اس کو خود غرض اور خوش آمدی جانتے ہیں۔ بس یہی ان پر خفگی کی وجہ ہے جس کے جواب میں اہل حدیث کہتے ہیں:

مکش بہ تیغ ستم والہان سنت را
نہ کردہ اند بجز پاس حق گناہ دگر

مقطع کلام:

کہتے ہیں زلیخا جو عشق یوسف میں متوالی ہو رہی تھی، وہ جب کبھی شہروں کا ذکر کرتی تو چند شہروں کا نام لے کر حضرت یوسفؑ کے کنعان کا نام لینے کو کہتی تھی، کنعان سب سے اچھا ہے۔

یہی کیفیت امت مرزائیہ کی ہے۔ دنیا کی بات ہو، یا دین کی، اس سب میں ان کا یہی مقصود ہوتا ہے کہ، مرزا غلام احمد مسیح موعود اور مہدی مسعود تھے۔

پیغام صلح نے صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب مسیح موعود بھی ہیں اور مہدی مسعود بھی۔ ان دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عہدوں کی وجہ یہ بتائی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی عیسائیوں کی اصلاح کی حیثیت سے مسیح ہیں اور مسلمانوں کی اندرونی اصلاح کی حیثیت میں مہدی ہیں۔ مسیح موعود ہونے کی حیثیت سے مرزا صاحب کا جو فرض تھا پیغام صلح ان لفظوں میں بیان کرتا ہے :

حضرت مسیح موعود (مرزا) قادیانی کی بعثت کی اغراض میں سے ایک بہت بڑی غرض اس دجالیت (عیسویت) کا قلع قمع کرنا تھا جو صلیبی (عیسائی) مذہب نے اس زمانہ میں پھیلا رکھی ہے حدیث میں مسیح موعود کے جو کام بیان کئے گئے ہیں ان میں صاف طور پر جو کام بیان کئے گئے ہیں ان میں صاف طور پر یکسر الصلیب کا لفظ موجود ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کا کام صلیبی مذہب کو توڑنا اور مسیحی قوموں کو اسلام کے نور کی طرف لانا ہے پس اس لحاظ سے کہ آپ کے مشن کا بہت بڑا تعلق مسیحی قوم سے تھا آپ کا نام مسیح ابن مریم رکھ دیا گیا۔

(پیغام صلح لاہور ۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء ص ۱-۲)۔

میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں۔ اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں۔ اور آنحضرت ﷺ کی جلالت وعظمت اور شان دنیا پر ظاہر کردوں۔

بس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ بس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے۔ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہیے تھا، تو پھر میں سچا ہوں۔ اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ (اخبار بدر قادیان ۔ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مضمون بالکل صاف ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ مرزا صاحب جو بحیثیت مسیح موعود دنیا میں آئے اور آخر کار کام کر کے تشریف لے گئے۔ کیا (بقول ان کے) عیسویت کا دجالی فتنہ صلیب اور عیسیٰ پرستی دنیا سے اٹھ گئی؟

اس سوال کا جواب دینے کے لئے ہم پیغام صلح کے شکر گذار ہیں کہ اس نے ہمیں اس تکلیف سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سبک دوش کر دیا۔ پس دجالی عیسوی فتنہ کے مٹنے یا ترقی پانے کے متعلق خود اسی کا قول ہم پیش کرتے ہیں فاضل اڈیٹر پیغام صلح لاہور لکھتے ہیں :

آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد چند ہزار سے زیادہ نہ تھی آج پچاس لاکھ کے قریب ہے (پیغام صلح ۶ مارچ ۱۹۲۸ء ص ۵)

جانے دیجئے یورپ کو، جانے دیجئے افریقہ کو، جانے دیجئے ایشیا کے دوسرے ملکوں کو، خود ہندوستا ن ہاں وہ ملک جہاں خصوصیت سے مسیح موعود آئے تھے اس کی یہ حالت ہے کہ دہ سالہ مردم شماری میں کوئی قوم فی سینکڑہ پانچ، کوئی دس فی صدی ترقی کرتی ہے عیسائی فیصدی سو ترقی کرتے ہیں (بقول پیغام صلح) دجالی مذہب کی اشاعت کا یہ حال ہے کہ :

۱۹۲۷ء میں عیسائیوں نے ۱۹ لاکھ ۸ ہزار نسخے ہندوستان کی مختلف زبانوں میں بائیبل کے شائع کئے ۔ (پیغام صلح لاہور ۱۳ مارچ ۱۹۲۸ء)

ناظرین! خدارا انصاف کریں۔ یہ زندگی کی علامت ہے یا موت کی؟

یہ تو ہے مرزا صاحب کی مسیحیت موعودہ کا نتیجہ۔ رہی مہدویت معہودہ، سو اس کی بابت کیا کہنا ہے کہ اسلا می دنیا خصوصاً ہندوستان کے مسلمانوں شہری اور دیہاتیوں کو دیکھئے کہ ان میں اسلامی احکام کی پابندی کیا کلمہ شریف تک پڑھنا نہیں آتا۔ شرک، کفر، بدعت، قبر پرستی، پیر پرستی، درخت پرستی، تعزیہ پرستی، غرض ہر قسم کی پرستی، اور ہر قسم کی جہالت نے انہیں گھیر رکھا ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ تباہ کر رکھا ہے۔ عیسائیوں کی وہ ترقی اور مسلمانوں کی یہ حالت۔ اس پر بھی ہمیں کہا جائے کہ مسیح موعود اور مہدی مسعود آئے اور چلے گئے تو ہمارے منہ سے یہی نکلے گا : تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

احمدی دوستو! واللہ تمہارے حال پر رحم آتا ہے تم کن بھول بھلیوں میں پڑے ہو۔ تم لوگ تو اچھے بھلے پڑھے لکھے ہو۔ تمہیں یہ کیوں نہیں سوجھتا کہ سیدھے ہو کر اسلامی خدمت کرو۔ ایک ایسے شخص کا توسط چھوڑو جو اتنا بڑا دعوی لے کر آیا اور بری طرح تفرقہ ڈال کر اپنے مقصد میں فیل ہو کر چلا گیا۔

واللہ باللہ! سچ کہتا ہوں کہ یورپ کا پہلوان زبسکو پٹیالہ میں پنجابی پہلوان گاماں سے میں جیسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاف ناکام رہا تھا، تمہارا مسیح موعود، ہاں مہدی معہود، ہاں کرشن گوپال، اس سے بھی زیادہ چاروں شانے چت پڑا۔ مگر تم ہو کہ اس کے پیچھے ڈھول پیٹتے ہوئے اس کو فتح مند ظاہر کر رہے ہو۔ کچھ تو خدا کا خوف اور مخلوق سے شرم کرو الیس منکم ر جل رشید۔

پیارے احمدی دوستو! میں کن لفظوں میں اپنا اخلاص تمہیں بتاؤں۔ واللہ سچ کہتا ہوں مرزا صاحب قادیانی اگر کم سے کم اتنا ہی کر جاتے کہ مسلمانوں کو عقائد صحیحہ سکھا کر سلف صالحین کے نمونہ پر جمع کر جاتے، تو میں ان کے اتنے کام پر ان کو مہدی مان لیتا۔ مگر میں کن لفظوں میں بیان کروں بحیثیت عقائد صحیحہ کے وہ ہندوستان کے آخری مصلح مولانا اسماعیل قدس سرہ کے برابر کیا، ان کے عشر عشیر کو بھی نہیں پہنچے۔ حالانکہ شہید مرحوم نہ مسیح موعود تھے، نہ مہدی، نہ نبی نہ نبی کے بیٹے۔ برخلاف اس کے تمہارے مسیح موعود وہ شخصیت رکھتے تھے کہ آج ان کے دارالحکومت سے آواز اٹھتی ہے کہ انبیاء عظام، حضرت مسیح (مرزا قادیانی) کے خادموں میں پیدا ہوں گے۔ (اخبار الفضل کا خاتم النبیین نمبر ۱۲ جون۔ ص ۱۵)

اللہ اکبر! یہ تعلّی اور یہ تکبر اور یہ درجہ کہ مرزا صاحب کی پیروی کرنے سے ان کے مرید انبیاء عظام بن جائیں گے۔ بتایئے اس کو اسلام کا عقیدہ کہیں یا جنون مرزا اس کا نام رکھیں۔ مرزائی دوستو!
تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

قادیانی جواب:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء میں جو ایک مضمون بعنوان خلیفہ قادیانی کی غلط بیانی، درج ہوا تھا جس میں خلیفہ مذکور کی چار غلطیاں دکھا کر فی غلطی کے جواب پر ایک سو روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا، اس کے جواب میں قادیانی اخبار الفضل ۲۰ جولائی میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں انعامی رقم کا مطالبہ کیا ہے۔ ہم آئندہ بتادیں گے کہ مجیب نے ہمارے اعتراضات کو اٹھایا ہے یا پختہ کیا ہے۔ اس کے بعد انعام کا فیصلہ ہو سکے گا۔ فانتظر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۳۔ اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۱۶ صفر ۱۳۴۷ھ ص ۱۔ ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان کی غلط بیانی کا جواب الجواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں خلیفہ قادیان میاں محمود کے چار غلط دعاوی کی تردید کی گئی تھی اور چاروں کے ثبوت دینے پر چار سو روپیہ انعام کا اعلان تھا۔

اس کے جواب میں قادیانی اخبار الفضل میں ایک مضمون نکلا ہے جو ہماری تردید نہیں بلکہ تائید ہے بایں ہمہ انعام کا تقاضا کیا گیا (حیرت انگیز جلدی یہ کی کہ کوئی کاغذ چار سو روپیہ کا ویلو کر کے بھیج دیا۔ سچ ہے خلق الانسان من عجل)۔

کیا کسی جواب کی صحت کا فیصلہ راقم مضمون کی رائے سے ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ کسی مسلمہ منصف کی رائے سے۔ اس لئے حسب قاعدہ ان کو چاہیے تھا کہ انعام کا تقاضا کرنے سے پہلے تقرر ثالث کا سوال کرتے،۔

مگر وہ کیوں کرتے وہ جانتے ہیں کہ ثالث کا فیصلہ ان کے حق میں نہ ہوگا۔ بھلا کون دانا مان لے گا کہ اہل حدیث کی گرفت سے قادیانی کسی طرح نکل سکتے ہیں اب مختصر بتاتے ہیں کہ ہمارے مواخذہ سے قادیانی کیمپ میں کہاں تک بے چینی پیدا ہوئی ہے اور اس بے چینی میں وہ بجائے تردید کرنے کے کہاں تک تائید کر گئے ہیں ۔

ناظرین! انصاف سے دیکھئے اور سنیے:

خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) پر اعتراض ہوا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے کہا تھا کہ ایک عورت سے میرا نکاح آسمان پر ہوا۔ وہ کیوں پورا نہ ہوا؟

اس کے جواب میں خلیفہ (مرزا محمود) نے کہا کہ :

حضرت نوح ؑ نے آسمان سے خبر پا کر کہا تھا میرا بیٹا بچ رہے۔ مگر وہ پوری نہ ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا ہم نے مطالبہ کیا تھا کہ خلیفہ قادیانی ہم کو اس مضمون کی کوئی آیت بتادے تو ایک سو روپیہ انعام لے۔اس کے جواب میں مجیب نے چند آیات لکھ کر نتیجہ بتایا ہے کہ ان آیات سے ظاہر ہے کہ :

۱۔حضرت نوح کو دشمنوں کی غرقابی کا وعدہ دے گیا تھا (بے شک)

۲۔اپنے ساتھیوں کی نجات کی بشارت دی گئی (بے شک)

۳۔ساتھیوں میں تمام مومن اور اہل میں سے بجز من سبق علیه القول شامل ہیں (بیشک)

ان تین جملوں سے خود ساختہ نتیجہ نکالا ہے کہ:

کیا حضرت نوح ؑ نے ان پیشگوئیوں کو محض راز سربستہ کی طرح رکھا تھا یا ان کا اعلان بھی کیا تھا۔ قرآن مجید فرماتا ہے کہ ان بشارات کے بعد انہوں نے اپنی قوم سے کہا۔تم جان لوگے کس پر عذاب آئے گا جو اسے رسوا کرے گا۔ (الفضل قادیان ۲۰ جولائی ۱۹۲۸ء) ۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری ؒ فرماتے ہیں:

یہ کلام بتا رہا ہے کہ مجیب نے بڑی بے چینی میں جواب دیا ہے۔اسے مطلق احساس نہیں کہ میں تردید کر رہا ہوں یا تائید۔

کیوں صاحب! یہ فقرے جن کا حضرت نوح ؑ نے اعلان کیا ہے ان میں کوئی ایسا لفظ ہے جس کے وہ معنی ہوں جو خلیفہ قادیان کا دعوی ہے کہ :میرا بیٹا بچ رہے گا،، ہے تو،اس پر نشان لگایئے۔

سنئے !ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ حضرت نوح ؑ نے بیٹے کی نجات کا اعلان نہیں کیا۔کیونکہ اگر کیا ہوتا تو چونکہ وہ منشاء الٰہی کے خلاف تھا،فوراً اسی وقت حضرت نوح ؑ کو اس غلطی پر متنبہ کر کے دوسرا اعلان کر دیا جاتا ، جیسا کہ حضرت نوح کو اس وقت متنبہ کیا گیا جب انہوں نے کہا تھا :

میرا بیٹا میرے اہل سے ہے،۔

فوراً الٰہی جواب ملا: ليس من اهلك (وہ تیرے اہل سے نہیں) ۔

اگر حضرت نوح ؑ اس خبر کا اعلان کر دیتے کہ میرا بیٹا نجات پائے گا،تو قطعاً اس کی تردید خدا کی طرف سے کرائی جاتی ۔ ہمارا مطالبہ خلیفہ کے ادعائے الفاظ سے ہے جو مجیب کی خاطر مکرر سہ کرر ہم سامنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھتے ہیں کہ :

حضرت نوح نے آسمان سے خبر پا کر کہا تھا کہ میرا بیٹا بچ رہے گا۔،

انعام لینے کا شوق ہے تو یہ الفاظ دکھاؤ۔

دوسری غلط بیانی :

خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) نے دوسرا غلط دعوی یہ کیا تھا کہ :

حضرت موسی نے بھی آسمان ہی سے خبر پا کر یہ کہا تھا کہ تم کنعان میں داخل ہو جاؤ گے۔مگر وہ داخل نہ ہو سکے۔

اس دعوی کا ثبوت دیتے وقت تو مجیب کی بے چینی پر ہمیں بھی رحم آتا ہے مجیب کی ساری کوشش کا ملخص یہ ہے کہ :

ارض شام دینے کا وعدہ تھا اسی لئے اس کو ارض المواعید کہتے ہیں

حالانکہ سوال ارض شام کے وعدہ سے نہیں تھا بلکہ خلیفہ قادیان کے الفاظ سے تھا جو جملہ خبریہ کی صورت میں ہیں کہ:تم کنعان میں داخل ہو جاؤ گے ۔،

اس جملہ خبریہ کا ثبوت مطلوب ہے۔اگر انعام کا شوق ہے تو دکھاؤ۔

ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

تیسرا دعوی:

خلیفہ قادیان نے تیسرا دعوی سراپا افتراء یہ کیا تھا کہ :

رسول کریم ﷺ کو بھی آسمان سے خبر ملی تھی کہ مسیلمہ کذاب آپ کی زندگی میں فنا ہو جائے گا۔مگر وہ فنا نہیں ہوا۔

جس دل میں نبوت محمدیہ ﷺ کا کمزور سا اعتقاد بھی ہے وہ بھی یہ دعوی سن کر کانپ جائے گا اور یقین کر لے گا کہ جس شخص نے یہ دعوی کیا اور جن لوگوں نے اس سراپا بہتان کو شائع کیا اور جو اس کی تائید کرتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان لوگوں کے دلوں میں نبوت محمدیہ کا وقار جیسا چاہیے نہیں ہے۔ بلکہ فی قلوبھم مرض فزادہ اللہ مرضاً ۔

غور کیجئے یہ فقرہ مخالفین اسلام کو کتنی جرأت دلاتا ہے۔ وہ تکذیب نبوت محمدیہ میں کہاں تک دلیر ہو کر کہہ سکتے ہیں کہ :

جس شخص کی کہی ہوئی بات سچی نہ ہو وہ نبی کیسے ہو سکتا ہے۔

اس لئے ہم نے اس دعوی مکذوبہ کا ثبوت پوچھا تھا جس کے جواب میں مجیب نے اپنی پریشانی کا پورا ثبوت دیا۔

صحیح بخاری باب علامات النبوت سے روایت نقل کرتا ہے جس میں یہ لفظ ہیں :

فاولتھما کذابین یخرجان بعدی فکان احدھما العنسی و الآخرۃ مسیلمۃ الکذاب

(یعنی حضور ﷺ نے فرمایا مجھے خواب میں میں جن کی ہلاکت بتائی گئی وہ دو کس ہیں جو میرے بعد ظہور کریں گے۔ ابن عباس (راوی حدیث) کہتے ہیں اپنے بعد جن دو کے ظہور اور ہلاکت کی خبر دی تھی ایک ان میں سے اسود عنسی ہوا دوسرا مسیلمہ کذاب۔

ناظرین! مجیب کی جرأت دیکھئے کہ اس روایت کو جس میں بعد کا لفظ بھی ہے اپنے ثبوت میں پیش کرتا ہے۔

پھر لطف یہ ہے کہ یخرجان بعدی کا ترجمہ کرتا ہے :

میرے برخلاف کھڑے ہوں گے۔

باوجود ترجمہ کی غلطی کے صیغہ مستقبل ہی رہا مسیلمہ کا دعوی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں تھا، مگر خروج جس کے معنی ہیں مقابلہ پر آنا یہ آنحضرت ﷺ کے بعد خلافت صدیقیہ میں ہوا تھا اور اسی خلافت میں وہ مارا گیا ۔ بس جیسا اس کا خروج (بمعنی مقابلہ) بعد آنحضرت ﷺ کے ہوا اس کی موت بھی بعد ہوئی۔ اور یہی فرمایا تھا۔

مقام حیرت ہے کہ امت مرزائیہ کے دلوں میں مرزا کی بے جا محبت یا بالفاظ دیگر پیغمبر اسلام سے بے پرواہی کیوں ایسی پیدا ہو گئی ہے کہ کھلے منہ اور جلی قلم سے ایسے مضامین لکھتے ہیں جو مخالفین اسلام کو تکذیب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا موقع دیں۔اس طرفہ پر طرہ یہ کہ اشاعت اسلام کرنے کا دعوی ہے :

کئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر
خدا نخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

چوتھی غلط بیانی:

قیصر وکسری کے خزانوں کی کنجیاں دیئے جانے کی خبر بھی آسمان ہی سے ملی تھی، مگر وہ کنجیاں آپ (ﷺ) کی زندگی میں نہ ملیں۔

اس دعوی کا ثبوت مانگا گیا تھا جس میں قیصر وکسری کے خزانوں کی کنجیاں ملنے کا ذکر ہو اور نہ ملی ہوں۔ہم نے اس کی تشریح میں دو روایات لکھی تھیں جن میں حضورﷺ نے قیصر وکسری کے خزانوں کا فاتح مسلمانوں کی ایک جماعت کو قرار دے کر فرمایا تھا کہ تم ان کو فتح کرو گے اور تم ہی خرچ کرو گے۔ اس کے جواب میں کیا چاہیے تھا؟ تقاضاء ایمان تو یہ تھا کہ خلیفہ کو مرید مجبور کرتے کہ آپ اپنی غلطی کا اعلان کریں تا کہ مخالفین اسلام کو طعن کرنے کا موقع نہ ملے لیکن ایسا تو وہ کرے جس کو محمدی اسلام سے محبت ہو۔جس کو قادیانی نبوت وخلافت سے دل بستگی ہو وہ ایسا کیونکر کرے۔اس کا تو قول ہے :

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جائے
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

اس لئے انہوں نے اس غلطی کو بھی صحیح کرنے کی کوشش کی۔اور اس کوشش میں مندرجہ ذیل روایت لکھی ہے جس میں آنحضرتﷺ اپنے ایک خواب کا ذکر سنانے کو فرماتے ہیں

بینما انا نا ئم ا تیت بمفا تیح خزا ئن ا لار ض فو ضِعت فی یدی
(بخاری .با ب نصر ت با لرعب)

اس حدیث میں قیصر وکسری کا نام نہیں اور خلیفہ قادیان نے خاص کر قیصر وکسری کا نام لیا تھا۔

مجیب کا مطلب اگر یہ ہے کہ قیصر وکسری کی کنجیوں کو یہ روایت شامل ہے، بیشک ہم مانتے ہیں کہ اس روایت کا سب کو شمول ہے اور قیصر وکسری کا اس میں دخول ہے لیکن ہم نے جو دو روایتیں نقل کی تھیں جن کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لفظ اور مفہوم یہ تھا کہ: تم مسلمان قیصر وکسری کے خزانے فتح کرو گے،

یہ دو روایتیں بالتصریح فتح کی تفصیل مسلمانوں کو فاعل اور زمانہ مستقبل بتا رہی ہیں تو پھر آج کسی غیر محتاط شخص کا دلیری سے یہ کہنا کہ :

قیصر وکسری کے خزانوں کی کنجیاں دیئے جانے کی خبر آسمان سے ملی تھی مگر آنحضرت کی زندگی میں نہ ملیں۔

کیسے صحیح ہوسکتا ہے جبکہ خود متکلم (ﷺ) بتا رہے ہیں کہ یہ کنجیاں دراصل مسلمانوں کو ملیں گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر اس واقعہ کو تمہارے اصل واقعہ (نکاح آسمانی) کے ساتھ کیا تعلق؟ اسی لئے قادیانی مجیب نے ہماری پیش کردہ دونوں روایتوں کو چھوا بھی نہیں۔

سنو! تمہارا واقعہ تو صاف ہے اس میں نہ کسی خلیفہ کی خلافت جائز ہے، نہ کسی نائب کی نیابت، نہ مرزا صاحب کی مرضی۔ سنئے وہ واقعہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی میں سب کے سامنے مسماۃ مذکورہ کا خود بدولت مرزا صاحب کے ساتھ نکاح ہو جائے۔ چنانچہ آپ نے اس پیش گوئی (متعلقہ نکاح آسمانی) کے جو اجزاء بتائے ہیں وہ یہ ہیں :

۱۔ مرزا احمد بیگ تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو ۔

۲۔ پھر داماد اس (منکوحہ آسمانی کا خاوند مرزا سلطان محمد) کا اڑھائی سال کے اندر فوت ہو (مرزا سلطان محمد کے نکاح کی تاریخ ۷۔اپریل ۱۸۹۲ء ہے۔اس نکاح سے اڑھائی سال تک مرزا سلطان محمد کو اکتوبر ۱۸۹۴ء تک مرجانا چاہیے تھا ۔مگر وہ آج تک، ۱۹۲۸ء، زندہ ہے۔ثناء اللہ امرتسری)

۳۔ پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر فوت نہ ہو۔

۴۔ پھر یہ کہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

۵۔ پھر یہ کہ عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) بھی ان تمام واقعات کے پورا ہونے تک فوت نہ ہو۔

۶۔ پھر یہ کہ اس عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) سے نکاح ہو جائے۔

اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدی دوستو! ہمیں تمہارے حال پر رحم آتا ہے خدا جانے تم کس بلا میں پھنسے ہو اور کس گناہ کی تم کو یہ سزا ملی ہے۔ تم سوچتے نہیں کہ کوئی وکیل اپنے موکل کے بیان اور اقرار کے خلاف نہیں کہہ سکتا۔ مگر تم ہو کہ تمہیں نہ کسی قانونی عدالت کی پرواہ ہے نہ قانون شریعت تم کو خلاف کہنے سے روک سکتا ہے۔

للہ فی اللہ تم کسی غیر کے حال پر نہیں اپنے حال پر تو رحم کرو۔ سب مخلوق کو دھوکہ دے سکتے ہو، چرب لسانی سے مخالف کی زبان بند کر سکتے ہو، مگر خدا کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم اس بگڑی ہوئی بات کو بنانے کی کوشش کرتے ہو جو ایسی بگڑی ہے کہ بنانے سے نہ بن سکے

تروح الی العطار تبغی شبابها

و لن یصلح العطار ما افسد الدهر

ناظرین! غور کیجئے اس مقدس جماعت قادیانی کی یہ ساری کوشش (انبیاء پر بہتان، خدا پر افتراء وغیرہ) محض اس لئے ہے کہ مرزا صاحب کی غلط پیش گوئی کسی طرح صحیح ہو سکے الی اللہ المشتکی

حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ہر ایک پیش گوئی خصوصاً نکاح آسمانی والی پیش گوئی امت مرزائیہ کے لئے سوہان روح بن رہی ہے۔ اس لئے ناظرین سے ہم درخواست کریں گے کہ ان لوگوں کو عشق مرزا میں مجنون سمجھ کر ایسی بہتان طرازیوں اور افترا پردازیوں میں معذور سمجھا کریں

یا عاذل العاشقین دع فئة

اضلها اللہ کیف ترشدها

آخری فیصلہ۔ ہم نے ازالہ اوہام سے ایک حوالہ دیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے چار سو نبیوں کی پیش گوئیاں جھوٹی ہوئیں۔ اس کے جواب میں مجیب نے لکھا ہے :

اگر مولوی صاحب (یہ حوالہ) نکال دیں تو ہم انہیں راست باز تسلیم کر لیں گے

اگر چہ راست بازی کا سرٹیفکیٹ ان لوگوں یا اس شخص سے لینا مفید ہوتا ہے جو خود بھی راست باز ہوں۔ اور جو خود ہی غلط گو ہوں ان کا سرٹیفکیٹ کیا اور ان کی سند کیا۔ بلکہ وہ تو اس مصرعہ کے مصداق ہیں :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے خود حضرت اقدس تو مسلمان ہولیں

تاہم قطع نزاع کے لئے ہم فیصلہ کرانے کو تیار ہیں۔قادیانی صدر انجمن احمدیہ کے صدر اور ناظم اعلی اس بارے میں ہمارے ساتھ تقرر منصف منظور کریں۔مسلمہ منصف ہماری تحریر مندرجہ اہل حدیث ۱۳ جولائی کو مرزا صاحب کی کتاب ازالہ اوہام کے خلاف پائیں تو وہ اپنی غلطی کے قائل ہو جائیں گے۔ہماری طرف سے دو اصحاب کے نام پیش ہیں جو دونوں معزز اور غیر جانبدار دیانتدار ہیں۔

۱۔ڈاکٹر سیف الدین کچلو امرتسر۔

۲۔چودھری فضل الدین ڈپٹی کلکٹر پنشنر امرت سر ۔

احمدیو! مرد میدان بن کر باہر آؤ۔انعامی مضمون کا فیصلہ بھی منصفوں سے کرالو :

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۲۳ صفر ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۰ ص ۱۔۴)

.....

خلیفہ قادیانی اور وزیر ہند

اہل حدیث میں ایک نوٹ لکھا گیا تھا کہ قادیانی خلیفہ نے اپنے سفر یورپ میں ۸۰ ہزار روپیہ قومی چندہ کا خرچ کیا محض اسلئے کہ وزیر ہند کے پاس درخواست کی کہ کونسلوں اور اسمبلی میں ہماری نمائندگی جدا ہو جائے۔اس کے جواب میں وزیر ہند نے کہا جب تک تم محمدی ذیل میں اپنا نام لکھواتے ہو، یہ نہ ہوگا۔اس کے جواب میں الفضل قادیان مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۲۸ء میں نوٹ نکلا ہے کہ یہ جھوٹ ہے۔

ہمارے پاس اس دعوی کا ثبوت سرکاری ہے مگر ہم اسے پیش کرنا نہیں چاہتے۔البتہ فیصلہ کی صورت آسان یہ ہے کہ : خلیفہ قادیان مؤکد بعذاب حلف اٹھا کر کہے کہ میں نے لندن کے سرکاری حلقوں میں یہ تحریک نہیں کی اگر وہ حلف اٹھا کر کہدے تو ہم اپنے بیان کو غیر ثابت مان لیں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ ۔اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۲۳ صفر ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۰ ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدی مشن افترا پردازی نہیں ہے

(مولوی عبداللہ تیماپوری رئیس جماعت ثالثہ احمدیہ کے قلم سے)

بخدمت مولوی ثناءاللہ صاحب۔

ازطرف محمد عبداللہ تیماپور حال وارد ٹمکور علاقہ میسور

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته۔

آپ کا اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۴۷ھ دیکھا بعنوان: غلط بیانی خلیفہ قادیان، کے تحت میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ قادیانی عمارت کی بنیاد جھوٹ اور افتراء علی اللہ پر ہے۔ پھر آگے تحریر ہے کہ اس تحریر کو کوئی صاحب بدکلامی یا تیزی پر محمول نہ کریں

کیا آپ کے نزدیک کسی شخص کی اجتہادی غلطی کو افتراء علی اللہ اور کذب کے ساتھ مشابہت دینا بدکلامی نہیں ہے (قائل اگر اجتہاد کو الہام کہے اور غلط نکلے تو اسکو افتراء کہنا درست ہے اور اجتہاد کہنا غلط۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) ۔ یوں تو اکثر امامان دین سے بھی اجتہادی غلطیاں ہوا ہی کرتی ہیں میاں (محمود احمد) صاحب (قادیانی) کے جواب میں نوح کا بیٹا بچ رہے گا۔ اور حضرت موسیٰ کا ارض مقدس کا داخلہ، اور مسیلمہ کذاب کا قصہ بربنائے ان بزرگوں کے بیان کے استنباط کیا گیا ہے جس کو آنجناب صریحاً کذب کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں۔ یہ زیادتی ہے (ایسی سختی سے محض اس لئے جواب دیا ہے کہ دشمنان اسلام کو تکذیب کی سند نہ مل جائے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

آخر مضمون میں اطلاعاً لکھا ہے کہ اس مضمون کو دوبارہ اشتہار کی صورت میں بھی چھاپنا ہے اس کے قبل احمدی احباب کو ایک ہفتہ کی مہلت کے ساتھ نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ اسکا جواب دیں، اس لئے یہ عرض ہے۔

سوال یہ ہے کہ محمدی بیگم کی نسبت حضرت (مرزا) صاحب کا الہام دربارہ نکاح پورا ہوا یا نہیں؟

اس کے جواب میں آپ نے دو جواب نقل کئے ہیں۔ ایک مولوی نورالدین صاحب کا دوسرا میاں محمود صاحب کا۔ اب یہ تیسرا جواب بھی اس اشتہار کے ساتھ شامل کر دیں تو حق ظاہر ہو رہے گا جو یہ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمدی بیگم کی نسبت جو پیش گوئی تھی وہ مشروط تھی (بالکل غلط ہے۔احمدی ایک دوسرے کی تقلید میں مشروط کہے جاتے ہیں حالانکہ جس کو شرط کہتے ہیں وہ شرط ہی نہیں۔اڈیٹر اہل حدیث) پہلی شرط پوری ہونے پر پیش گوئی کا پورا ہونا ظاہر ہے۔

رہا دوبارہ بیوہ بن کر نشان پورا ہونے کی خوش خبری کا الہام،

یہ سراسر قرآن مجید کے احکام کے خلاف ہے،اس لئے وہ پورا نہ ہوا۔

چنانچہ قرآن پاک میں ہے ایک مطلقہ عورت جو عدت کے دنوں میں ہو،اس سے علانیہ نکاح کا اظہار نہ کیا جائے۔اس کے خلاف ایک خاوند والی عورت کی نسبت یہ اعلان کرنا کہ وہ میرے نکاح میں آئے گی کیوں کر جائز ہوسکتا ہے۔

رہا یہ شبہ کہ پھر خدا نے مرزا صاحب کو ایسا الہام کیوں کیا،اس کا جواب یہ ہے۔جن الہامات کا تعلق نفس انسانی سے ہوتا ہے، وہ اس کی ذات کے لئے مبشرات ہوتے ہیں۔مبشرات کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ایک ظاہر کرنے کے قابل ہوتے ہیں دوسرے صیغہ راز میں رکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ان کو صیغہ راز ہی میں رکھنا چاہیے۔مرزا صاحب سے اس امر میں ضرور اجتہادی غلطی ہوئی۔یہ کوئی ان کی کسر شان نہیں ہے جب کہ وہ خود ہی اس امر کے قائل ہیں کہ مجھ سے بھی اجتہادی غلطیاں ہوتی ہیں اور ہوئی بھی ہیں ایسی اجتہادی غلطیوں سے مجددوں کی ماموریت پر کوئی برا اثر نہیں پڑسکتا (اچھا اجتہادی غلطی سے صیغہ راز کو انہوں نے ظاہر کر دیا مان لو غلطی ہوئی مگر اس سے حقیقت کیوں بدل گئی یعنی نکاح کیوں نہ ہوا حالانکہ اس نکاح کو اپنے لئے نشان صدق بتا چکے تھے۔اڈیٹر اہل حدیث) ہمارا اپنا فرض ہے کہ ہر ایک مامور من اللہ کے الہاموں کو بذریعہ مرافعہ قرآن سے مطابقت کر لیں۔اگر موافق ہے، مان لیں وگرنہ خیر سلا۔

کسی مامور کا الہام قرآن پاک کو منسوخ نہیں کرسکتا۔ممکن ہے کہ مامور سے اجتہادی غلطی ہو(مامور اور ملہم جس کلام کو کلام خدا کہہ کر بیان کرے ہم اسے اس کا اجتہاد کہیں تو اس کا نام تصدیق یا ہے یا تکذیب۔اذا قلتم فاعدلوا و لو کان ذا قربی ۔اڈیٹر اہل حدیث) اللہ پاک کو یہ خوب معلوم تھا حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا) کو حقیقی نبی مان کر غلو کیا جائے گا اس لئے اللہ پاک کی اس میں یہی مصلحت تھی کہ ان سے اجتہادی غلطیاں صادر ہوں تا کہ ان کے مرید اپنے مرتبہ کی حد سے باہر قدم نہ رکھیں۔ایسی اجتہادی غلطیوں پر ان کی خدمت اسلام کی بہت ساری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوبیوں پر پانی پھیرنا اور مفتری علی اللہ قرار دینا سراسر ظلم ہے (ان کی اسلامی خدمت کا لب لباب اتنا ہی تھا کہ اسلام ایسا پاک مذہب ہے جس کے اتباع سے میرے جیسے باکمال افراد پیدا ہو سکتے ہیں۔ چونکہ اپنے کمال کو اسلام کی صداقت میں پیش کرتے تھے اس لئے دشمنان اسلام کو موقع تھا کہ وہ آپ (مرزا) کے کمالات کو اسلام کی تکذیب میں پیش کریں لہذا علماء اسلام کو ضرورت ہوئی کہ مرزا صاحب کی خدمات کی جانچ کر کے ان کو مفتری قرار دیا جائے تا کہ ان کی وجہ سے اسلام پر حملہ نہ ہو۔ اڈیٹر اہل حدیث)

اللہ پاک نے حضرت اقدس کو مسیح موعود کے خطاب سے سرفراز فرما کے مبعوث کیا تو وفات عیسی کا اظہار ان سے بخوبی کرایا (حضرت عیسی کی وفات سے درحقیقت عیسائی مذہب کی تائید ہوتی ہے کیونکہ عیسائی مذہب کا مدار مسیح کی موت پر ہے ان کی زندگی ماننے سے عیسائی مذہب کا بنیادی اصول، کفارہ، جڑ سے اکھڑتا ہے۔ آپ خیال کریں کہ مسیح کی موت کا اظہار اسلام کی خدمت ہے یا عیسائیت کی۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) ہر دو امور کا مرافعہ کرنے پر قرآن پاک سے ان کی صداقت ظاہر ہوئی۔ اللہ پاک اس امت مرحومہ میں پہلے کے انبیاء کی طرح خلیفہ بنائے گا اور حدیث میں وارد ہے العلماء امتی کا نبیاء بنی اسرا ئیل (ھکذا کان مر قو ماً ۔اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)جب کہ قرآن اور احادیث دونوں اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ آنے والے مسیح و مہدی اسی امت سے ہوں گے پھر اس کے وقت پر آ بھی گئے تو اس کا انکار کرنا صریحاً نابینائی ہے۔

اس میں شک نہیں حضرت میاں محمود احمد صاحب نے مرزا صاحب کے مرتبہ کی نسبت بہت غلو کیا ہے حالانکہ خود مرزا صاحب کا الہام ہے:

تیرے بعد ایک مامور تجھ سے افضل آنے والا ہے۔ جب کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو نبی قرار دیں تو جو ان سے بڑھ کر آنے والے کو (جو آ گیا ہے ۔یعنی ذات عبداللہ تیماپوری۔ اڈیٹر اہل حدیث) کیا مرتبہ دینا ہوگا۔ اور اس کے انکار سے منکروں پر کیا فتوی لگایا جائے۔

یہ عاجز بذریعہ الہام (کہیں آپ کا الہام بھی اجتہادی غلطی تو نہیں سمجھ کر کہیے گا کہیں بعد میں رائے تبدیل نہ کرنی پڑے ۔اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)اس امر کی گواہی دیتا کہ بے شک مرزا غلام احمد مجدد تھے اور خدا کی طرف سے خدمت اسلام کے لئے مامور تھے ان کا انکار انسان کو ولایت کے مرتبہ سے گراتا ہے مگر دائرہ اسلام سے خارج نہیں کراتا۔ والسلام

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۲۳ صفر ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۰ ص ۴۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخری فیصلہ

(مرزا غلام احمد قادیانی اور مولانا مرتضی حسن کی طرف سے خاکسار کے ساتھ)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے پنجابی نبی نے (اخبار) اہل حدیث کے تعاقبات سے تنگ آ کر ایک اعلان شائع کیا تھا۔ جس میں لکھا تھا کہ

ثناءاللہ نے مجھے بہت تنگ کیا ہے۔ میرے قلعہ کو گرانا چاہتا ہے، لہذا میں اس کے ساتھ آخری فیصلہ کرنے کو دعا کرتا ہوں کہ اے میرے بھیجنے والے خدا مجھ میں اور ثناءاللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ جس کی صورت یہ ہے کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں موت سے اٹھالے۔

اس کا نتیجہ جو ہوا، دنیا نے دیکھ لیا کہ آج دنیا کا ہر باشندہ مرزا صاحب کے حق میں صاف گوئی سے کہہ رہا ہے کہ

خدا نے خاص نظر عنایت سے مرزا صاحب کی یہ دعا قبول فرمالی۔

اس کے بعد جناب علامہ ابن شیر خدا مولا مرتضی نے مسئلہ تقلید اخبار العدل گوجرانوالہ پنجاب میں شروع کر کے اس کا آخری فیصلہ العدل مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۲۸ء میں شائع فرمایا۔ موصوف نے اس آخری فیصلہ میں مضمون کی پچھلی اقساط پر ریویو کر کے ناظرین کو اخبار العدل کے قائم رکھنے پر توجہ دلائی ہے جس کی ہم بھی تائید کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر العدل جاری نہ ہوا ہوتا تو اہل حدیث اور احناف وغیرھم تقلید کے متعلق ایسے معلومات کیسے حاصل کرتے جو آج تک ان کو حاصل نہ ہوئے۔

ہم دل سے شکر گزار ہیں مولانا مرتضی حسن اور عدلی پارٹی کے جنہوں نے مسئلہ تقلید کی نسبت فریقین کی غلط فہمی دور فرمادی۔ وہ کس طرح ؟ یوں کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج تک تو فریقین مسئلہ تقلید میں اس بنا پر لڑ رہے تھے کہ اس کے معنی علماء اصول کی اصطلاح کے موافق وہ یہ سمجھتے تھے کہ اللہ ورسول کے سوا کسی امام کی بات کو واجب القبول جاننا تقلید ہے مگر علماء دیوبندی نے فرمایا تم دونوں غلطی پر ہو بقول: چوں ندانند حقیقت رہ افسانہ روند

تم لوگ ادھر اودھر کو بھٹک رہے ہو۔ تقلید کے معنی ہیں: اللہ ورسول کی اطاعت۔

اور عدم تقلید ہے ان دونوں کی یا ان میں سے کسی ایک کی خلاف ورزی۔ چنانچہ اسی تعریف کی بنا پر جناب موصوف نے فرمایا کہ

شیطان غیر مقلدین میں سب سے پہلا غیر مقلد ہے۔ (العدل ۷ مارچ ۱۹۲۷ء ص ۸)

اسی نتیجہ میں آپ نے یہ بھی صاف فرمایا تھا کہ

نام کے حنفی (کسی ظاہر بین کو یہ خیال گذرے کہ مولانا دیوبندی اس قول میں نام کے حنفیوں کو غیر مقلد کہہ کر حنفیوں سے الگ کرتے ہیں اور العدل ۲۹ جولائی ۱۹۲۸ء میں اخبار العدل کی تائید کے لئے لکھتے ہیں:

جو واقعی حنفی ہیں یا نام کے دونوں جماعتوں کو العدل کی ترقی کی فکر کرنی چاہیے ص ۵ کالم ۲۔

سو یہ ایک معمولی لغزش ہے جو عمر کے لحاظ سے قابل معافی ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) گور پرست، تعزیہ پرست، کنکر شاہ، روڑے شاہ، بربادشاہ وغیرہ کے ماننے والے، ہم ان کو بھی غیر مقلد ہی جانتے ہیں

(العدل مذکور)

ان دونوں عبارتوں پر نظر غائر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ علامہ دیوبندی نے مسئلہ تقلید کو یوں صاف کیا کہ جو کوئی اللہ ورسول کا تابع ہے وہ مقلد ہے اور جو برخلاف چلتا ہے وہ غیر مقلد ہے۔

دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ آپ کے نزدیک مطیع الرسول مقلد ہے اور غیر مطیع غیر مقلد ہے۔

مولانا مرتضی کے اتباع بھی اسی تان کے ماتحت راگ گانے لگے ہیں۔ چنانچہ ایک صاحب لکھتے ہیں

سب سے پہلے تقلید ملائکہ نے کی اور بلا حیلہ وحجت حق تعالی کے حکم کو تسلیم کیا

(العدل ۲۹ جولائی ۱۹۲۸ء ص ۸)

پس فرشتے بوجہ اطاعت حکم خدا مقلد ہوئے یعنی مطیع۔ اس کے مقابلہ میں غیر مقلد کون ہوئے؟ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی بابت بھی یہی صاحب فرماتے ہیں

درحقیقت غیر مقلدین کا وجود آئمہ اربعہ اوران کے مقلدین سے کئی ہزار سال پہلے سے ہے ۔

(العدل مذکور)

بہت خوب! الحمدللہ مولانا مرتضی حسن کے طفیل مسئلہ تقلید صاف ہوگیا کہ:

تقلید عدم تقلید کو آئمہ اربعہ سے تعلق نہیں بلکہ خدا کی ذات اور رسول کی رسالت سے تعلق ہے۔

نزاع لفظی:

آج تک مقلدین اور غیر مقلدین ناحق لڑتے رہے غیر مقلدین کا دماغ یہ کہتے کہتے پکی ہوگیا کہ آئمہ اربعہ تو آنحضرت ﷺ کے بعد ہوئے پھران کا اتباع دین اسلام میں کیوں داخل سمجھا جائے۔اس کے جواب میں بے چارے مقلدین کو دماغ سوزی کرنی پڑی جس کا لب لباب یہ ہے کہ،ہم مقلدین بے علم یا کم علم ہیں۔،

اس لئے ہم کو مثل اندھے کے کسی مجتہد کا سہارا لینا چاہیے وغیرہ

مولانا مرتضی حسن اوراخبار العدل نے ان دونوں فرقوں کو بتایا کہ تم ناحق لڑتے ہو۔تقلید کوئی بری چیز نہیں اس کے معنی وہی ہیں جن کو تم اہل حدیث،اتباع سنت، کہتے ہو۔اس میں نظر صرف قرآن وحدیث پر ہے کسی امام پر نہیں۔

رہا لفظ تقلید یا مقلد غیر مقلد،صبر کروگے تو مولانا دیوبندی کی طفیل یہ لفظ بھی اٹھ جائے گا سردست یہی کافی سمجھو کہ :

تقلیدی مذہب میں کسی امام یا مجتہد کا تصور داخل نہیں بلکہ محض خدا اور رسول کی اطاعت کا دوسرا نام تقلید ہے اور بس

پس مولانا دیوبندی کا آخری فیصلہ سنو اور باہمی نزاع ترک کرو۔

ہاں اس کا اثر یہ ہونا چاہیے کہ آئندہ کو جس مسئلہ کی تحقیق کرو،اس میں بطور دلیل اللہ ورسول ہی کے ارشادات کو پیش کیا کرو۔کسی عالم یا مجتہد کا قول سند نہ مانا کرو۔درحقیقت یہ تحقیق مولانا ذوالفقار علی مرحوم (والد مولانا محمود حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرحوم دیوبندی) کے اس شعر پر مبنی ہے

العلم ما کان فیه قال حدثنا

وما سوی ذاك وسواس الشیاطین

(علم دینی وہی ہے جس میں حدیث کی سند کا ذکر ہو اس کے سوا شیطانی وسواس ہیں)

یہ شعر درحقیقت حضرت استاذ الہند شاہ ولی اللہ قدس سرہ کے شعر سے ماخوذ ہے

علمے کہ ماخوذ ز مشکوۃ نبی ست

و اللہ کہ سیرابی ازاں تشنہ لبی ست

(جو علم نبی کے مشکوۃ سے حاصل نہ ہوا سکا حاصل کرنا بے فائدہ ہے)

مولانا مرتضی! میں نے آپ کا مطلب بیان کرنے میں بڑی صفائی سے کام لیا ہے۔ امید ہے آپ بھی میری صفائی کی داد دیں گے۔ یار زندہ صحبت باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۳۰ صفر ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۱ ص ۱۔۳)

.....

لاہوری جماعت احمدیہ سے چند مطالبات

جناب مخلص خان کابلی مجلس اتحاد۔ سرائے نورنگ بنوں لکھتے ہیں:

میں نے تقریباً جماعت لاہور اور قادیانی کتب کا تین سال متواتر مطالعہ کیا ہے جس سے مجھے یہی معلوم ہوا کہ دونوں جماعتوں کا مرزا غلام احمد صاحب کے دعاوی کے متعلق ایک ہی خیال ہے۔ اگر جماعت قادیانیہ مرزا صاحب کو نبی تسلیم کرتی ہے تو لاہوری جماعت بھی ویسا ہی عقیدہ مرزا صاحب کی نبوت کے متعلق رکھتی ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا کہ پیغام صلح لاہور میں مرزا صاحب کے اس شعر کو مرزا صاحب کی نبوت میں پیش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا تھا جس کو اہل حدیث امرتسر نے پیغام صلح سے نقل کیا تھا

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

ظاہر ہے کہ ابن مریم، خدا کا ایک نبی تھا اور جب مرزا صاحب ابن مریم سے اپنے کو بہتر کہتے ہیں تو ثابت ہوا کہ نہ صرف نبی ہی، بلکہ حضرت عیسی سے افضل نبی کہتے تھے۔ کیا جماعت لاہور مرزا صاحب کے اس شعر سے منکر ہے؟ اگر نہیں تو پھر مرزا کی نبوت کے باب میں کیا جواب ہے۔

۲۔ لاہوری جماعت ادھر اپنے آپ کو یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ ہم مرزا صاحب کو مجدد مانتے ہیں اور ادھر کہتی ہے کہ ہم کو مسلمانوں سے علیحدہ کہا جائے۔

۳۔ لاہوری جماعت مرزا صاحب کو علاوہ مجدد کے مسیح موعود بھی مانتی ہے۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ جو مرزا صاحب کو مسیح موعود نہیں مانتا، اسے آپ کیا خیال کرتے ہیں؟ کیا مسیح موعود کو نہ ماننے والے پر کفر کا اطلاق آ سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

راقم الحروف دونوں جماعتوں کی کتب کے پڑھنے سے اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ ان کا آپس میں عقائد کے متعلق کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اگر ہے تو کوئی ذاتی یا انتظامی اختلاف ہے۔ ورنہ عام مسلمانوں کو جس طرح قادیانی جماعت کافر خیال کرتی ہے ویسے ہی یہ لاہوری جماعت بھی عام مسلمانوں کو مسلمان نہیں جانتی۔ اسی لئے ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتی۔

مگر فرق یہ ہے کہ قادیانی جماعت اپنے خیال کو ظاہر کرتی رہتی ہے اور یہ لوگ اپنے خیال کو سینہ میں چھپائے ہوئے ہیں صرف مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے۔

اگر میں اس خیال میں جھوٹا ہوں تو کیا پیغام صلح یا امیر صاحب اس پر روشنی ڈالیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۳۰ صفر ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۱ ص ۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی خدمت گذاری

اخبار اہل حدیث امرتسر ۳۔اگست میں ایک مضمون اسلام اور احمدیت شائع ہوا ہے اس میں مرزا صاحب قادیانی کی ایک پرانی تحریر نقل کی ہے کہ :

میں اس غرض سے آیا ہوں کہ عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور تثلیث کی بجائے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی عظمت وشان دنیا پر ظاہر کروں

اس کے بعد بتایا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی آئے اور چلے گئے مگر عیسی پرستی کا ستون تا حال نہیں گرا ، بلکہ دن بدن مضبوط ہوتا جارہا ہے۔اور اس کا ثبوت بھی مرزائیوں کی تحریرات سے دیا تھا۔

اس پر معاصر زمین دار لاہور ۱۴۔اگست کے فکاہات میں ایک نوٹ دیکھنے میں آیا جس میں معاصر موصوف نے مرزا صاحب کی خدمات کا اہل حدیث کی روایت کی بنا پر انکار کیا۔اس لئے ہم آج معاصر موصوف کی تسلی کے لئے مرزا صاحب کی وہ خدمات بتاتے ہیں جو انہوں نے عیسائیت کی بیخ کنی کے لئے کی ہیں ان خدمات کی خاص کر معاصر زمین دار ہی قدر کرسکتا ہے دوسرا کوئی کیا کرے گا۔

حضرت مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں اور صحیح فرماتے ہیں:

میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معدوم ہوجائیں۔(تریاق القلوب۔ص۱۵)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں :

یہ تو ہے والد ماجد حضرت مرزا صاحب کلاں (غلام احمد) کی خدمات کا ذکر اب سنئے مرزا خرد میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کے اظہار عقیدہ کا ذکر۔

۱۹۲۲ء میں شہزادہ ویلز کی آمد پر میاں محمود احمد نے ایک رسالہ لکھا جس کا نام ہے، تحفہ شہزادہ ویلز۔ اس میں مرزا صاحب کلاں کی پیش گوئی متعلقہ زلزلہ عظیمہ ذکر کی ہے اور اس زلزلہ سے مراد جنگ عظیم بتائی ہے ۔اس کے بعد لکھا ہے :

یہ سب کچھ مطابق پیش گوئی (مرزا غلام احمد) سولہ سال کے اندر رہوا۔اور پھر اے شہزادے! کس طرح اللہ تعالی نے عین مایوسی اور ناامیدی کے وقت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی دعا کو سن کر برطانیہ کی فتح کا سامان پیدا کر دیا۔اور زار روس کے متعلق جو کہا گیا تھا وہ کس طرح حرف بحرف پورا ہوا

(ص۸۳)

واضح رہے کہ مرزا قادیانی کا انتقال ۱۹۰۸ء میں ہوا ہے اور جنگ عظیم ۱۹۱۴ء میں شروع ہو کر ۱۹۱۸ء میں ختم ہوئی۔یعنی مرزا غلام احمد صاحب کی موت کے بعد دس سال ۔مگر انگریزوں کی فتح مرزا صاحب کی دعا سے ہوئی کیونکہ مرزا صاحب مرنے کے بعد بھی انگریزوں کی فتح کے لئے دعا کرتے رہے اور اب بھی کرتے ہوں گے۔کیوں؟ عیسائیت کا بت گرانے کو۔

غالبًا معاصر زمین دار کو یہ خیال پیدا ہوگا کہ انگریزی حکومت تو خود عیسائی حکومت ہے چنانچہ بادشاہ انگلستان جب تخت نشین ہوتا ہے تو عیسائی فرقہ تثلیث، پروٹسٹنٹ کی حفاظت کا عہد کرتا ہے۔پھر اس میں کیا شک رہا کہ انگریزی حکومت کی تائید اور خدمت کرنا گویا عیسی پرستی کو مضبوط کرنا ہے۔اس کا جواب یہ ہے

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

مرزا صاحب قادیانی نے جو انگریزی حکومت کی اتنی خدمت کی وہ اس نیت سے کی تھی کہ گورنمنٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے احسان میں دب کر مسلمان ہو جائے تا کہ عیسائیت کا بت خود بخود گر جائے۔ ہاں یہ انگریزوں کی سخت دلی ہے کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب کے احسان کے اتنے ممنون نہیں ہوئے کہ حسب منشاء ان کے مسلمان ہو جائیں۔ کیوں؟

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

احمدی دوستو! ایک بات تو للہ سچ بتاؤ، خدا کے لئے سچ بتاؤ کہ پچاس الماریاں تو مرزا صاحب نے گورنمنٹ کی خدمت سے بھریں، خالص اسلام کی خدمت کے لئے پچاس بھریں یا زیادہ؟ جواب دیتے ہوئے سوچ لینا کہ پوچھنے والا کون ہے

ستعلم لیلی ایّ دینٍ تدایںت
و ایّ غریمٍ فی التقاضی غریمھا

(اور حاشیہ میں لکھا ہے:

الماریوں کا شمار بتایا مگر ان کا طول عرض نہیں بتایا۔ لیکن عام طور پر عمارتی اصطلاح میں الماری ۵ فٹ لمبی اور تین فٹ چوڑی سمجھی جاتی ہے حالانکہ مرزا صاحب قادیانی کی تصنیفات مع اشتہارات اور ضروری اخبارات کے ہماری ایک ہی الماری میں رکھی ہوئی ہیں۔ جس کی بہت سی جگہ ابھی خالی ہے۔ معلوم نہیں گورنمنٹ کی خدمت کی تصنیفات سے ۵۰۔ الماریاں کس طرح بھر سکتی ہیں۔

ہاں مرزائی طریق پر اس کلام کی تصحیح ہو سکتی ہے کہ جس جس کتاب میں گورنمنٹ کی خدمت ہو، اس کتاب کے سارے مطبوعہ نسخے اگر الماریوں میں رکھے جائیں، تو ۵۰۔ الماریاں بھر جائیں۔ مثلاً اسی کتاب تریاق القلوب کے سارے نسخے اگر ہزار ہوں، تو سب کو ایک جگہ رکھا جائے۔ اسی طرح کتاب، آئینہ کمالات اسلام، اسکے بھی سارے نسخے یکجا رکھے جائیں، تو بے شک پچاس نہیں سو الماریاں بھر جائیں۔ کیا معاصر زمین دار ہماری تاویل کی تصدیق کرے گا۔ دیدہ باید۔ ثناء اللہ امرتسری)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴۔ اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۸ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۲ ص ۱۔۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک غلطی کا ازالہ

(اس مضمون میں اس امر کی تحقیق کی گئی ہے کہ حدیث لو کا ن موسی حیاً، میں عیسی کا لفظ صحیح نہیں ہے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

جناب منشی حبیب اللہ صاحبؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

الف: سید مصطفیٰ البہائی: اپنی کتاب المعیار الصحیح لمعرفة ظهور الهمدی و المسیح (مطبوعہ ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۹۱۰ء مطبع انوار محمدی کلکتہ) کے صفحہ ۹۱ پر لکھتا ہے:

حضرت رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں

لو کا ن عیسی حیاً لما وسعه خلا فی ۔ترجمہ: اگر عیسی مسیح جیتے رہتے اور میرے زمانہ (بعثت) میں موجود ہوتے تو ان کو ضرور میری شریعت اور دین کی پیروی کرنی پڑتی

ب: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، اپنی کتاب اتمام الحجۃ صفحہ ۶ حمامۃ البشری صفحہ ۱۲۷ حاشیہ، اربعین نمبر ۲ صفحہ ۲۷ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹۵ اور کتاب ایام الصلح کے صفحہ ۴۲ پر لکھتے ہیں:

اور آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر موسی اور عیسی زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔،

ج: حکیم خدا بخش احمدی اپنی کتاب عسل مصفی حصہ اول کے صفحہ ۲۶۸۔۲۶۹ پر (تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر ترجمان القرآن۔ فصل الخطاب۔ الیواقیت والجواہر، مدارج السالکین، زرقانی شرح مواہب، رسالہ بشارات احمدیہ و رسالہ براہین محمدیہ کے حوالہ سے) یہ الفاظ لکھتے ہیں:

لو کا ن موسی و عیسی حیین لما وسعهما ا لا اتباعی

(ترجمہ) (اگر حضرت موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو بجز ہماری اطاعت کے اور کچھ چارہ نہ ہوتا)۔،

نیز دیکھو رسالہ ریویو بابت مارچ ۱۹۲۲ء ص ۷۸ تا ۸۳)

د: مباحثہ میانی: مطبوعہ ۱۹۲۴ء مطبع وزیر ہند امرتسر کے صفحہ ۵۳ پر مولوی جلال الدین احمدی سیکھوانی کے الفاظ یوں درج ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقہ اکبر مطبوعہ مصر اڈیشن اول صفحہ ۱۰۰ پر حدیث لکھی ہوئی ہے

و یقتدی به لیظهر متا بعته لنبینا ﷺ کما اشار الی هذا المعنی ﷺ لو کان عیسی حیاً لما وسعه ا لا اتباعی .

یعنی مسیح موعود، مہدی کی اقتداء کریں گے تا یہ ظاہر کریں کہ آپ آنحضرت ﷺ کے پیرو ہیں جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی حدیث میں اس مدعا کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اگر عیسیٰ زندہ ہوتا تو اسے میری پیروی کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

اقول:

۱۔ واضح ہو کہ حدیث کی کسی مسند یا مخرج کتاب میں کوئی ایسی صحیح مرفوع متصل روایت نہیں ہے جس میں الفاظ لو کا ن عیسی حیا لما وسعه ا لا اتباعی ہوں اور نہ کسی صحیح روایت مرفوع متصل میں الفاظ لو کا ن مو سی و عیسی حیین لما وسعهما ا لا اتباعی ہیں جن کتابوں کے نام حکیم خدا بخش صاحب احمدی نے عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۲۶۸ تا ۲۷۰ پر لکھے ہیں وہ کتابیں حدیث کی کتابیں نہیں ہیں اور نہ ان کتابوں میں ان الفاظ کے متعلق حدیث کی کسی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔

مجھے مرزا صاحب قادیانی پر تعجب ہوتا ہے کہ حیات و ممات مسیح کی بحث کرتے ہوئے اپنے مخالفوں کو کہا کرتے ہیں کہ، کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے ثابت نہیں کہ عیسیٰ آسمان سے نازل ہوگا (حقیقۃ الوحی۔ص ۴۵ کا حاشیہ) گویا حدیث کے ساتھ، صحیح مرفوع متصل، کی قید لگاتے ہیں اور خود ایسے الفاظ پیش کرتے ہیں جو کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے ثابت نہیں۔

۲۔ مسند احمد شریف جلد ۳ صفحہ ۳۸۷، مشکوۃ المصابیح صفحہ ۳۰، مرقاۃ المفاتیح جلد اول صفحہ ۲۰۶۔۲۰۷، اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ ۱۵۵ اور مظاہر حق جلد اول صفحہ ۸۹ پر ہے

عن جا بر عن النبی ﷺ حین اتا ه عمر فقا ل انا نسمع احادیث من یهود تعجبنا افتری ان نکتب بعضها فقا ل اتهوّکو ن انتم کما تهو کت الیهود و النصاری لقد جئتکم بها بیضاء نقیة ولو کان مو سی حیا ما وسعه ا لا اتباعی .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی روایت ہے حضرت جابرؓ سے انہوں نے نقل کی حضرت رسول خداﷺ سے اس وقت کہ آئے آپ کے پاس حضرت عمرؓ پس کہا تحقیق ہم سنتے ہیں حدیثیں یہود کی اچھی لگتی ہیں ہم کو پس کیا دیکھتے ہو کہ لکھیں بعضی ان میں سے۔ پس فرمایا رسول خدا ﷺ نے کیا حیران ہو تم جیسے ہیں یہود اور نصاری۔ تحقیق میں لایا ہوں تمہارے پاس شریعت روشن صاف اور اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا،

(اس کو امام بیہقی نے بھی کتاب شعب الایمان میں روایت کیا)۔

۳۔سنن دارمی صفحہ ۶۲، مشکوۃ المصابیح صفحہ ۳۲، مرقاہ المفاتیح جلد اول صفحہ ۲۱۴۔۲۱۵۔، اشعۃ اللمعات جلد اصفحہ ۱۶۱، اور مظاہر حق جلد اول صفحہ ۹۴ پر ہے:

حضرت جابر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب حضرت رسول اکرمﷺ کے پاس تورات کا ایک نسخہ لے کر آئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ تورات کا نسخہ ہے پس آنحضرتﷺ چپ رہے حضرت عمرؓ تورات پڑھنے لگے اور رسول خداﷺ کا چہرہ انور متغیر ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے کہا اے عمرؓ رونے والیاں تجھے روویں۔ کیا تو آنحضرتﷺ کے چہرہ مبارک کو نہیں دیکھتا۔ حضرت عمر ؓ نے آنحضرتﷺ کی طرف دیکھا اور عرض کیا میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں اللہ کے غصے سے اور اللہ کے رسول کے غصے سے۔ راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے جو رب ہے اور ساتھ اسلام کے جو دین ہے اور ساتھ حضرت محمدﷺ کے کہ نبی ہے۔ آنحضرتﷺ نے فرمایا قسم ہے اس خدا کی جس کے ہاتھ میں (حضرت) محمد کی جان ہے اگر تمہارے واسطے موسیٰ ظاہر ہو جاویں پس تم اس کی پیروی کرنے لگ جاؤ تو گمراہ ہو جاؤ سیدھے راستے سے (و لو کان موسی حیا و ادرک نبوتی لا تبعنی) اور اگر حضرت موسیٰ زندہ ہوتا اور میری نبوت کو پاتا تو ضرور میری اتباع کرتا۔

۴۔سید بدرالدین محمود عینی کی کتاب عمدہ القاری شرح صحیح بخاری کی جلد ۱۱ کے صفحہ ۵۰۷ پر ہے

اخرج احمد و ابن شیبة و البزا ز من حدیث جابر ان عمرؓ اتی بکتاب اصا به من بعض اهل الکتاب فقرأ علیه فغضب فقال لقد جئتکم بها بیضاء نقیة لا تسألوهم عن شیء فیخبرو نکم بحق فتکذبوا به او ببا طل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتصدقوا به و الذی نفسی بیده لو ان موسی کا ن حیا ما وسعه ا لا ان یتبعنی

۵۔ دلائل النبوت جلداول صفحہ۱۸اور خصائص الکبری جلد۲صفحہ۱۸۷پر ہے

عن عمر بن الخطا ب قا ل اتیت النبی ﷺ و معی کتا ب اصبته من بعض اهل الکتاب فقا ل و الذی نفس محمد بیده لو ان موسی کا ن حیا ما وسعه الا ان یتبعنی

۶۔تفسیر ابن کثیر جلد۲صفحہ۲۴۶ اور ترجمان القرآن جلد۲صفحہ۴۶۱ پر ہے

ابو یعلی موصلی حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خداﷺ نے فرمایا کہ اہل کتاب سے کچھ مت پوچھو۔وہ تم کو کیا خاک ہدایت دیں گے جب کہ وہ خود گمراہ ہو گئے۔تم یا تو باطل کی تصدیق کرو گے یا سچ کو جھٹلاؤ گے واللہ حال یہ ہے کہ اگر موسیٰ تمہارے درمیان زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کرنے کے سوا کچھ چارہ نہ ہوتا

نوٹ نمبر۱۔حدیث کی کتابوں مثلاً مسند احمد،بیہقی،دلائل النبوۃ،ابو یعلی موصلی،ابن ابی شیبہ،بزاز، دارمی اور مشکوۃ،مرقاۃ،اشعۃ اللمعات، مظاہر حق،خصائص الکبری اور عمدۃ القاری میں حدیث شریف کے الفاظ لو کا ن موسی حیا ما وسعه ا لا اتباعی آئے ہیں۔

نوٹ نمبر۲: حدیث کی کسی مسند یا مخرج کتاب میں الفاظ لو کان عیسی حیا لما وسعه ا لا اتباعی نہیں آئے۔بہائی عالم اور مرزائی مولوی نے تحقیق سے کام نہیں لیا۔

نوٹ نمبر۳۔جن کتابوں میں الفاظ لوکا ن موسی و عیسی حیین لما وسعهما ا لا اتباعی آئے ہیں ان کتابوں میں حدیث کی مسند کتابوں کا حوالہ نہیں دیا گیا اس لئے ہم ان الفاظ کو صحیح نہیں مان سکتے

نوٹ نمبر۴: الیوا قیت و الجوا هر فی بیا ن عقا ید الاکا بر طبع میمنیہ مصر جلد دوم صفحہ۱۹۔۲۰ پر لکھا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و قال فی الباب العاشر من الفتوحات فی قوله ﷺ انا سید ولد آدم و لا فخر انما کان ﷺ سیدو لد آدم لان جمیع الانبیاء نوّاب له ﷺ من لدن آدم الی آخر الرسل و هو عیسی کما ابان عن ذالك حدیث لو کان موسی و عیسی حیین ما وسعهما الا اتباعی و صدق رسول الله ﷺ فی ذلك فانه لو کان موجوداً بجسمه من لدن آدم الی زمان وجوده لکان جمیع بنی آدم تحت شریعته حسّاً و لهذا لم یبعث نبی الی الناس عامة الا و هو خاصةً فجمیع شرائع الانبیاء هی بالحقیقة شرعه ﷺ۔

حکیم خدا بخش احمدی کی خیانت ملاحظہ ہو آپ نے اپنی کتاب عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۲۶۹ پر یہ عبارت درج کرتے ہوئے شروع کے الفاظ و قال فی الباب العاشر من الفتوحات نقل نہیں کئے تاکہ پول نہ کھل جائے اب ہم دیکھتے ہیں کہ فتوحات مکیہ کے باب ۱۰ جلد اول صفحہ ۱۳۵ پر شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ یوں لکھتے ہیں

اعلم ایدك الله انه قد ورد فی الخبر ان النبی ﷺ قال انا سید ولد آدم و لا فخر و فی صحیح مسلم انا سید الناس یوم القیامة فثبت له السیادة و الشرف علی ابناء جنسه ... فکانت الانبیاء فی العالم نوّابه ﷺ من آدم الی آخر الرسل و هو عیسی علیه السلام و قد ابان ﷺ عن هذا المقام بامور منها قوله ﷺ و الله لو کان موسی حیاما وسعه الا ان یتبعنی و قوله فی نزول عیسی ابن مریم فی آخر الزمان انه یؤمنا ای یحکم فینا بسنة نبینا ﷺ و یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و لو کان محمد بعث فی زمان آدم لکانت الانبیاء و جمیع الناس تحت حکم شریعته الی یوم القیامة حسّاً

اب دیکھئے کہ فتوحات مکیہ کے باب ۱۰ میں حدیث شریف کے الفاظ یوں آئے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لو کا ن موسی حیا ما وسعه ا لا ان یتبعنی

اورحدیث کی کتابوں میں بھی یہی الفاظ آئے ہیں کہ

لو کا ن موسی حیا ما وسعه ا لا اتباعی ۔

(اہل حدیث امرتسر ۳۱۔اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۱۵ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۳ ص ۵۔۷)

.....

محمد علی کے ترجمہ قرآن کی نسبت المنار کی رائے

جناب مولانا محمد عثمان فارقلیط دہلوی دفتر جمیۃ علماء ہند دہلی سے لکھتے ہیں:

کل المنار (مصر) کا تازہ پرچہ ولائتی ڈاک سے موصول ہوا جس میں مولوی محمد علی امیر جماعت احمد یہ لاہور کے ترجمۃ القرآن انگریزی پر مدیر المنار نے ایک سائل کے جواب میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے اور مختصر الفاظ میں اس کی حقیقت ایسی واضح کی ہے کہ جسے پڑھ کر لاہوری احمدی اپنے بلند بانگ مگر بے معنی شور وشر پر ضرور نادم ہوں گے اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ایک انگریزی دان ہندی کی تفسیر اہل زبان اور عربی ادب وانشاء کے اساطین کے نزدیک کیا وقعت رکھتی ہے۔

ہمیں تفسیر کی صحت وعدم صحت سے فی الحال بحث نہیں ہے بلکہ اس وقت جماعت احمد یہ کے ذمہ دار اراکین کی اس بانگ بے ہنگام کا انکشاف مقصود ہے جو وہ ہندوستان میں انگریزی تفسیر کے متعلق شائع فرماتے رہتے ہیں اور تحسین وآفرین کے نمائشی پھول برسا کر اپنی علالت ذوق اور علمی بے مائیگی کا ثبوت بہم پہنچاتے رہتے ہیں

تفسیر مذکور کی نسبت یہ کہنا کہ اس کو دنیا میں جیسی مرجعیت اور مقبولیت حاصل ہوئی ہے وہ کسی دوسری تفسیر کو آج تک نصیب نہیں ہوئی ہے، انتہاء درجہ کی ناواقفیت اور عدم احتیاط کی غیر ذمہ دارانہ حرکت ہے جسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی ہوش منداور بالغ نظر تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔اس سے مطلب ہندوستان کے عام مسلمانوں میں اعتباراوراعتماد پیدا کرنا اوراپنے تقدم وترقی کی جانب تیز پااقدام اوراپنی نظرفریب خدمات کی تشہیر ہے۔بہر حال ہم المنار کے اس حصہ کا ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں تا کہ دیار اسلامیہ میں جو وقعت وعزت اس تفسیر کو حاصل ہے وہ معلوم ہوجائے۔

سوال: مولوی محمد علی ہندی نے جوانگریزی تفسیر لکھ کر شائع کی ہے اس پر اعتماد وعمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس تفسیر کا ترجمہ انگریزی سے ملاوی زبان میں حاجی عثمان جوکر وامینوٹو نے کیا ہے جس کی وجہ سے علماء جاوہ میں سخت نزاع پیدا ہوگیا ہے اوراکثر علماء نے اس تفسیر پر نہایت مدلل اور معقول اعتراض کئے ہیں لیکن جاوی قرآن کے مترجم حاجی عثمان کہتے ہیں کہ مجھے اس تفسیر میں کوئی غلطی معلوم نہیں ہوتی۔پس آپ کا فرض ہے کہ اس کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کریں

جواب: یہ بات مشہور ہے کہ مولوی محمد علی جواس تفسیر کے مصنف ہیں قادیانی عقائد کے مبلغ ہیں اور اس میں بھی شک نہیں کہ تفسیر مذکور میں بعض آیات میں مضحکہ خیز معنوی تحریف کی گئی ہے۔وہ آیات جن کا تعلق حضرت مسیح علیہ السلام سے ہے یا وہ آیات جن کو زبردستی مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مسیح موعود پر چسپاں کیا گیا ہے، ہمارے دعوی کا کھلا ثبوت ہیں۔انہی وجوہات کی بنا پر جامع ازھر کے شیوخ اور بیروت کے مفتی نے اس انگریزی ترجمہ کی مصر اور شام میں داخلہ کی ممانعت کردی ہے تا کہ لوگ تحریف وتسویل سے گمراہ نہ ہوں اوران کے سلفی عقاید پر زد نہ پڑے۔قادیانی بے شک دائرہ اسلام سے خارج ہیں کیونکہ وہ مسیح الدجال کے حق میں وحی اور رسالت کے مجوز ہیں ان کو قرآن کریم کی معنوی تحریف میں وہ ملکہ حاصل ہے جن کے مقابلہ میں باطنی عقاید کے پیرواور فارس کے زندیق کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔انکے نزدیک سورہ فاتحہ میں استمرار وحی الی آخر الزمان منجملہ نکات ومعارف قرآن سے ہے۔قادیانی مدعی کے فاسد عقاید اور جاہلانہ غلط نویسی کی تردید ہم نے اس کی زندگی میں بھی کی ہے اوراس کی موت کے بعد بھی ہم اس امر سے غافل نہیں ہیں اورانشاءاللہ ہم باطل کا مقابلہ حق وانصاف کے ساتھ تا مقدور کرتے رہیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری تحقیق میں اس ترجمہ پر ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہیے اور نہ فہم کا کوئی خاکہ اور عمل وسعی کا کوئی نقشہ اس کج اور ناہموار سطح پر تیار ہوسکتا ہے۔ رہا یہ امر کہ یہ تفسیر غیر اقوام میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں بہت مفید ہے، سو حقیقت میں یہ وہی کہہ سکتا ہے جس کو مطالب قرآن پر عبور نہ ہو اور نہ وہ لغت عرب اور اسالیب قرآن پر کوئی ادنی سی بھی واقفیت رکھتا ہو۔ سلف کی تفسیر سے واقف انسان کبھی اس لغو گوئی کا مرتکب نہیں ہوسکتا۔ (المنار۔ صفر ۱۳۴۷ھ ص ۲۸ مطبوعہ مصر)

مندرجہ بالا تحریر کسی حاشیہ کی محتاج نہیں اور نہ اپنے اظہار و بیان میں کسی اضافہ کی حاجت مند۔ امید ہے کہ مولانا محمد علی اسے پڑھ کر اپنی، لاثانی تفسیر۔ پر نظر ثانی کی تکلیف ضرور گوارا فرمائیں گے ورنہ ان کی یہ حرکتیں مسلمانوں کی روحانی اذیت کا موجب بنی رہیں گی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ ستمبر ۱۹۲۸ء ۔ ج ۲۵ نمبر ۴۴ ص ۱۰۔۱۱)

.....

قادیانی کو اختیار کن فیکون بلکہ احیا اور افنا

معزز معاصر زمین دار کی طرف سے ادائے قرضہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: معاصر زمین دار لاہور نے کسی پرچہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دو دعوی لکھے تھے:

۱۔ مجھے کن فیکون کے اختیارات ملے ہیں۔ ۲۔ میں سب انبیاء سے افضل ہوں۔

اس پر قادیانی پریس زمین دار پر ٹوٹ پڑا کہ تم ایسے ہو، ویسے ہو۔ جھوٹ کہتے ہو۔ مفتری ہو۔ چند شیریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلمات کا نمونہ درج ذیل ہے۔اخبار فاروق قادیان لکھتا ہے

رئیس الاشرار زمین دار کا سگ دیوانہ

۲۲۔اگست ۱۹۲۸ء کے زمین دار کو ایک دوست نے مجھے دکھا کر کہا کہ اس کی مزخرفات کو دیکھو جو اس نے اپنے ناظرین کے ناشتہ کے لئے تو دہ سرگیں کی طرح زمیندار کے کھیت کے ایک کنارے جمع کیا ہے۔

میں نے جب اس کو پڑھا تو معلوم ہوا کہ یہ ایک کیڑا ہے جو لاہور کی تنگ و تاریک گلیوں کی عفونت سے پیدا ہوا اور زمین دار کی بدرو میں گر کر رینگنے لگا ہے۔اس برساتی کیڑے کی کچلیوں نے طبعاً وہی زہر اگلا ہے جو اس قسم کے حشرات الارض کی فطرت کے اندر موجود ہوتا ہے۔

تعجب ہے کہ اس سنڈ اس کے کرم کو جو گندگی سے باہر نکلتے ہی مر جاتا ہے جس کی فرحت و آسائش وہ ڈھیر ہی میں مقدر ہے کیوں اس ڈھیر سے باہر نکلنے کی تمنا ہوتی ہے۔

حیرت پر حیرت ہے کہ جس کا آقائے نامدار حرص و آز کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو جس کا حضرت مولانا (ظفر علی) خاک ذلت و ادبار میں ہزاروں سرتوں اور نامرادیوں کو سینہ میں لے کر اپنی سفلی زندگی کے دن گزار رہا ہو،اس کے نمک خوار کو دوسروں سے دست و گریبان ہونا کیسے سوجھتا ہے۔

اور تعجب پر تعجب آتا ہے کہ ہار کھایا ہوا تباہ حال نامراد بزدل دہقان کیوں آئے دن پاکھنڈ مچاتا اور اپنی ہنسی کراتا ہے اور کیوں غصہ اور جوش میں آکر کاغذی گھوڑے کی ٹاپ سے اپنے فاتح حریف کو روندتا اور سرکنڈے کے تیروں سے ہیجڑے کی بہادری....کا ثبوت دیتا اور اس پر ناز کرتا ہے۔

ہنوز باقی۔ (اخبار فاروق ۲۷۔اگست ۱۹۲۸ء)۔

مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں: سچ تو یہ ہے کہ ان کلمات لذیذہ پر اہل حدیث کو رشک ہے۔کیوں:

جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف
اے کشتۂ ستم تیری غیرت کو کیا ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاصر زمین دار لاہور نے لکھا تھا

۱۔مرزا صاحب نے محض اپنی نبوت کی داغ بیل ڈالنے کے لئے بعض اولوالعزم انبیاء کا مضحکہ اڑایا ہے۔

۲۔اپنی شان رسول اللہ ﷺ کی شان سے بڑھا کر دکھانا چاہتے ہیں۔مثالے طور پر آپ (مرزا قادیانی) کا یہ ادعا پیش کر دینا کافی ہوگا کہ خدا نے مجھے کن فیکو ن کے اختیارات دے دئے ۔

قادیان کا الفضل اس پر خفگی کے لہجہ میں دو کالم لکھ کر کہتا ہے :

اڈیٹر صاحب زمین دار نے اس عبارت میں تین خوفناک جھوٹ بولے ہیں

اول: حضرت مسیح موعود کا دعوی تھا کہ خدا نے مجھے کن فیکو ن کے اختیارات دے دئے۔

دوم۔حضرت مسیح موعود اپنی شان رسول اللہ ﷺ بڑھا کر دکھانا چاہتے تھے۔

سوم۔مرزا صاحب نے محض اپنی نبوت کی داغ بیل ڈالنے کیلئے بعض اولوالعزم انبیاء کا مضحکہ اڑایا ہے۔

ہم (احمدی) زمین دار کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ان باتوں کا ثبوت دے۔ورنہ آئندہ کے لئے اس قسم کی دروغ بافیوں سے اجتناب کرے۔حضرت مسیح موعود نے کہیں نہیں فرمایا کہ خدا نے مجھے کن فیکو ن کے اختیارات دے دئے ۔(الفضل قادیان ۱۷۔اگست ۱۹۲۸ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

زمین میں اس کا جواب ہماری نظر سے نہیں گذرا تو خیال آیا کہ بوجہ تعلق معاصرانہ اور بوجہ وحدت اسلامیہ اہل حدیث ہی زمین دار کی طرف سے یہ قرض ادا کر دے تو دوگنا ثواب ہے۔ایک ذمہ دار برادر کی حمایت، دوم قرض خواہ ظالم کی منہ بندی۔اور اصل بات بھی یہ ہے کہ اہل حدیث اسی لائق ہے کہ یہ دونوں کام کرے

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیں گے تو ہم لیں گے
بلا یہ کو ن لے گا جان پر لیں گے تو ہم لیں گے

پس سنئے !کن فیکو ن کے اختیار والا الہام مرزا صاحب قادیانی کو ۲۰ فروری ۱۹۰۵ء کو ہوا تھا جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روز پیپر منٹ کا الہام ہوا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں

انما امر ك اذا ار دت شیئاً ان تقو ل له کن فیکو ن.

(ریویو آف ریلی جنز مارچ ۱۹۰۵ء)

(یعنی اے مرزا تیرا اختیار یہ ہے کہ جب تو کسی کام کو ہو جا کہے، تو ہو جاتا ہے)

اس الہام پر مخالفوں کی طرف سے جب اعتراض ہوئے کہ مرزا صاحب نے خدائی کا دعوی کر دیا تو آپ ان معترضین پر خفا ہوئے اور اس خفگی میں آپ نے اس الہام کے معنی کی ایسی عمدہ تشریح فرمائی جس سے مضمون بالکل صاف ہو گیا۔ اور آئندہ کو شبہات سب دور ہو گئے چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

افسوس بعض نادانوں نے عبودیت کے ساتھ اس تعلق کو جو ربوبیت کے ساتھ ہے جس سے ظلی طور پر صفات الہیہ بندہ میں پیدا ہوتی ہیں نہ سمجھ کر میری اس وحی من اللہ پر اعتراض کیا کہ

انما امرك اذا اردت شیئاً ان تقو ل له کن فیکو ن ۔

یعنی تیری یہ بات ہے کہ جب تو ایک بات کو کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے، یہ خدا تعالی کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا یہ میری طرف سے نہیں ہے۔ (براہین احمدیہ جلد پنجم۔ص۹۵)

اس تشریح سے دو امر ثابت ہوئے۔ ایک یہ کہ اس الہام کے مخاطب خاص مرزا صاحب قادیانی ہیں، نہ کہ اللہ جل شانہ۔

دوم اس الہام کے معنی میں حقیقی اختیار مراد نہیں بلکہ ظلی مراد ہے۔

یاد رہے کہ مرزا صاحب کی نبوت بھی ظلی ہے۔ یعنی نبوت محمدیہ کا ظل آپ پر پڑا ہے، اس لئے آپ ظلی نبی ہیں۔ اور ظلی نبی ہونے کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ کا منکر بھی اصل نبیوں کے منکر کی طرح کافر ہے۔

اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک ظلی کا درجہ اصل درجہ سے کم نہیں۔ پس جس طرح مرزا صاحب ظلی نبی ہیں، اسی طرح آپ مالک مختار کن فیکون بھی ظلی ہیں جو ان کی اصطلاح میں اصل کے برابر ہے۔

علاوہ اس کے زمین دار کا دعوی صرف اتنا تھا کہ مرزا نے کن فیکون کا اختیار اپنے لئے ظاہر کیا تھا۔ ظلی ہو یا اصلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا اسنے ذکر نہیں کیا پس زمین دار کا دعوی ثابت ہوا۔

مزید تشریح مرزا صاحب کی اور عبارت سے بھی ہوتی ہے۔آپ خطبہ الہامیہ میں ایک بہت بڑا دعوی کرتے ہیں جس کے متعلق آپ کے اصل الفاظ عربی اور اردو یہ ہیں:

و اعطیت صفة ا لا فناء و ا لا حیاء من الر ب الفعّا ل

(مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے)(ص۲۳)

بس یہ ہے (بقول الفضل) زمین دار کا پہلا دعوی جو مرزا صاحب قادیانی کے صاف صاف الفاظ سے ثابت ہے۔،دوسرا دعوی مرزا کی افضلیت کا ہے۔خطبہ الہامیہ میں ہے :ان قد مي هذه علی منارة ختم علیها کل رفعة (یہ میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے)(ص۳۵)۔

ظاہر ہے کہ یہ منارہ اینٹوں اور چونہ کا مراد نہیں کیونکہ مرزا صاحب قادیانی دہلی میں قطب کی لاٹ پر نہ رہتے تھے بلکہ آپ کی روحانی بلندی ہے چنانچہ آپ کا ایک شعر ہے جو درثمین سے نقل کیا جاتا ہے:

آنچہ دادہ ست ہر نبی را جام

داد آن جام را مرا بتمام

یعنی اور نبیوں کو جو معرفت الہیہ کی ایک ایک پیالی ملی ان سب کا مجموعہ بڑا پیالہ مجھ کو ملا ہے۔

مزید ثبوت یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا الہام ہے

لو لا ک لما خلقت ا لا فلا ک

اے مرزا تو اگر نہ ہوتا تو میں (خدا) آسمان پیدا نہ کرتا۔

اس کی مزید تشریح مرزا صاحب قادیانی کے اس الہام سے ہوتی ہے

اتا نی ما لم یؤ ت ا حداً من العا لمین (حقیقۃ الوحی۔ ص۱۰۷) ۔

(خدا نے مجھے وہ چیز دی ہے جو جہان کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی)۔

گویا یہ شعر آپ کے حق میں ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

تیسرا دعوی تو بالکل مشہور ہے کہ مرزا صاحب قادیانی حضرت عیسی کے حق میں ادھار کھائے بیٹھے تھے۔ یسوع کا نام لے کر لکھا کہ :

آپ کی تین دادیاں اور تین نانیاں بدکار تھیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم)۔

جب اعتراض ہوا کہ یہ ایک رسول کی ہتک ہے، تو آپ نے اس کا جواب دیا کہ میں نے یسوع کو کہا ہے، یسوع قرآن مجید میں کوئی نبی نہیں۔

مگر خدا کی شان خدا نے مرزا صاحب کے اس جواب کی قلعی اتروانے کو ان کے قلم پر تصرف کیا تو مرزا صاحب قادیانی نے لکھ مارا : حضرت عیسی علیہ السلام شراب پیتے تھے (کشتی نوح)

اس عبارت کی کوئی تاویل نہیں ہوسکتی کیونکہ اس میں تین لفظ لکھے ہیں حضرت ۔عیسی ۔،علیہ السلام ۔ان تینوں کا صدق اس اولوالعزم رسول پر ہوتا ہے جس کی شان میں ارشاد ہے و جیھاً فی الد نیا و الآخرۃ ومن المقر بین ۔

احمدی دوستو! بتاؤ اور ایمان سے سچ بتاؤ کہ مرزا غلام احمد صاحب کے ان حوالوں میں سے کسی حوالہ میں تم کو شک ہے۔

آہ! تم لوگ اہل حدیث کے ہوتے ہوئے اصلیت نہیں چھپا سکتے۔ سنئے اہل حدیث جناب مرزا صاحب قادیانی کا ایک آنریری (مفت کا) مبلغ ہے۔ کلمات مرزا کے اصل معنی میں تبلیغ اور اشاعت کرتا ہے۔

آخر میں سنو، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

الحمدللہ ہمارے ایک مقروض برادر (زمین دار) کا قرضہ ادا ہوا ورنہ خطرہ تھا کہ قادیانی بنئے سال ہا سال تک سود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درسود مانگتے رہتے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ ستمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۵ ص ۱۔۳)

.....

خنازیر زندہ ہیں، بلکہ غراتے ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہا کرتے تھے کہ میں مسیح موعود بحکم حدیث شریف خنزیروں کو قتل کرنے آیا ہوں۔اور خنا زیر سے پادی لوگ مراد بتاتے تھے۔اور بتاتے تھے کہ مسیح موعود کے سانس سے خنزیر مرنے کا جو ذکر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ میرے مضامین سے پادری لوگ مردہ ہو جائیں گے۔

مگر ہم دیکھتے ہیں کہ (بقول مرزا قادیانی) خنزیر ابھی مرے نہیں بلکہ غراتے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے:

۱۰۔اگست ۱۹۲۸ء کے عیسائی اخبار نور افشاں لاہور میں پادری عبدالحق نے مرزائیوں کو عجیب دلیری سے چیلنج کیا ہے کہ ہمارے ساتھ باقاعدہ مباحثہ کرلو۔لکھا ہے کہ :

آپ جس مسیحی عقیدہ کو کمزور سمجھیں اور جس پر گفتگو کر کے بآسانی کامیابی حاصل کر لینا ممکن سمجھیں اسی کو چن لیں اس میں ہم مدعی ہوں گے اور آپ معترض۔

اسی طرح ہمیں بھی یہ حق حاصل ہوگا کہ قادیانی مسلمات میں سے جس کو چاہیں بحث کے لئے منتخب کریں۔اور ہماری پوزیشن بعینہ وہی ہوگی جو آپ کی۔۲۔دعوی اور اس کے دلائل فریقین اپنی مسلمہ کتب سماویہ سے پیش کریں گے اس کے علاوہ معقول دلائل تائیدی رنگ میں بیان کرسکیں گے۔

(نور افشان۔۱۰۔ اگست ۱۹۲۸ء ص ۵)۔

مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں۔آج (۸ ستمبر) تک اس چیلنج کی منظوری یا تردید قادیانی اخباروں میں نہیں دیکھی۔دیکھئے کیا جواب دیتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم اپنی ناچیز خدمت پیش کرتے ہیں کہ مباحثہ اگر امرتسر میں تو ہم دونوں فریقوں کی خدمت کریں گے۔
پادری عبدالحق کی دلیری پر ہمیں جس قدر حیرت ہے، قادیانیوں کی خاموشی پر اس سے زیادہ حیرت ہے۔
خموشی معنی ءدارد کہ در گفتن نمے آید ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ستمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۵ ص ۳۔۴)

.....

شکار اور شکاری

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی بحیثیت مسیح موعود عیسائیوں کو عموماً اور پادریوں کو خصوصاً اپنا شکار کہا کرتے تھے ان کا دعوی تھا کہ میں انہی کے قتل کرنے کو آیا ہوں۔ اسی بنا پر اہل حدیث امرتسر ۳۔ اگست ۱۹۲۸ء میں لکھا گیا تھا کہ مرزا قادیانی نے دعوی کیا تھا کہ میں عیسائیت کا ستون توڑنے آیا ہوں ۔ اگر نہ توڑوں تو میں جھوٹا۔ حالانکہ ہندوستان اور پنجاب میں عیسائیت دگنی ترقی کر رہی ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی بقول خود اپنے دعوی میں جھوٹے ہوئے۔

اس کا جواب مرزائی امت کی لاہوری پارٹی کے آرگن اخبار پیغام صلح نے دیا تھا جس کا جواب عیسائی اخبار نور افشان نے دیا ہے۔ ہم ناظرین کی معلومات کے لئے دونوں نقل کرتے ہیں تا کہ معلوم کر سکیں کہ مرزا جن شکاروں کو مارنے آئے تھے وہ ابھی مرے نہیں بلکہ شکاری کو گھورتے ہیں۔

پیغام صلح میں لکھا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح موعود کا کام

۳۔اگست ۱۹۲۸ء کے اہل حدیث میں مولوی ثناءاللہ صاحب نے ہمارے اس مضمون کا جواب دینے کی کوشش کی ہے جو اسلام اور احمدیت کے عنوان سے پیغام صلح کی متعدد اشاعتوں میں درج ہو چکا ہے۔سب سے بڑا اعتراض مولوی ثناءاللہ کا یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے وجود سے عیسائیت کا قلع قمع اور مسلمانوں کی اصلاح ہونے کے بجائے الٹا عیسائیت ترقی کر رہی ہے اور مسلمان گر رہے ہیں۔

ہم اس کا جواب متعدد مرتبہ دے چکے ہیں کہ کسی مامور کے سپرد جو کام کیا جاتا ہے ضروری نہیں کہ وہ اس کی زندگی ہی میں پورا ہو جائے بلکہ مامور کے آنے کا منشاء صرف ایسی جماعت تیار کرنا ہوتا ہے جو اس کام کو متحد کوشش کے ساتھ سرانجام دے۔خود آنحضرت ﷺ کو دیکھئے دنیا جہان کی طرف آپ نبی ہو کر آئے لیکن آپ کی زندگی میں عرب کے سوا باقی ممالک اسلام کے نور سے منور نہیں ہوئے۔آپ کی وفات کے بعد صحابہ کی کوششوں سے اور مساعی جمیلہ نے اس نور کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا۔حضرت مسیح موعود بھی اپنے پیچھے ایک جماعت تیار کر کے چھوڑ گئے جو آپ کے بتائے ہوئے اصولوں سے کام لے کر دنیا میں تبلیغ اسلام کا کام کر رہی ہے اور خدا کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ کر رہی ہے۔

مولوی ثناءاللہ کو عیسائیت کی جو ترقی نظر آ رہی ہے وہ محض چند روزہ سراب کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ جہاں تک اصل عیسوی معتقدات کا تعلق ہے محقق عیسائی ان سے کنارہ کش ہو چکے ہیں اور کلیسائے انگلستان سے ایسی آوازیں آئے دن پیدا ہوتی ہیں جن میں کفارہ اور الوہیت مسیح کی علانیہ تردید ہوتی ہے۔یہ لہر دنیا میں پھیلتی جاتی ہے اور دجالیت دنیا میں ہر جگہ نمک کی طرح پگھل رہی ہے اور اس کی جگہ اسلام دنیائے مسیحیت میں پھیلتا جا رہا ہے جو حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک کھلا نشان ہے یہ ایک دن کا کام نہیں ایک سال کا کام نہیں بلکہ سالہا سال کا کام ہے اور خدا نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہا تو وہ دن آنے والا ہے جب مسیحیت کی بجائے اسلام دنیا پر غالب ہوگا۔

(پیغام صلح لاہور ۔۱۰۔اگست ۱۹۲۸ء)

اخبار نور افشاں لاہور لکھتا ہے:

کاسر الصلیب کی مبرہن ناکامی: اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

احمدیوں نے کیا جواب دیا؟

اخبار اہل حدیث کے جواب میں اخبار پیغام صلح ۱۰۔اگست بعنوان حضرت مسیح موعود کا م لکھتا ہے:

ہم اس کا جواب متعدد مرتبہ دے چکے ہیں کہ کسی مامور کے سپرد جو کام کیا جاتا ہے ضروری نہیں کہ وہ اس کی زندگی ہی میں پورا ہو جائے بلکہ مامور کے آنے کا منشاء صرف ایسی جماعت تیار کرنا ہوتا ہے جو اس کام کو متحد کوشش کے ساتھ سرانجام دے۔خود آنحضرت ﷺ کو دیکھئے دنیا جہان کی طرف آپ نبی ہو کر آئے لیکن آپ کی زندگی میں عرب کے سوا باقی ممالک اسلام کے نور سے منور نہیں ہوئے آپ کی وفات کے بعد صحابہ کی کوششوں سے اور مساعی جمیلہ نے اس نور کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا۔حضرت مسیح موعود بھی اپنے پیچھے ایک جماعت تیار کر کے چھوڑ گئے جو آپ کے بتائے ہوئے اصولوں سے کام لے کر دنیا میں تبلیغ اسلام کا کام کر رہی ہے اور خدا کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ کر رہی ہے۔

ہم اس کے جواب میں یہ کہتے ہیں کہ اگر چہ آپ نے لاکھ مرتبہ بھی اس کا جواب دیا ہو مگر آپ کا جواب سرے ہی سے غلط ہے۔اگر آپ مرزا صاحب کے دعوی پر ایک سرسری نگاہ بھی ڈال لیتے تو ایسا بے معنی اور غلط جواب نہ دیتے۔مرزا صاحب کا یہ دعوی ہرگز نہیں ہے کہ عیسی پرستی کے ستون کو میری امت توڑے گی اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلائے گی بلکہ ان کا دعوی یہ ہے کہ :

میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلاؤں۔پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہیے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔،

اب فرمایئے کہ ان فقرات میں امت کا ذکر کہاں ہے؟ یہاں تو مرزا یہ دعوی کر رہے ہیں کہ :

یہ کام (عیسی پرستی کے ستون کو توڑنا اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلانا) میری زندگی ہی میں انجام پذیر ہوگا اگر نہ ہوا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں

چونکہ یہ کام ان کی زندگی میں ہرگز ہرگز پورا نہیں ہوا جس کے معترف آپ خود بھی ہیں اس لئے اب آپ ہی خدا لگتی کہیں اور ساتھ ہی سب احمدی بھی مل کر شہادت دیں کہ آیا وہ اپنے قول کے مطابق جھوٹے ہیں یا نہیں؟ ہم نے شہادت دے دی کہ واقعی وہ اپنے دعوی میں جھوٹے نکلے اب آپ بھی شہادت دے دیں۔ یہاں آپ کی من مانی تاویلوں سے کام نہیں چلے گا ہم تو مرزا صاحب کے الفاظ ہی کو دیکھیں گے اور ان کے مطابق فیصلہ کریں گے فیصلہ یہی ہے کہ مرزا اپنے اس قسم کے تمام دعووں میں جھوٹے نکلے

پھر آپ کس عبارت سے اور سجا کھوں کو اندھا بنانے کی غرض سے لکھتے ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب کو عیسائیت کی جو ترقی (ترقی کا ثبوت تو آپ کے اخبار اور آپ ہی کی تحریر سے دیا گیا تھا اب اس کو آپ مولوی ثناء اللہ صاحب سے کس منطق کی رو سے منسوب کرتے ہیں؟) نظر آ رہی ہے وہ محض چند روزہ سراب کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ جہاں تک اصل عیسوی معتقدات کا تعلق ہے محقق عیسائی ان سے کنارہ کش ہو چکے ہیں اور کلیسائے انگلستان سے ایسی آوازیں آئے دن پیدا ہوتی ہیں جن میں کفارہ اور الوہیت مسیح کی علانیہ تردید ہوتی ہے۔ یہ لہر دنیا میں پھیلتی جاتی ہے اور دجالیت دنیا میں ہر جگہ نمک کی طرح پگھل رہی ہے اور اس کی جگہ اسلام دنیائے مسیحیت میں پھیلتا جا رہا ہے جو حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک کھلا نشان ہے یہ ایک دن کا کام نہیں ایک سال کا کام نہیں بلکہ سالہا سال کا کام ہے اور خدا نے چاہا تو وہ دن آنے والا ہے جب مسیحیت کی بجائے اسلام دنیا پر غالب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگا۔

ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد نے اس امر کا کہیں بھی دعوی نہیں کیا کہ میری موجودگی اور میرے مرنے کے بعد جو ترقی مسیحیت کی ہوگی وہ محض چند روزہ سراب کی سی ہوگی۔ جب کہ آپ اس بات کے خود مقر ہیں کہ مسیحیت کی ترقی (آپ کے قول کے مطابق سراب ہی سہی) ہو رہی ہے تو پھر اس میں آپ تنزل کس منطقی قاعدے سے ثابت کر سکتے ہیں؟ کیا ترقی کو کبھی تنزل کہا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی اور ان کا بھیجنے والا اللہ دونوں مسیحیت کی ترقی روکنے کے بارے میں شکست فاش کھا گئے اور ناکام نکلے بلکہ (بقول مولانا ثناءاللہ امرتسری) چاروں شانے چت گر گئے۔ بولو مسیح یسوع ناصری کی جے۔ پھر آپ کا یہ فرمانا کہ :

جہاں تک اصل عیسوی معتقدات کا تعلق ہے محقق عیسائی ان سے کنارہ کش ہو چکے ہیں اور کلیسائے انگلستان سے ایسی آوازیں آئے دن پیدا ہوتی ہیں جن میں کفارہ اور الوہیت مسیح کی علانیہ تردید ہوتی ہے۔ یہ لہر دنیا میں پھیلتی جاتی ہے۔

محض ایک طفلانہ تسلی ہے یا عالم بیداری کا خواب یا محض ایک تاویل رکیکہ وبعیدہ کیونکہ تمام دنیا جانتی ہے کہ کلیسائے انگلستان آج تک کفارہ اور الوہیت مسیح کی علانیہ مقر ہے آپ یورپ کے دہریوں کے اقوال مسیحیوں کے گلے نہ منڈھا کریں اور نیز آپ ان مسلم رپورٹوں پر بھی ہرگز اعتبار نہ کرلیا کریں جو انگلستان یا برلن سے موصول ہوا کرتی ہیں۔ یہ تو صرف ہندوستان کے مسلمانوں کو سبز باغ دکھا کر چندہ بٹورنے اور خود عیش وعشرت کرنے کے حیلے ہیں۔ مسلم اور آریہ اور مسیحی اخبارات میں اس پر کافی سے زیادہ روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ انگلستانی اور برلنی مبلغاں اسلام ہی نے سارا بھانڈا پھوڑ دیا ہے اور بالکل صاف طور سے بتا دیا ہے کہ انگلستان اور برلن میں احمدیوں کی طرف سے کوئی کام نہیں ہو رہا ہے صرف دھوکہ ہی دھوکہ ہے۔ یہ تصویر انگلستان و برلن میں اسلام یا احمدیت کے پھیلنے کی ہے برعکس اس کے مسیحیت ہر ملک ہر جزیرہ میں اور ہر ایک جگہ روز بروز اپنا محکم قدم جماتی چلی جاتی ہے (عیاں راچہ بیاں) حتی کہ ایک وقت آجائے گا کہ تمام دنیا میں صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی کا جھنڈا لہرائے گا۔ (نور افشاں لاہور ۱۴ ستمبر ۱۹۲۸ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مرزا کی زبان حال سے لکھتے ہیں:

سنو جی! میں بحیثیت مسیح موعود تم دونوں (قائلوں اور منکروں) کو سچ کہتا ہوں میرے دعوی اور کلام میں کسی تاویل کی ضرورت نہیں نہ میں کسی اپنے پیرو کو تاویل کی اجازت دیتا ہوں۔ میرے الفاظ صاف ہیں۔ پس تم دونوں فریق کان کول کر سنو اور کوئی فریق محض میری خاطر تاویل یا تحریف نہ کرے میں خدا کے پاس ایسی تاویلوں اور تحریفوں سے بے زار ہونگا۔ پس سنو!

میرے آنے کے دو مقصد ہیں مسلمانوں کے لئے یہ وہ اصل تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالی نے چاہا ہے۔ اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا (یسوع مسیح) نظر نہ آوے دنیا اس کو بھول جائے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔ (الحکم ادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۰ کالم ۴۔)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ ستمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ ص ۵۔۷)

.....

خلیفہ قادیانی کی غلط بیانیاں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں؛

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء میں ہم نے اس عنوان کے تحت بتایا تھا کہ خلیفہ قادیان نے چار غلط بیانیاں کی ہیں وہ غلط بیانیاں کچھ معمولی نہیں بلکہ خدا پر، انبیاء پر افتراء ہیں۔ مثلاً

۱۔ حضرت نوح نے آسمان سے خبر پا کر کہا تھا میرا بیٹا بچ رہے گا، مگر وہ پوری نہ ہوئی۔

۲۔ حضرت موسی نے آسمان سے خبر پا کر کہا تھا کہ تم کنعان میں داخل ہو جاؤ گے مگر داخل نہ ہوئے۔

۳۔ رسول کریم کو بھی آسمان سے خبر ملی تھی کہ مسیلمہ کذاب آپ کی زندگی میں فنا ہو جائے گا، مگر وہ فنا نہ ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔قیصر وکسری کے خزانوں کی کنجیاں دیئے جانے کی خبر بھی آسمان ہی سے ملی تھی مگر وہ کنجیاں آپ کی زندگی میں نہ ملیں۔(الفضل قادیان ۱۹جون ۱۹۲۸ء)۔

ان الزامات کے جواب میں الفضل قادیان میں مضمون نکلا جس کا جواب اہل حدیث مورخہ ۱۰۔ اگست میں دیا گیا۔اس پر الفضل پھر بولا۔ناظرین جانتے ہوں گے کہ جھوٹ کو سچ کر دکھانے کی کوشش کرنا تو قادیانی مشن کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے مرزا صاحب ساری عمر اپنی تردید سنتے رہے بدیہی سے بدیہی اعتراضات آپ پر ہوئے مگر وہ خاموش نہ ہوئے اس لئے ہم اپنا آخری جواب محفوظ رکھتے ہیں اور الفضل کو کہتے ہیں کہ وہ خلیفہ کو کہے کہ وہ اگر کسی منصف کا تقرر مانتا ہے تو یہ اقرار شائع کرے کہ اگر میری بیان کردہ چاروں باتیں منصف نے غلط قرار دے دیں تو میں اقرار کرونگا کہ میں نے خدا اور رسول پر افتراء کیا۔اس کے بعد ہم تقرر منصف پر گفتگو کرینگے اور اپنا جواب الجواب لکھ کر مطبوعہ پرچے منصفوں کے پاس بھیج دیں گے ان شاء اللہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ نومبر ۱۹۲۸ء۔۱۸جمادی الاول ۱۳۴۷ھ ص ۷)

.....

مسیح کی آمد ثانی اور مرزا قادیانی

جناب منشی محمد حسین صابری عقب کوتوالی بریلی سے لکھتے ہیں:

جب سے جناب مرزا صاحب قادیانی نے خروج کیا ہے اور مسئلہ ختم نبوت کے متعلق قرآن پاک میں اور حدیث شریف میں من مانی تاویل بلکہ تحریف کرنا شروع کی ہے تب سے مرزائی مولویوں کے ہاتھوں سے عجیب عجیب حرکات سرزد ہو رہی ہیں بلکہ بعض وقت تو ان کے ہاتھ سے ایسی ایسی تحریریں نکل جاتی ہیں کہ پڑھ کر ہنسی آتی ہے۔آج ناظرین کو منشی عمر الدین جالندھری مرزائی کی ایک تحریر سے (سارے مضمون کا جواب الفضل کے چھوٹے برادر پیغام صلح میں فوراً نکل گیا اس لئے اس پر توجہ کی ضرورت نہیں۔ثناءاللہ) جو انہوں نے اخبار الفضل میں شائع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرائی ہے ایک لطیفہ اخذ کر کے سناتا ہوں آپ مسلمانوں کی موجودہ حالت میں بارگاہ رسالت میں فریاد کرنے کا ذکر کر کے لکھتے ہیں :

اس فریاد کو سن کر حضرت نبی اکرم ﷺ کے فیض سے درجہ کمال کو پانے والا تو کوئی ایسا نہیں جو اس بیڑے کو بحیثیت وارث محمد ﷺ پار کر کے اپنے روحانی باپ رسول اللہ ﷺ کی عزت کو قائم کر دے مگر اس وقت ایک خدا کا نبی جو بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا وہ آئے گا اور وہی اپنے کمال ذاتی سے امت محمدیہ کی پریشان حال فریاد کناں بھیڑوں کو بھیڑیوں سے بچائے گا اگر چہ وہ اپنے اس احسان کو نہ جتلائے لیکن دجال زبان حال سے کہہ اٹھے گا کہ اے مسلمانو! الحق فی آل عیسی دیکھو تمہیں جس نے بچایا وہ عیسی ہی ہے۔ آج نور احمد تمہارے لئے چارہ گر نہ ہوا نہ وہ علماء تمہارے کام آئے جن کے متعلق تم اپنے نبی کی فضیلت جتانے کے لئے کہا کرتے تھے کہ امت محمدیہ کے علماء ہی بنی اسرائیل کے نبیوں جیسے ہیں اور نہ تمہارے اولیاء عظام ہی تمہارے کام آئے۔ اگر کام آیا تو خدا کا خداوند یسوع مسیح ہی کام آیا۔

مگر احمدیہ جماعت جو ظاہرین علی الحق ہے صاف کہدے گی کہ الحق فی آل محمد، آل محمد ہی حق پر ہے وہ کسی ایسے شخص کے فیضان کے محتاج نہیں جو فیضان محمدی سے پرورش پانے والا نہیں۔ ایک مسیح ناصری کیا، محمد رسول اللہ ﷺ وہ کامل نبی ہے جس کے فیضان سے لاکھوں مسیح پیدا ہوئے اور ہوتے رہیں گے (ان لاکھوں میں سے آپ کتنوں کو مانتے ہیں۔ ثناء اللہ) جس کا زمانہ شاہد ہے۔

(الفضل ۲۵ ستمبر ۱۹۲۸ء ص ۷)

کیسا مزیدار لطیفہ ہے کہ حضرت عیسی کے آجانے پر بھی منشی عمر الدین جیسے پکے مرزائی ان کو نہیں مانیں گے بلکہ مقابلہ پر سینہ ٹھوکینگے۔ معلوم ہوتا ہے کہ علم و عقل سے اس وقت بھی کچھ کام نہ کیا جائے گا۔ مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی کا تو بنیادی مسئلہ ہی یہ ہے کہ حضرت عیسی فوت ہو گئے تو پھر جب وہ آسمان سے آجائیں گے تو مقابلہ کے نکلنے والا کوئی شرم دار احمدی تو ہو نہیں سکتا۔ البتہ تنخواہ دار مرزائی مولوی صاحبان اس وقت بھی تنخواہوں کے مارے چاہے شور مچاتے پھریں کہ الحق فی آل محمد، مگر پھر ان تنخواہ داروں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کون سنے گا۔

اصل یہ ہے کہ حضرت عیسی جب دوبارہ آئیں گے تو مرزائیوں کے آقاؤں (انگریزوں) کی قوم (عیسائی) دجال کے منہ سے بھی اگر کہیں نکل گیا کہ الحق فی آل عیسی تو خود حضرت عیسی ہی ان کو منہ توڑ دے دیں گے کہ نہیں الحق فی آل محمد۔ چنانچہ احادیث میں اس کا قرینہ موجود ہے جہاں لکھا ہے کہ حضرت عیسی سے حضرت امام مہدی کہیں گے کہ آپ نماز کی امامت کرائیے۔ حضرت عیسی جواب دیں گے کہ نہیں آپ ہی آپس میں ایک دوسرے کے سردار ہو اور یہ بزرگی، سرداری کی خدا نے اسی امت کو دی ہے گویا صاف اقرار کریں گے کہ الحق فی آل محمد۔

منشی عمر الدین نے مذکورہ بالا تحریر میں آگے چل کر فرمایا ہے کہ یہ مضمون میں نے ارادۃً نہیں لکھا بلکہ زندہ نبی کی صحبت میں میری قلم سے نکل گیا اور فرماتے ہیں کہ: مجھے دنیا کا دکھ منظور ہے پر محمد رسول اللہ ﷺ پر مسیح کا احسان منظور نہیں۔،

ہاں صاحب محبت ہو تو ایسی ہی ہو۔ مگر اس بے جا محبت کا نتیجہ آپ کے حق میں یہ ہوا ہے کہ آپ اپنے محبوب سے بھی مخالفت کرنے لگ گئے اس لئے ایسی محبت سے خدا ہر مومن کو بچائے۔ ہماری تو دعا یہ ہے کہ دنیا میں چاہے کچھ بھی ہوتا پھرے پر محمد رسول اللہ ﷺ کی ہم سے بھول کر بھی مخالفت نہ ہو۔ آمین ثم آمین

لیکن آپ تسلی رکھئے کیونکہ حضرت عیسی دوبارہ آکر آنحضرت ﷺ کے اتباع کا دم بھریں گے اس لئے ان کا احسان کچھ نہ ہوگا بلکہ ان کا اس حیثیت سے آنا تمام دنیا کی عیسائی قوموں کے لئے ہدایت کا باعث ہو جائے گا اور عیسائی خود بخود خیال کریں گے کہ دیکھو جس کو ہم اپنا خداوند بنائے بیٹھے تھے وہ تو محمد ﷺ کا متبع ہے۔ برعکس اس کے موضع قادیان کا ایک غیر معلوم شخص لاکھ دفعہ آپ کی غلامی کا دوی کرے تو عیسائیوں پر اس کا کیا اثر ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ ان کی توجہ ہوئی تو یہ کہیں گے کہ:

ایک بے وقوف محمدی مسیح، (حقیقۃ الوحی تتمہ ص ۷۳) (فا فھم و لا تعجل)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل فرقہ وارانہ ماوشما کثرت سے مروج ہے مثلاً قادیانی کوئی کام کرتے ہیں تو اپنی شیخی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھگارتے ہیں۔لاہوری مرزائی کچھ کرتے ہیں تو اپنی پتنگ اڑاتے ہیں۔ان لوگوں نے اسی طرح انبیاء کرام کو سمجھا ہے کہ محمدی کارگذاری الگ ہے تو عیسائی خدمات الگ۔عیسائی فخر کریں گے تو ہم یوں کہیں گے۔ ان لوگوں کو خبر نہیں کہ حضرات انبیاء کرام کے نفس تمہاری طرح موٹے نہیں ہوتے ان کو تو حکم ہے

لما آ تیتکم من کتا ب و حکمة ثم جاء کم رسو ل مصدق لما معکم لتؤمنن به و لتنصر نه .

ارشاد خداوندی ہے:

اے رسولوں! تمہاری موجودگی میں کوئی اور رسول آ جائے تو تم اس کو مان کر اس کے ہمراہ ہو جانا۔ ،

ایسے ماوشما کے خیالات ان تنگ دلوں کے ہیں جو اپنی کاروائی دکھا کر چندے جمع کر کے پیٹ پالتے ہیں حضرات انبیاء کرام سب ایک جماعت ہیں۔فرمان نبوی غور سے پڑھو الا نبیـاء اخـوة علا تية ... الحد یث

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۱۸ جمادی الاول ۱۳۴۷ھ ص ۷۔۸)

قادیان سے قادیانی مذہب کے خلاف اخبار

قادیان سے اخبار پیغام حق نکلنا شروع ہوا ہے اس کی نسبت مرزائیوں نے مشہور کیا تھا کہ یہ اخبار احمدی ہے اس کے جواب میں اخبار کے بانیوں کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ یہ اخبار مرزا قادیانی کے دعاوی کی تردید کے لئے جاری کیا گیا ہے۔

پیغام حق ۲۴۔اکتوبر ۱۹۲۸ء

(ہفت روزہ اہل حدیث ۹ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۲۵ جمادی الاول ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۲ ص ۱۱)

آریوں اور مرزائیوں کا مباحثہ

اس ہفتہ امرتسر میں آریوں اور قادیانیوں کا مباحثہ ہوا مباحثہ ویدا ور قرآن پر تھا مگر احمدی مباحث نے بطور شہادت مرزا صاحب کے کمالات کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت لیکھ رام کو مرزا صاحب کی پیش گوئی کا نشانہ بتایا۔اس کے جواب میں آریہ مناظر نے کہا تمہارے مرزا صاحب ایسے ہی سچے الہامی تھے تو انکی دعا اور الہام کے موافق مولوی ثناء اللہ جو اسی شہر میں رہتے ہیں نہیں مرے حالانکہ مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب بیس سال ہوئے مر گئے۔اس کے جواب میں احمدی مناظر نے کہا مباحثہ قرآن اور وید پر ہے مرزا صاحب کا ذکر کیوں لاتے ہو ۔ آریہ مناظر نے کہا تم نے خود ذکر کیا

یہ ہے احمدیت کا اصلی قلعہ جوریت کی دیوار سے بھی زیادہ کمزور ہے باقی مباحثہ میں وہی گفتگو تھی جو ہوا کرتی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث ۹ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۲۵ جمادی الاول ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۲ ص ۱۱)

.....

مباحثہ مرزائیاں

موضع ماڑی بوچیاں ضلع گورداسپور میں بحث ہوئی جس کی تفصیل یہ ہے کہ موضع مذکور میں کچھ عرصہ سے فتح محمد خان نمبردار مرزائی ہو گیا اور ذی اثر ہونے کی وجہ سے اپنا اثر اپنے ہم نشینوں پر مخفی طور پر ڈالتا تھا۔ کبھی کبھی اپنے دیوان خانہ ہی میں قادیانی علماء کو بلا کر وعظ بھی کرواتا۔ چند روز کہ میاں محمود خلیفہ قادیانی بھی ظاہری زیبائش کے ساتھ بڑے کروفر سے موٹر پر سوا ہو کر معہ چند ہمراہیوں کے شکار کھیلنے کے بہانے سے اپنا اثر لوگوں پر ڈالنے کے لئے نمبردار مذکور کے مکان پر آ ٹھہرے (نمبرداران کی تعریف اور آمد کا نقارہ جا بجا پھیرتا تھا) شام کو خلیفہ واپس چلا گیا۔

خدائے تعالیٰ نے اپنی رحمت کاملہ سے مولوی محمد امین امرتسری کو دوسرے روز ہمارے گاؤں بھیج دیا انہوں نے شام کو وعظ کیا جس میں حضرت مریم کی پاک دامنی قرآن شریف سے بیان کی، اور بتایا کہ مرزا صاحب کی کتابوں (کشتی نوح، ایام الصلح وغیرہ) میں اس کے خلاف تحریر ہے۔اس پر نمبردار صاحب بول اٹھے کہ آپ کا حوالہ درست نہیں ہم سے مناظرہ کر لیجئے۔مولوی صاحب نے مناظرہ منظور کیا مورخہ ۷ نومبر ۱۹۲۸ء کو ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک مناظرہ کیا جاوے جو وقت پر نہ پہنچے وہ جھوٹا ہوگا۔آخر قادیانی علماء ۷ نومبر کو ۲ بجے پہنچے بموجب شرائط نامہ چونکہ وہ جھوٹے تھے اس لئے اسلامی مناظر نے کہا پہلے آپ اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیجئے۔خاموش ہوئے لوگوں نے کہا جھوٹے ہوئے۔پھر دو گھنٹے وقت شیخ یعقوب علی تراب اور دوسرے لوگوں کے کہنے سے دیا گیا۔

اسلامی مناظر نے اپنا دعوی کشتی نوح صفحہ ۱۶ سے ثبوت دیا کہ :

بوجہ حمل کے نکاح کرلیا گولوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم تورات عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا..الخ۔

اس حمل کی تشریح ایام الصلح صفحہ ۶۵ سے بیان کی گئی:

افاغنہ مثل یہود فرقے میان نسبت و نکاح نہ کردہ دختران از ملاقات ومخالطت با منسوب خود مضائقت نہ گیرند کا ختلاط مریم صدیقہ با منسوب خودش یوسف و بمعیت وے خارج بیت گردش نمودن شہادۃ حقہ برایں رسم است

(یعنی افغان یہودیوں کی مانند نکاح اور منگنی میں فرق نہیں کرتے یکساں جانتے ہیں لڑکیوں کو جن سے ان کی منگنی ہوتی ہے ملاقات اور مخالطت (مجامعت) سے پرہیز نہیں کرتے جیسا کہ مریم صدیقہ جس (یسف) سے ان کی منگنی ہوئی تھی منگنی کی حالت میں اس (یوسف) سے گھر سے باہر جا کر چکر لگایا کرتی اور مجامعت بھی نعوذ باللہ)

اس کو مفصل بیان کیا کہ مرزا صاحب قادیانی کی ان عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مریم صدیقہ کو حمل یوسف کا بحالت منگنی ہو گیا تھا۔

اس کی تردید میں مواہب الرحمٰن کا حوالہ (خلق عیسی من غراب بالقدرۃ المجردۃ) پیش کیا جس کو دعوی سے کوئی تعلق نہیں۔پھر دعوی کا اعادہ کیا گیا۔مزید توضیح کے لئے تین دادیاں، (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷) اسلامی مناظر نے پڑھنا شروع کیا تو جھٹ مولوی ظہور حسین صدر احمدیاں بول اٹھے کہ اسلامی مناظر موضوع سے باہر جارہا ہے اور شور ڈالنا شروع کیا۔

اسلامی مناظر نے کہا میں موضوع کے اندر ہوں اس کی تشریح سناتا ہوں۔بھلا سنے کون؟ وہ تو پہلے ہی وقت گذار کر آئے تھے کہ ہم سے یہ پیالہ ٹل جائے۔اب ان کو بھاگنے کا بہانہ مل گیا۔اسلامی صدر نے روکا بھی آخر کار لوگوں نے کہا ہم سمجھ گئے مرزائی جھوٹے ہیں۔لاجواب ہو گئے ہیں۔مسلمانوں نے اللہ اکبر کہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی نمایاں فتح ہوئی مذبذب عقائد درست ہوئے ہمارے لئے مولوی محمد امین نے سد سکندری کا کام دیا۔ جزا هم الله۔

دستخط حاضرین جلسہ۔ چراغ دین ولد مودے شاہ سکرٹری انجمن اسلامیہ ماڑی۔ منصب داد خان سفید پوش۔ نبی بخش۔ دولو خان۔ نعمت خان۔ سردار خان۔ دولت خان۔ دولے خان۔ فتح محمد، غلام ولد فوجا۔ برکت علی۔ مہندے خان۔ چراغ خان۔ سلطان خان۔ غلام احمد حصہ داران جوہڑ علی بخش، دئیو ہا قاضی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۹ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۴ ص ۶)

.....

شیر پنجاب اور قادیان

شیر پنجاب کے لقب پر قادیانی اخبار الفضل لکھتا ہے اور کیا خوب لکھتا ہے :

پنجاب میں شیر پنجاب کا خطاب عرصہ سے متنازعہ فیہ چلا آ رہا ہے جس پر کبھی ہندو قبضہ جما کر لا الہ الا جیت رائے کو واحد مستحق قرار دیتے ہیں کبھی مسلمانوں میں سے مولوی ثناء اللہ صاحب اس کے مدعی نظر آتے ہیں اور کبھی سکھ اس پر اپنا دیرینہ حق جتاتے ہیں۔ ان کا ایک اخبار بھی اسی نام سے شائع ہوتا ہے۔ لیکن اس وقت ان میں سے کسی نے اتنی جرأت نہ دکھائی تھی کہ اپنے، نام کے شیر، کو، حقیقی شیر، کی شکل وصورت میں تبدیل کر دیں اس کی چار ٹانگیں بنالیں اور پیچھے دم بھی لگا دیں۔

(الفضل قادیان ۱۳ نومبر ۱۹۲۸ء ص ۴)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

خاکسار کی نسبت جو مدعی نے لکھا ہے یہ تو قادیانی الہام کی طرح غلط ہے۔ البتہ جب سے قادیانی شکار کو مارا ہے لوگ شیر پنجاب کہنے لگ گئے۔ خیر زبان خلق کو نقارہ خدا لوگ کہتے ہیں۔

رہا اس لقب میں تنازعہ ہونا، سو یہ بھی غلط۔ آج ہم دیکھتے ہیں ایک لفظ (خان بہادر، رائے بہادر وغیرہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بیسیوں اشخاص ملقب ہوتے ہیں حتی کہ مسیح اور مہدی کے ملقب بھی بہت ہیں۔ ہاں دم اور چار ٹانگیں لگانے کی بابت ہم کیا کہیں جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ پنجاب میں ایسے لوگ بھی گذرے ہیں جو کہتے تھے کہ میں مہدی ہوں مسیح ہوں شیر ہوں ہوں انا اسد و انك ثعلب (کرامات الصادقین۔ص۵۴) انہوں نے چار ٹانگیں اور دم نہ لگوائیں، حالانکہ وہ مریدوں کے چندے سے چاندی سونے کی دم اور ٹانگیں بھی لگوا سکتے تھے آج کوئی شیر پنجاب دم اور چار پیر نہ لگائے تو کیا اعتراض۔احمدیو!

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۹ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۴ ص ۴)

.....

بہاء اللہ ایرانی کا دعوی نبوت

مرزائیوں اور بہائیوں کا مشترکہ شور وغل

جناب منشی محمد حسین صاحب صابری بریلی سے لکھتے ہیں:

مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مرزائی نے اخبار الفضل مورخہ ۹ نومبر ۱۹۲۸ء میں ایک مضمون بعنوان، بانی بہائیت اور دعوے نبوت، لکھا ہے آپ ہمیشہ تصویر کا ایک رخ جو اپنے مفید مطلب ہو دکھایا کرتے ہیں، جناب مرزا صاحب کی طرح کیا مجال کہ مخالف کی اصلی بات صحیح صحیح بتا دیں۔

حضرت مولانا اڈیٹر اہل حدیث نے اخبار کی گذشتہ جلد میں ایک سلسلہ مضمون شروع کیا تھا جو مشترک طور پر ایرانی اور قادیانی مدعیان مسیحیت کے مذاہب کی تنقید تھی۔

اسی سلسلہ میں شیخ بہاء اللہ کی ایک تحریر کا ترجمہ کرتے ہوئے بہاء اللہ نبی لکھ دیا تھا جو اس مقام کے لئے نہایت موزوں تھا اس پر بہائی رسالہ، کوکب ہند، دہلی کے اڈیٹر صاحب خفا ہو گئے۔اور بلا سوچے سمجھے لکھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے کہ ہمارے پیشوا (بہاءاللہ) نبی نہیں تھے۔اور نہ ہم اہل بہاءانہیں نبی مانتے ہیں۔

اس کو دیکھ کر ایک مضمون میں نے لکھا کہ جس میں مدعی (بہاءاللہ) کے فرزند اعظم عبدالبہا عباس آفندی کی خاص تحریر سے ثابت کر دیا کہ خود اہل بہاء کا سب سے بڑا بزرگ ہی بہاءاللہ کو نہ صرف نبی صاحب شریعت تسلیم کرتا ہے بلکہ لفظ نبی کو بھی ان کی طرف منسوب کرتا ہے تو پھر کسی اور بہائی کا کیا حق ہے کہ لفظ نبی سے انکار کرے چنانچہ اس تحریر کو دیکھ کر بہائی رسالہ مذکور آج تک خاموش ہے اور یقین ہے کہ اس حوالہ کی تردید کرنے کی کبھی اسے جرأت نہ ہوگی۔

یہ تو اصل واقعہ تھا مگر مرزائی مولوی مذکور نے اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرنے کے لئے بجائے اس کے کہ اڈیٹر کوکب ہند سے مطالبہ کرتے کہ وہ اہل حدیث کی صریح دلیل کی یا تو تردید کرے یا اپنی غلطی کا اعتراف کر کے ایمان داری کا ثبوت دے الٹا اہل حدیث کے منہ آنے لگے اور بہت خوشی میں بغلیں بجانے لگے کہ:

> ہم نے بارہا (اہل حدیث کو) سمجھایا کہ بہائی لٹریچر میں اس بات کا قطعاً کوئی ثبوت نہیں کہ وہ (بہاء اللہ) نبوت کے مدعی تھے...افسوس آپ (اہل حدیث) نے احمدی محققین کی تحقیق سے بھی فائدہ نہ اٹھایا۔(الفضل مذکور۔ص ۹)

احمدی کیسے محقق ہیں؟اس کو سارا ملک جانتا ہے کہ تصویر کا اپنے مفید مطلب رخ دکھایا کرتے ہیں۔

اور پھر اڈیٹر صاحب اہل حدیث جس قدر ان محققین سے واقف ہیں اور کون ہوسکتا ہے۔لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ اگر کوئی مرزائی کہے کہ، بہائی لٹریچر میں بہاءاللہ کے دعوی نبوت کا قطعاً ثبوت نہیں،تو وہ کسی طرح قابل یقین نہیں ہوسکتا،

اول اس لئے کہ مرزائی صاحبان کے دل میں چونکہ بہائیت کی طرف سے رقابت کا رنج ہے اس لئے اس کے متعلق ان کی کوئی بات قابل یقین نہیں ہوگی۔

دوم اس لئے کہ جب یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ بہاءاللہ مقام نبوت ہی کے مدعی تھے تو مرزا صاحب آنجہانی کا دعوی خود بخود پادر ہوا ہو جاتا ہے تو بھلا کوئی مرزائی بہاءاللہ کے مقام نبوت کے ادعا کا کیونکر اقرار کرسکتا ہے اور پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوم اس لئے بھی کہ مرزائی صاحبان ہمیشہ سے انکار کررہے ہیں کہ ہمارے پاس، بہائی کتب، موجود نہیں تو پھر وہ کس منہ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ فلاں بات کا بہائی لٹریچر میں قطعاً ثبوت نہیں۔

چنانچہ انہی وجوہات سے اہل حدیث نے مرزائیوں کے شور وغل کی پرواہ نہ کی اور اپنی تحقیق پر ثابت قدم رہا تا آنکہ جناب عبدالبہاء کی صریح تحریر پیش کر کے اہل بہاء کے ساتھ اہل قادیان پر بھی حجت پوری کر دی

اب میں یہ بتاتا ہوں کہ جناب بہاء اللہ نے کیا دعوی کیا ان کی کتب مجموعہ الواحات، کتاب الشیخ وغیرہ دیکھ کر صاف پتہ چلتا ہے کہ اگر چہ اپنے نام کے ساتھ بہاء اللہ نے لفظ نبی نہیں لکھا

(جناب بہاء اللہ کی تحریرات میں گو اپنے نام کے ساتھ انہوں نے لفظ نبی نہیں لکھا تاہم اپنے لئے کہیں مقام نبوت سے کبھی انکار نہیں کیا صاحب الفرائد جو ایک بہائی عالم ہیں انہوں نے بے شک اپنی کتاب میں بہاء اللہ کے متعلق اس لفظ سے انکار کیا ہے جسے اڈیٹر کوکب ہند نے اتنی ترقی دی کہ وہ مقام نبوت سے بھی منکر ہو گئے مگر ہمیں کیا فکر ہے ہمارے ساتھ بہائیوں کا سب سے بڑا پیشوا عبدالبہاء عباس آفندی متفق ہے۔منہ)

تاہم آپ کو وہ گذشتہ نبیوں ہی کے زمرے میں شمار کرتے تھے چنانچہ ایک جگہ لکھا ہے

اگر یہی (تجدید دین) میرا جرم ہے تو اس میں حضرت محمد رسول اللہ نے مجھ سے پہلے سبقت کی ہے اور ان سے پہلے روح اللہ نے اور ان سے پہلے کلیم اللہ نے اور اگر اعلاء کلمۃ اللہ اور اظہار امر الٰہی میرا گناہ ہے تو میں سب سے اول گنہگار ہوں اس گناہ کو آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت سے بھی نہیں بھول سکتا۔(ترجمہ از کتاب الشیخ۔ص ۳۹)

ظاہر ہے کہ یہ دعوی صریحاً صاحب شریعت نبی ہونے کا ہے چنانچہ اسی وجہ سے جناب عبدالبہاء عباس آفندی نے جو اہل بہا کے نزدیک مہبط الہام الٰہی، مفسر ومبین کتاب اقدس ہیں ایک سوال کے جواب میں کہ، انبیاء کی کتنی قسمیں ہیں، یوں جواب دیا ہے:

انبیاء دو قسم کے ہیں ایک بالاستقلال ومتبوع دوسرے غیر مستقل اور تابع۔انبیاء مستقلہ صاحب شریعت اور دور جدید کے موسس ہوتے ہیں ان کے ظہور سے دنیا ایک نیا چولہ بدلتی ہے اور ایک نئے دین کی بنیاد پرتی ہے اور ایک نئی کتاب نازل ہوتی ہے....دوسری قسم کے نبی تابع اور مروج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کیونکہ فرع ہیں مستقل نہیں۔....مظاہر نبوت کلیہ جو بالاستقلال اس دنیا میں ظاہر ہوئے ان میں سے حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت مسیح، حضرت محمد، حضرت اعلیٰ (یعنی باب) اور حضرت جمال مبارک (یعنی بہاءاللہ) ہیں۔ (ترجمہ مفاوضات عبدالبہاء۔ص۱۱۴۔کوکب ہند جلد۳ نمبر ۱۵ص۲)

ایسی صاف اور واضح عبارتوں کے ہوتے ہوئے کسی مرزائی کا خوشی سے بغلیں بجانا کہ بہاءاللہ کا دعوی نبوت نہ تھا یا کسی بہائی کا انکار کرنا کہ بہائی لٹریچر میں جناب بہاءاللہ کو نبی نہیں کہا گیا، کیا حقیقت رکھتا ہے۔ اور اہل حدیث کو اس کی کیا پرواہ ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ اہل حدیث ان دونوں مذاہب (مرزائی اور بہائی) کے درمیان ایک بحیثیت ایک جج کے کام کر رہا تھا اور نہایت انصاف کے ساتھ غیر جانبدارانہ نظر سے اصل حقیقت کو نہ صرف مذکورہ بالا دونوں مذاہب کے سامنے بلکہ تمام ملک کے آگے پیش کر رہا تھا کہ وکلاء بہائیہ نے کوتہ اندیشی سے شور مچا دیا جو خود ان کے حق میں بھی مضر ہوا، اور جس سے اہلحدیث کی تحقیق میں ذرہ فرق نہیں آیا اسی لئے اہل حدیث نے لکھ دیا کہ جاؤ اگر تم خود ہی بہاءاللہ کو نبوت و رسالت سے کوئی بلند مرتبہ دینا چاہتے ہو تو دیتے پھرو کسی کو کیا ضرورت کہ تمہارے معاملہ میں پڑے۔ یہ تھی اصلیت جسے مرزائی مولوی نے اپنے مطلب کے مطابق بنا کر ظاہر کیا۔

اب میں ناظرین کو مرزائی مولوی صاحب کی صریح ایمان داری کا نمونہ دکھاتا ہوں آپ بہائیوں کی کتاب الفرائد کی عبارت کا ایک فقرہ لکھتے ہیں اول تو اس کا سیاق وسباق درج نہیں اور جو کچھ لکھا ہے اس کے ترجمہ میں بھی اپنے دین وایمان کا پورا ثبوت دیتے ہیں لکھتے ہیں:

مقام او مقام نیابت وخلافت وامامت نیست بل ظہور کل الٰہی است ۔ (ص۲۸۲)

ان (بہاءاللہ) کا مقام خلافت امامت یا نبوت کا مقام نہیں بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے ظہور کلی کے مقام پر ہیں یعنی پورے طور پر خدا ہیں۔ الفضل مذکور

ناظرین غور فرماویں کہ ترجمے میں الفاظ، نبوت، اور، پورے طور پر خدا، اصل عبارت کے کون سے لفظ کا ترجمہ ہے۔

یہ ہے مرزائیوں کی تحقیق کا ادنی نمونہ جو انہیں اپنے نبی صاحب سے ورثہ میں ملا ہے جس کے ذریعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے وہ تمام دنیا پر فتح حاصل کیا کرتے ہیں۔افسوس صد افسوس

میں دعوی سے کہتا ہوں اور تمام مرزائیوں کو چیلنج دیتا ہوں کہ صاحب الفرائد نے بہاء اللہ کے متعلق صرف لفظ نبی سے انکار کیا ہے مقام نبوت سے ہرگز انکار نہیں کیا اگر کسی مرزائی میں طاقت ہے تو وہ میرے مقابلہ پر نکل کر مجھ سے ثبوت لے لے ۔

مدیر اہل حدیث لکھتے ہیں: اس مسئلہ کا فیصلہ ایک طرح سے بالکل آسان ہے ہمارے قابل نامہ نگار صابری صاحب تو جو معلومات پیش کریں گے وہ تو بروقت ضرور مفید ہوں گی ہم ایک اصولی بات پیش کرتے ہیں جس سے نبوت بہاء اللہ پر کافی روشنی پڑ سکتی ہے وہ یہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ کتاب اقدس وغیرہ میں بارہا خدا کی طرف سے بصیغہ قل اپنا مخاطب ہونا ظاہر کرتا ہے اور قل صیغہ مخاطب بتا رہا ہے کہ متکلم خدا ہے اور مخاطب بہاء اللہ۔ یہ متکلم اور مخاطب کی نسبت خدا اور رسول میں ہوتی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۹ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۴ ص ۴۔۶)

.....

دجال کا گدھا قادیان میں

اور بڑی شان وشوکت سے اس کا استقبال

جناب مرزا غلام احمد قادیانی ایک عجیب دل ودماغ کے بزرگ تھے۔آپ جو بات منہ سے نکالتے یا قلم سے لکھتے تھے اس کو منوانے کی از حد کوشش فرماتے تھے بلکہ کئی ایک سادہ لوحوں سے منوا بھی لیتے تھے۔آپ نے جب مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا تو اعتراضات کی بھرمار ہوئی کہ مسیح موعود کے وقت دجال ہوگا جو بہت بڑے گدھے پر سوار ہوا کرے گا، وہ کون ہے اس کے جواب میں مرزا صاحب نے نہایت صفائی سے فرمایا، میاں یہ سوال تو کچھ مشکل نہیں۔دجال پادری لوگ ہیں اور خر دجال ریل ہے جو بہت لمبی ہے (ازالہ اوہام)

اس پر کسی ظریف طبع شاعر کو کیا سوجھی جو ایک شعر کہہ دیا :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کیسا ہے خرِ دجال کہ عیسیٰ بعز و شاں
بصد منت بصد خواہش کرایہ دے کے چڑھتا ہے

آج ہم خوش خبری سنتے ہیں کہ یہ دجال کا گدھا جو آج تک مسیح موعود کو اٹھائے پھرتا تھا یہاں تک کہ موصوف کی نعش مبارک کو لاہور سے بٹالہ تک بھی یہی (خر دجال) لے گیا اور ظالم نے بڑی بے وفائی سے بٹالہ کے اسٹیشن پر ممدوح کو اتار پھینکا تھا۔ آج وہی گدھا قادیان میں بھی جا پہنچا جس کی خوشی میں قادیان کی انجمن نے شیرینی بانٹی اور صاحبزادگان مع حواریین اس کی زیارت کرنے کو طویلہ خر (اسٹیشن) تک گئے چنانچہ اس خر دجال کے دخول قادیان اور اسکی زیارت اور تقسیم شیرینی کی کیفیت الفضل قادیان بڑی خوشی سے لکھتا ہے :

ہفتہ زیر رپورٹ اس وجہ سے قادیان کی تاریخ میں یادگار رہے گا کہ ۱۴ نومبر ریل کی پٹڑی قادیان کی حد تک پہنچ گئی اس دن سکولوں اور تمام دفاتر میں تعطیل کی گئی اور لوگ جوق در جوق ریلوے لائن دیکھنے کے لئے جاتے رہے.... ۱۶ نومبر کو ریلوے لائن قادیان کے اسٹیشن تک عین اس وقت پہنچی جب کہ جمعہ کی نماز ہو رہی تھی۔ نماز کے بعد مرد عورتیں اور بچے سٹیشن پر جمع ہونے شروع ہوئے اور قریباً دو اڑھائی ہزار کا مجمع ہو گیا۔ ریلوے کے مزدوروں اور ملازمین کے کام ختم کرنے پر ان میں مٹھائی تقسیم کی گئی جس کا انتظام مقامی چندے سے کیا گیا تھا اور جب گاڑی بٹالہ کی طرف واپس روانہ ہوئی تو اس کے نیچے گولے رکھ کر چلائے گئے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب اور حضرت میاں شریف احمد صاحب (صاحبزادگان مسیح موعود) بذات خود تشریف رکھتے اور بہت دلچسپی لیتے رہے ۔

(الفضل ۱۶۔۲۰ نومبر ۱۹۲۸ء ص ۱)۔

اہل حدیث اپنے ناظرین کی طرف سے جماعت مرزائیہ قادیانیہ کو خر دجال کے دخول اور زیارت پر مبارکباد دیتا ہے

اے ذوق کسی ہم دم دیرینہ کا ملنا
اچھا ہے ملاقات مسیحا و خضر سے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۵ ص ۳۔۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود کی علامت حج ہے

اخبار پیغام صلح (لاہور) میں ایک سوال چھپا ہے سوال کا ملخص یہ ہے کہ

مرزا صاحب قادیانی نے باوجود وسعت اور مال کے فریضہ حج ادا نہ کیا لہذا وہ مسیح موعود نہیں ہو سکتے

مجیب نے مرزا صاحب کی کتاب ایام صلح سے اخذ کر کے جواب دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

مرزا صاحب قادیانی بیمار رہتے تھے آپ کی بیماری کی یہ حالت تھی کہ ابھی اچھے ہیں تو گھڑی میں سخت بیمار۔ نیز آپ کو دشمنوں سے قتل جان کا اندیشہ تھا ۔ (پیغام صلح ۲۳۔نومبر ۱۹۲۸ء ص ۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم اس عذر کو مانتے ہیں کہ واقعی مرزا صاحب حج کو نہیں جا سکتے تھے بلکہ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ خدا ہی نے ان کو معذور رکھا تھا کیوں؟ تا کہ وہ حسب فرمان نبوی، مسیح موعود، نہ ہو سکیں۔ سنئے ارشاد نبوی ہے

و الذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مر یم من فج الرو حاء

(صحیح مسلم) یعنی حضور ﷺ فرماتے ہیں قسم ہے اللہ کی ابن مریم فج الروحاء سے حج کا احرام باندھیں گے

فج الروحاء کی بابت شرح نووی میں لکھا ہے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے

اس حدیث کے مطابق ہمارا یقین ہے کہ خدا نے ان کو حج سے معذور کر دیا تا کہ دین دار طبقے میں باتباع حدیث ان کی مسیحیت موعودہ کا دعوی غلط ہو۔

ایک بزرگ کی پیش گوئی

ہماری جماعت اہل حدیث کے ایک بزرگ عالم قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی نے بھی اسی حدیث سے استنباط کر کے پیش گوئی کر دی تھی کہ مرزا صاحب کو حج نصیب نہ ہوگا۔ (اصل عبارت قاضی صاحب:

میں نہایت جزم کے ساتھ بآواز بلند کہتا ہوں کہ حج بیت اللہ مرزا صاحب کے نصیب میں نہیں۔ میری اس پیش گوئی کو سب صاحب یاد رکھیں تائید الاسلام طبع دوم۔ ص ۱۱۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا احمدی دوست مرزا صاحب کی پیش گوئیوں میں ایسی سچی پیش گوئی دکھا سکتے ہیں جس میں ان کی صنعت وحرفت کو دخل نہ ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ نمبر ۶ جلد ۲۶ ص ۴)

.....

قادیانی چیلنج منظور

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۲۸ء میں چیلنج دیا گیا کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اشتہار آخری فیصلہ کے مضمون پر امرتسر میں بحث کرلیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں..

پہلے مباحثہ میں جو شروط تھیں وہ تو بحال رہیں گی، تقرر منصف بھی بدستور ہوگا ، غرض سب بحال۔ مزید شرط ہماری طرف سے دو ہوں گی۔

۱۔ خلیفہ قادیان میاں محمود کے حکم سے یہ مباحثہ ہوگا۔ وہ خود کریں یا ان کی اجازت سے کوئی وکیل کرے۔ کیونکہ آخری فیصلہ لکھنے والے باپ کے قائم مقام وہی ہیں۔

۲۔ انعامی رقم قادیانیوں کی طرف سے پہلے تین سو تھی، اب پانچ سو ہونی چاہیے۔

لدھیانہ کی طرح امرتسر کی مجلس مباحثہ میں بھی پچاس پچاس آدمی شریک ہوں۔ ایسے وسیع اور آرام دہ مکان کا انتظام اگر قادیانی نہ کرسکیں تو ہم کردیں گے۔ انشاء اللہ

قادیانیوں! تم اس کام میں لاہوری قادیانی کی تمیز اٹھا کر سب اکھٹے ہوکر مقابلے پر آجاؤ۔ سب کام چھوڑ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلدی کرو سر پر رمضان آتا ہے۔ دیر نہ کرو۔ ہاں اتنا یاد رکھو

انا صخرۃ الوادی اذا ما زوحمت

و اذا نطقت فانني الجوزاء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۲۸ء۔ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ۔ ص ۴۔۵)

.....

مرزا صاحب کا پاؤں چار کشتیوں میں

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

کشتی نمبر ۱: مرزا صاحب مدعی رسالت:

جناب میاں بشیر الدین محمود احمد (جو جماعت قادیانیہ کے موجودہ خلیفہ ہیں) اپنی کتاب القول الفصل کے صفحہ ۲۷ پر لکھتے ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیشگوئی (مسیح کی بشارت ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد) کا میں ہی ہوں کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے اور آنحضرت ﷺ احمد اور محمد دونوں تھے چنانچہ آپ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:

اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسی اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں اسی کی طرف یہ اشارہ ہے

و مبشرا برسو ل یأ تی من بعدی اسمه ا حمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال، لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا (ازالہ اوہام۔ص ۶۷۳)

نوٹ: کتاب ازالہ اوہام ۱۹۰۸ء یعنی ۱۸۹۱ء میں لکھی گئی تھی اس کتاب کے صفحہ ۶۷۳ میں جناب مرزا صاحب قادیانی کا حضرت عیسیٰ کی بشارت کو اپنے اوپر چسپاں کرنا اور اپنے آپ کو اس کا مصداق قرار دینا، ثابت کر رہا ہے کہ مرزا صاحب نے ۱۳۰۸ھ یعنی ۱۸۹۱ء میں کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۷۳ پر رسالت کا دعوی کیا تھا کیونکہ حضرت مسیح نے الفاظ و مبشرا بر سو ل یا تی من بعدی اسمه ا حمد کہہ کر اپنے بعد ایک نبی ورسول کے آنے کی خبر دی تھی۔

لاہوری کشتی نمبر ۲

مرزا صاحب کا دعوی نبوت ورسالت سے انکار

ایک لاہوری مرزائی نے لکھا ہے کہ حضرت مرزا صاحب انقطاع نبوت اور مسدودی نبوت پر اپنے ایمان کو بنی؟ کیا ہے اور صاف صاف لکھا ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا بلکہ جو نبوت کا دعوی کرے وہ کافر اور بے دین ہے حضرت مرزا صاحب نے نبوت ورسالت کا دعوی ہرگز نہیں کیا (میر مدثر شاہ پشاوری کی کتاب ختم نبوت۔ص ۶۷)

اسی لاہوری مرزائی نے اپنی اسی کتاب کے صفحہ ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۶۷ تا ۸۰ پر جو اقوال جناب مرزا صاحب قادیانی کے ان کی کتابوں سے لکھے ہیں ان کو مختصراً ذیل میں لکھتا ہوں:

۱۔سوال: رسالہ فتح اسلام میں نبوت کا دعوی کیا ہے۔

جواب: نبوت کا دعوی نہیں کیا بلکہ محدثیت کا دعوی ہے جو خدا تعالی کے حکم سے کیا گیا ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۴۲۱)

۲۔مسیح کیوں کر آ سکتا تھا وہ رسول تھا اور خاتم النبیین کی دیوار...اس کو آنے سے روکتی ہے، سو اس کا ہم رنگ آ گیا وہ رسول نہیں مگر رسولوں کے مشابہ اور مثل ہے (ازالہ اوہام۔ص ۵۲۲)

۳۔حسب تصریح قرآن کریم رسول اس کو کہتے ہیں جس نے احکام وعقائد دین جبریل کے ذریعے سے حاصل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کئے ہوں لیکن وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ گئی ہے (ازالہ اوہام۔ص۵۳۴)

۴۔ ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ صادق الوعد ہے تو جو آیت خاتم النبیین میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبریل بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کیلئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی ﷺ کے بعد ہرگز نہیں آ سکتا۔

(ازالہ اوہام۔ص۵۷۸)

۵۔ لست بنبی و لکن محد ث الله و کلیم الله لا جدد دین المصطفی۔

(ترجمہ: میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث ہوں اور کلیم اللہ ہوں تا کہ دین مصطفیٰ کی تجدید دین کروں (آئینہ کمالات اسلام ۔ص۴۹)

۶: مجھے دعوی نبوت وخروج از امت اور نہ میں منکر معجزات اور ملائکہ اور لیلۃ القدر سے انکاری ہوں اور آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا قائل اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا ہاں محدث آئیں گے جو اللہ جل شانہ سے ہم کلام ہوتے ہیں اور نبوت تامہ کے بعض صفات ظلی طور پر اپنے اندر رکھتے ہیں اور بلحاظ بعض وجوہ شان نبوت کے رنگ سے رنگین کئے جاتے ہیں اور ان میں سے میں ایک ہوں (نشان آسمانی۔ص۲۹)

۷۔ اور ان لوگوں نے مجھ پر افتراء کیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی ہونے کا دعوی کرتا ہے

(حمامۃ البشری۔ص۸)

۸۔ میرا نبوت کا کوئی دعوی نہیں یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعوی کرے وہ نبی بھی ہو جائے میں تو محمدی اور کامل طور پر اللہ اور رسول کا متبع ہوں اور ان نشانوں کا نام معجزہ رکھنا نہیں چاہتا بلکہ ہمارے مذہب کی رو سے ان نشانوں کا نام کرامت ہے جو اللہ و رسول کی پیروی سے دیئے جاتے ہیں۔ (جنگ مقدس۔ص۶۷)

۹۔ افتراء کے طور پر ہم پر یہ تہمت لگاتے ہیں کہ ہم نے نبوت کا دعوی کیا ہے۔

(کتاب البریہ۔ص۱۸۲ کا حاشیہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔اور قرآن کی رو سے آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا ممنوع ہے (ایام الصلح۔ص ۱۶۴)

۱۱۔(مولوی غلام دستگیر) پر واضح رہے کہ ہم (مرزا) نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت جو زیر سایہ نبوت محمدیہ اور باتباع آنجناب ﷺ اولیاء اللہ کو ملتی ہے اس کے قائل ہیں...غرض جب کہ نبوت کا دعوی اس طرف بھی نہیں صرف ولایت اور مجددیت کا دعوی ہے۔(مجموعہ اشتہارات۔حصہ ۳۔ص ۲۲۳)

ناظرین! ان سب حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب دعوی نبوت کو غلط اور اپنے حق میں بہتان کہتے ہیں۔

قادیانی کشتی نمبر ۳

مرزا، نبوت و رسالت کے مدعی

مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیان لکھتے ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا) نبی تھے۔(حقیقۃ النبوت۔ص ۲۰۵)۔

اور اس پر دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے خود اپنے آپ کو نبی کے لفظ سے پکارا ہے اگر آپ نبی نہ ہوتے تو کیوں اپنے آپ کو نبی اور رسول کر کے پکارتے (حقیقۃ النبوت۔ص ۲۰۹)

۱۔صریح طور نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔(حقیقۃ الوحی۔ص ۱۵۰)

۲۔نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۹۱)

۳۔میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔(نزول المسیح۔ص ۴۸)

۴۔خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑ دے (دافع البلاء۔ص ۸)

قادیان کو اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔(ایضا۔ص ۶۰)

سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (ایضاً۔ص ۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔

(آخری خط حضرت اقدس مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

۶۔ہمارا دعوی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں ۔(بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

۷اس جگہ صور کے لفظ سے مراد مسیح موعود ہے کیونکہ خدا کے نبی اس کی صور ہوتے ہیں۔

(چشمہ معرفت۔ص ۷۷)

۸۔ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعوی کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ میں دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ۔ص ۱)

۹۔ و ما کنا معذبین حتی نبعث رسو لا

پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۶۵)

۱۰۔یہ آیت (یعنی وآخرین منھم لما یلحقوا بھم) آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت پیشگوئی ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۶۷)

۱۱۔ ایسا ہی خدا تعالی نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول کیا ہے۔

(نزول المسیح۔ص ۴۸)

۱۲۔میرا نام مریم اور عیسی رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی ۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵۔ص ۱۸۹)

۱۳: میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۶۸)

ناظرین! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تیسری کشتی ملاحظہ کریں کیسی تصریح سے نبوت کا دعوی کر رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کشتی نمبر۴۔مرزا،تشریعی نبوت کے مدعی

۱۔اگر کہو کہ صاحب الشریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری،تو اول تو یہ دعوی بے دلیل ہے خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کیلئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔مثلاً یہ الہام: قل للمؤمنین یغضوا من ابصار هم و یحفظوا فرو جهم ذ لك ازكى ۔

یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر ۲۳ برس کی مدت بھی گذر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔(قادیانی اربعین نمبر۴۔ص۶۔۷)

نوٹ: جناب مرزا صاحب کی وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی پس مرزا صاحب،اربعین میں (جو ۱۹۰۰ء میں لکھی گئی تھی) صاحب شریعت ہونے کے مدعی تھے۔

۲۔قاضی محمد یوسف احمدی پشاوری لکھتا ہے:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اربعین نمبر صفحہ ۶۰ پر فرماتے ہیں

ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور قرآن ربانی کتابوں کی خاتم ہے تاہم خدا تعالی نے اپنے نفس پر یہ حرام نہیں کیا کہ تجدید کے طور پر کسی اور مامور کے ذریعہ سے یہ احکام صادر کرے کہ جھوٹ نہ بولو جھوٹی گواہی نہ دو،زنا نہ کرو،خون نہ کرو اور ظاہر ہے کہ ایسا بیان کرنا شریعت ہے جو مسیح موعود کا بھی کام ہے۔پھر وہ دلیل تمہاری کیسی گاؤ کورد ہو گئی کہ اگر کوئی شریعت لاوے اور مفتری ہو تو وہ مدعی نبوت ۲۳ برس تک زندہ نہیں رہ سکتا۔

دیکھو حضرت مسیح موعود نے تجدید کے طور پر نزول احکام شریعت کو ممکن مانا ہے پھر اپنی وحی میں ان کو تسلیم کیا ہے اور اس طرح سے اپنے آپ کو صاحب شریعت نبی بھی مانا ہے۔(النبوۃ فی القرآن۔ص۴۷ کا حاشیہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ حضرت احمد علیہ السلام (یعنی مرزا صاحب) انہی معنوں میں صاحب شریعت نبی اور رسول ہیں جن میں جمیع انبیاء بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کے بعد صاحب شریعت نبی ہوئے پس وہ صاحب شریعت نبی ہیں اس کی تشریح وہی ہے جو حضرت احمد علیہ السلام نے اربعین میں کر دی ہے۔

فقط۔ ۱۴ جولائی ۱۹۲۴ء خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی۔

(از پیغام صلح لاہور ۲۶ ذی الحج ۱۳۴۲ھ ص ۳)۔

۴۔ سوغور کر کے دیکھنا چاہیے کہ اگر شریعت سے مراد اوامر و نواہی ہیں بغیر اس کے کہ وہ پہلی شریعت کے ناسخ ہوں تو ان معنوں کی رو سے ہمارے حضرت مسیح موعود بھی صاحب شریعت نبی تھے چنانچہ اربعین میں آپ فرماتے ہیں (اربعین نمبر ۴ ص ۶ والی عبارت درج ہے) الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۱۴ء ص ۴۔

باقی دارد (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ۔ ص ۹۔۱۰)

.....

برما سے ایک اطلاعی خط

مولانا ابو عبد الجبار محمد محی الدین صدیقی خطیب مسجد توحید و ناظم انجمن عامل بالقرآن والحدیث کینٹ کوبن ضلع ٹانگو ملک برما سے لکھتے ہیں:

برادران اسلام ناظرین اہل حدیث السلام علیکم:

ملک برما ایک زرخیز قطعہ ہے اور اس میں ہر قسم کے اقوام و مذاہب کے لوگ پائے جاتے ہیں اور ہر ایک قوم و مذہب والے اپنے اپنے قوم و مذہب کی ترقی اور تبلیغ میں مشغول ہیں۔ حتیٰ کہ قادیانی بہائی وغیرہ تبلیغ میں کوشاں نظر آتے ہیں۔ مگر یہاں کے برادران اہل حدیث خاموشی کی نیند میں پڑے ہوئے ہیں۔

ناظرین چند برسوں سے رنگون اور اس کی اطراف میں قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ثابت کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے دھوکہ بازی سے قادیانی احمدیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ یہ مرض ہمارے گاؤں کینٹ کوبن میں چند ماہ قبل سے وارد ہوا۔ اور اس وقت خاکسار جنگل میں تھا۔ عبدالرحیم احمدی قادیانی کنٹریکٹر ندی کے پل بنانے کو آیا، تو وہ حاجی عبدالجلیل زمین دار موضع مذکور کے مکان میں آتا جاتا رہا۔ ایک روز اتفاقاً خاکسار جنگل سے آیا ہوا تھا ،اس روز وہ بھی آیا، تو اپنی چالاکی سے باتیں کرنے لگا۔ میں نے اس کی چوری چالاکی کی بات کو سمجھ کر امتحاناً اس سے پوچھا کہ

مرزا غلام احمد کے آسمانی نکاح محمدی بیگم کا حال آپ کو کچھ معلوم ہے۔

اس پر وہ غضب ناک ہو کر کہنے لگا کیا مسیح موعود کو برا کہتے ہو۔

میں نے پھر کہا کہ: آپ کے نبی کو حیض آتا تھا۔ وغیرہ۔

اس نے مجھ کو لاحول پڑھنے کو کہا۔

اس کے بعد جو لوگ وہاں تھے پوچھنے لگے مولوی صاحب یہ کیا بات ہے؟ اس وقت میں نے کھڑے ہو کر جو کچھ معلوم تھا ان لوگوں کو سنایا۔

پھر اس شخص قادیانی نے مجھ کو دیوانہ وغیرہ کہنے کے بعد اپنا راستہ لیا۔ اس روز سے لوگوں کو معلوم ہوا یہ قادیانی ہے۔

خیر میں نے جہاں تک ہو سکا اخبار اہل حدیث، رسالہ شہادات مرزا، اور الہامات مرزا وغیرہ پڑھ کر سنائے۔ ہر جمعہ کو مسجد میں توحید کا وعظ بھی سنایا کرتا ہوں

آخر کار اس سے ہم سے بذریعہ حاجی عبدالجلیل خط و کتابت ہوئی وہ لاجواب ہو کر آئینہ کمالات وغیرہ سے انکار کر بیٹھا۔

تب خاکسار نے مناظرہ کے لئے بلایا تو حیلہ بہانہ کر کے کبھی ٹانگو کبھی رنگون جاتا رہتا ہے۔

ایک اور شخص مسمی نور محمد مولوی بن کر آیا وہ بھی سامنے نہیں آتا، اور لوگوں کو حدیث و قرآن کے الٹے ترجمے سنا کر گمراہ کرتا ہے۔ ایک روز بذریعہ حاجی صاحب موصوف خط کے ذریعہ سے ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۲۸ء کو مباحثہ کے لئے بلایا، وہ نہیں آیا۔ آخری فیصلہ ہمراہ مولانا سردار اہل حدیث لوگوں کو سنایا۔ لوگ اصل بات سمجھ گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحیم قادیانی نے دھوکہ سے چندہ وصول کر کے اپنی انجمن کولکھ مارا کہ ہم نے ۱۵ آدمیوں کو قادیانی بنادیا ہے حالانکہ یہاں پر کوئی بھی قادیانی نہیں۔ یہاں لوگ جانتے ہی نہیں کہ قادیانی کیا چیز ہیں ۔ یہاں اللہ کے فضل سے کوئی بھی قادیانی نہیں ہوا۔ ہاں ایک فائدہ یہ ہوا کہ مقلدلوگ اہل حدیث کواور مولانا شیر پنجاب (ثناءاللہ امرتسری) کوسراہنے لگےاور دعائیں دینے کوتیار ہوگئے اور خاکسار کوبھی عزت سے دیکھنے لگے اور طریقہ سلف صالحین سمجھنے لگے۔جس طرح رنگون وغیرہ میں قبرستان وغیرہ قادیانیوں کے واسطے بند کردیا اسی طرح یہاں بھی ہوگا انشاءاللہ۔باقی آئندہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴دسمبر ۱۹۲۸ء مطابق یکم رجب ۱۳۴۷ھ جلد ۲ نمبر ۷ ص ۳۔۴)

.....

مرزا صاحب کا پاؤں چار کشتیوں میں

(گذشتہ پرچہ اہل حدیث میں درج ہوا ہے کہ جناب مرزا لام احمد صاحب قادیانی ایک، دو، تین کشتیوں پر نہیں، بلکہ چار کشتیوں پر سوار تھے، یعنی چار مختلف قسم کے ان کے دعاوی تھے۔ان میں سے چوتھی کشتی مضمون تھا، تشریعی نبوت، یعنی با شرع نبی۔اس قسم کی نبوت کا ادعا امت مرزائیہ بھی کفر کہتی ہے۔قابل مضمون نگار نے اس دعوی کے متعلق کئی ایک حوالے نقل کئے ہیں جن میں سے چار پرچہ اہل حدیث مورخہ ۷ دسمبر میں درج ہو چکے آج اس سے آگے پڑھیئے۔مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر)

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

۵۔ہاں یہ سچ ہے کہ آپ کوئی نئی ہدایت یا نئی شریعت نہ لائے تھے لیکن مطلق ہدایت اور شریعت کا اگر سوال ہو تو آپ یقیناً ہدایت بھی لائے اور شریعت بھی لائے شریعت کے متعلق اگر سوال ہو تو دیکھو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں (یہاں اربعین جلد ۴ صفحہ ۶ والی عبارت درج ہے جو اہل حدیث ۷ دسمبر کے ص ۱۱ کالم ۲ میں درج ہو چکی)

(اخبار الفضل ۲۷۔اپریل و ۴ مئی ۱۹۱۶ء ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔مولوی سعدی احمدی لاہوری کتاب اربعین کی مندرجہ بالا عبارت درج کرنے کے بعد لکھتا ہے:

اس حوالہ میں مسیح موعود نے اپنے آپ کو صاحب شریعت نبی کر کے پیش کیا ہے لیکن آپ نے صاحب شریعت جدید نبی ہونے سے انکار کیا ہے اور مانا ہے کہ قرآن کے بعد قیامت تک کوئی نئی شریعت نازل نہیں ہوگی۔(دیکھو چشمہ معرفت۔ص۷۲)۔(رسالہ تشحیذ الاذہان جلد۱۰نمبر۲ص۲۳و۵۵)

۷۔جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

پس یاد رکھو کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے اوپر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔

(اربعین نمبر۳۔ص۳۴ کا حاشیہ)

نوٹ: مرزا صاحب کی اس وحی میں نیا امر اور نہی ہے یعنی مخالفوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو بلکہ مرید مرزا کے پیچھے پڑھو۔پس مرزا قادیانی،صاحب الشریعت نبی ہونے کے مدعی بھی تھے۔

۸۔الف:جناب مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اس بات کو قریباً نو برس کا عرصہ گذر گیا کہ جب میں دہلی گیا تھا اور میاں نذیر حسین غیر مقلد کو دعوت دین اسلام کی گئی تھی۔(اربعین نمبر۴ص۱۳ کا حاشیہ)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے مخالف ومنکر کو دین اسلام سے خارج یعنی کافر سمجھتے تھے۔

ب: اگر میاں شمس الدین کہیں کہ پھر ان کے مناسب حال کون سی آیت ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ آیت مناسب حال ہے کہ

ما دعاء الکا فرین ا لافی ضلال (دافع البلاء۔ص۱۱)

دیکھئے مرزا صاحب قادیانی اپنے منکر ومخالف کو کافر سمجھتے ہیں۔

ج: حقیقۃ الوحی کے صفحہ۱۶۳،۱۷۶پر بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے منکر ومخالف کو کافر قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

د۔تریاق القلوب کے صفحہ ۱۳۰ کے حاشیہ پر ہے:

اپنے دعوی کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالی کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔

ان سب تحریروں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی، صاحب شریعت نبی ہونے کے مدعی تھے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کے دعاوی میں سخت اختلاف ہے کہیں دعوی رسالت ہے کہیں رسالت ونبوت سے انکار ہے۔کہیں تشریعی نبوت سے انکار ہے اور کہیں صاحبِ شریعت نبی ہونے پر اصرار ہے حالانکہ خود مرزا صاحب نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ:

کسی عقل منداور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔(ست بچن۔ص ۳۰)

ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق ۔ (ست بچن۔ص ۳۱)

اسی طرح ایک احمدی عالم لکھتا ہے:

یہ تمام اہل اسلام اور قانون دان دنیا پر روشن ہے کہ مدعی جس کے دعوی میں اضطراب اور تناقض ہو وہ عدالت شرعی اور قانونی میں کبھی بھی قابل سماعت وقبولیت نہیں ہوسکتا۔

(پیغام صلح لاہور ۳۔اکتوبر ۱۹۲۰ء ص ۴)

جناب مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا ہے کہ مجھے مراق ہے۔(اخبار بدر قادیان ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵)

اس مرض میں مریض کو اپنے جذبات وخیالات پر قابو نہیں رہتا۔

(ریویو آف ریلی جنز۔جلد ۲۵ نمبر ۸ ص ۶)

پس ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعووں میں سچے نہ تھے۔صدق اللہ

لو کا ن من عند غیر الله لو جدوا فیه اختلا فا کثیراً۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ دسمبر ۱۹۲۸ء مطابق یکم رجب ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۷ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کا علم کلام

(آریوں اور عیسائیوں سے مرزائی مناظر بحث نہیں کر سکتے)

مولوی ادریس خان بدایونی کے امرتسر آنے پر جو آریوں سے مباحثات کی تحریک ہوئی جس کا ذکر گزشتہ پرچہ اہل حدیث میں ہوا تھا اس پر احمدی (مرزائی) بھی اس میں حصہ لینے کو امرتسر میں آئے۔ چنانچہ ۱۵ دسمبر کو بوقت شب مولوی شب عصمت اللہ کا بمعیت مولوی عبدالحق احمدی مباحثہ پنڈت دھرم بھکشو آریہ سے ہوا۔ یہ وہ وقت تھا کہ ہم دینا نگر میں تھے۔ ۱۶ نومبر کو عام شہادتوں سے جو سنا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مضمون مباحثہ تھا ویدا ور قرآن۔ احمدی مناظر نے وید میں تحریف ہونے کا دعوی کیا۔ اس کے ثبوت میں سام وید کے مختلف نسخے دکھائے جن میں منتروں میں کمی بیشی تھی۔ آریہ مناظر نے اس کا جواب دیتے ہوئے یہ بھی کہا کہ تم احمدی لوگ وید پر اعتراض نہیں کر سکتے کیونکہ تمہارے پیرومرشد مرزا صاحب نے ویدوں کو الہامی مانا ہوا ہے۔ اس دعوی کے ثبوت میں کتاب پیغام صلح کا حوالہ دیا۔ احمدی مناظر نے کہا کہ مرزا صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ وید میں ودیا (علم معرفت) نہیں ہے۔

آج کے اس مضمون میں ہم اس امر پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے ویدوں کے متعلق کیا رائے دی ہے اور کیا عقیدہ ظاہر فرمایا ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کا انتقال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوا۔ بعد انتقال ان کے کاغذات میں کچھ مسودہ ملا جس کو کتاب پیغام صلح کی صورت میں بحکم خلیفہ نورالدین خواجہ کمال الدین نے مرتب کر کے ۲۱ جون ۱۹۰۸ء کو شائع کیا۔ اس کتاب پیغام صلح میں مندرجہ ذیل مرزا صاحب کے اعترافات ہمیں ملتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

۱۔ ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں۔

(پیغام صلح۔ص ۲۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ویدانسان کا افتراء نہیں۔(پیغام صلح۔ص۲۳)

۳۔ہم باوجود ان تمام مشکلات کے خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور جو کچھ اس کی تعلیم میں غلطیاں ہیں وہ وید کے بھاشکاروں (مترجموں اور شارحوں) کی غلطیاں سمجھتے ہیں۔
(پیغام صلح۔ص ۲۵)۔

یہ حوالہ جات تو تسلیم وید کے متعلق ہیں۔ان کے علاوہ کمال تو یہ کیا کہ کرشن جی کو نبی بلکہ خدا کا اوتار بھی مان لیا۔چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

۴۔اس میں شک نہیں کہ سری کرشن اپنے وقت کا نبی اور اوتار تھا اور خدا اس سے ہمکلام ہوتا تھا۔
(پیغام صلح۔ص۱۱)

ناظرین ان کھلے اعترافات کے ہوتے ہوئے کسی احمدی (مرزائی) کو حق پہنچتا ہے کہ وہ آریوں ہندوؤں کے ساتھ وید کی حقیقت یا حقیت پر بحث کرے؟

واضح رہے کہ یہ کتاب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی آخری تحریر ہے اس کے خلاف اگر کوئی تحریر ہوگی تو وہ اس آخری تحریر سے منسوخ یا مرجوح سمجھی جائے گی اس کے بعد کی ہو نہیں سکتی کیونکہ یہ کتاب بعد انتقال چھپی ہے۔

نتیجہ: مرزا صاحب نے کرشن جی کو نبی اور اوتار مان لیا۔اوتار اس کو کہتے ہیں جس میں خدا نے نزول جلال خاص کیا ہو۔اس کی زبان پر خدا بولتا ہو۔یہی اعتقاد عیسائیوں کا حضرت عیسی بن مریم کے حق میں ہے اس لئے کرشن جی اوتار مان کر مرزا صاحب نے مسیح کی اوتاریت یا بالفاظ دیگر الوہیت کا راستہ صاف کر دیا۔

احمدی دوستو! ایمان سے سچ سچ بتاؤ یہی وہ علم کلام ہے جس کی بنیاد بڑی مضبوط چٹان پر پنجابی مسیح موعود نے رکھی تھی جس پر تم فخر کیا کرتے ہو کہ ہمارے مسیح نے تمام کافروں کے منہ بند کر دیئے قلم توڑ دیئے۔ واقعی آپ سے کسی مسلمان مناظر بلکہ امام الکلام کو یہ جرأت نہ ہوئی تھی کہ وہ کسی مخلوق خدا کو خدا کا اوتار مانے یہ خصوصیت صرف مرزا صاحب قادیانی کو حاصل ہے۔سچ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

بس اب تم لوگ ناحق دردسری نہ کیا کرو۔ آریوں اور عیسائیوں سے مباحثہ چھوڑ دو۔ ناحق ایک ایسی کتاب پر جدال وقتال کرتے ہو جسے بحکم اپنے مسیح موعود کے تم خود بھی مانتے ہو چنانچہ خواجہ کمال الدین لاہوری مرتب کتاب پیغام صلح، دیباچے میں لکھتے ہیں :

احمدی مسلمان تو ہر وقت اپنے مرشد و مولا کی اس آخری وصیت کو اپنے لئے ایک واجب التعمیل فرمان سمجھتے ہیں۔ (دیباچہ۔ص۲)

اللہ اکبر! یہ ہیں وہ مسیح موعود جو دنیا میں شرک و کفر کو مٹا کر توحید اسلامی پھیلانے آئے تھے جو تلوار سے نہیں بلکہ دلیل اور حجت سے اسلام کو کفر پر غالب کرنے کے مدعی تھے۔ انہی کو ہم دیکھتے ہیں کہ عقاید غیر اسلامیہ کو کھلے لفظوں میں تسلیم کرتے ہیں اس پر بھی دعوی ہے کہ ہم اسلام پر قربان ہیں۔ آہ!

کئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر
خدا ناخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

اس اعتقاد پر یہ دعوی کیسا زیبا ہے کہ :

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے مسئلہ توحید ایسے رنگ میں اور اس وضاحت سے بیان کیا ہے کہ دوسری امتوں کے انبیاء نے اس طرح بیان نہیں کیا (خطبہ میاں محمود احمد۔ در الفضل ۲۵ فروری ۱۹۲۶ء)

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: ایک معنی سے تو ہم بھی اس دعوی کی تصدیق کرتے ہیں کہ واقعی اس قسم کی توحید کسی نے بیان نہیں کی کہ مخلوق خدا کو خدا کا اوتار مانا ہو بلکہ ایسا ماننے والوں کو کافر کہا ہے۔ غور سے پڑھئے۔

لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم
(جو لوگ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ ہی ہے وہ کافر ہیں)

مقطع کلام یہ ہے کہ احمدیوں کو عیسائیوں اور ہندو آریوں سے الوہیت مسیح اور صداقت وید پر بحث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا کوئی حق نہیں۔ ہاں یہ حق ہے کہ آریوں سے یوں کہیں کہ ویدوں میں نیوگ کی تعلیم نہیں۔ یہ نہ کہیں کہ ویدوں میں چونکہ نیوگ کی تعلیم ہے اس لئے وید کلام الٰہی نہیں چنانچہ مرزا صاحب قادیانی خود فرماتے ہیں:

ایسا ہی جو نیوگ کی تعلیم وید کی طرف منسوب کی جاتی ہے یہ بھی وہ امر ہے جو انسانی غیرت اور شرافت اس کو قبول نہیں کرتی لیکن جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے ہم قبول نہیں کر سکتے کہ درحقیقت یہ وید ہی کی تعلیم ہے (اس ہی کے لفظ کو ہم نہیں سمجھ سکتے ۔ثناءاللہ امرتسری) بلکہ ہماری نیک نیتی بڑے زور سے ہمیں اس بات کی طرف مائل کرتی ہے کہ ایسی تعلیمیں کسی نفسانی غرض سے بعد میں وید کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ (کتاب پیغام صلح۔ص۲۴)

بس اب احمدیوں کی حیثیت نیوگ کے بارے میں بالکل وہی ہوئی جو ہندوؤں کی آریوں کے سامنے ہے۔ اور بت پرستی کے متعلق احمدیوں کی حیثیت وہ ہوگی جو آریوں کی سناتن ہندوؤں کے سامنے ہے۔ یعنی ہندوؤں آریوں اور احمدیوں کا مباحثہ کسی ویدک مضمون پر فروعی ہوگا اصولی نہ ہوگا

احمدی دوستو! مصاحبت اور یگانگت تم کو مبارک ہو

میرے پہلو سے گیا پالا ستم گر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

مباحثہ آریہ میں احمدی مناظر کے سامنے آریہ نے کہا کہ تم لوگ وید میں تحریف کہتے ہو قرآن میں بھی ایسی تحریف ہوئی ہے۔ مثال کے طور اس نے یہ آیت و ما او تیتم من العلم ا لا قلیلا پیش کی، اور کہا اس آیت کی بابت صحیح بخاری میں بجائے او تیتم کے او توا آیا ہے۔

اس کے جواب میں مولوی عصمت اللہ احمدی مناظر نے کہا اگر یہ بخاری میں دکھا دو، تو میں پانچ سو روپیہ انعام دوں گا اور اسلام چھوڑ دونگا۔

چنانچہ بخاری منگائی گئی اور آریہ مناظر نے یہ روایت دکھا دی۔ اس موقع پر غیر مسلموں نے تالی بجائی اور مجلس میں شور بپا ہو گیا اور لوگوں کے کھڑے ہو جانے سے نقض امن کا خطرہ ہوا۔ اسی پر جلسہ برخاست ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ یہ روایت صحیح بخاری میں بروایت اعمش تابعی کتاب العلم میں ہے اور اس کا جواب بھی آسان ہے کہ جن لوگوں نے ما او توا پڑھا تھا وہ اپنے فہم سے پڑھا تھا کیونکہ سیاق آیت میں یسئلو نك غائب کا صیغہ ہے اس لئے انہوں نے دوسرا صیغہ بھی غائب سمجھا۔ لیکن آنحضرت ﷺ کے دہان مبارک سے او تیتم نکلا تھا اس لئے وہی قرآن میں لکھا گیا اور وہی حافظوں کے سینوں میں محفوظ ہوا۔ اس قسم کی قرأت شاذہ قرآن نہیں ہوتیں اس لئے کہ قرآن کی تعریف میں داخل ہے ما نقل بین الدفتین بالتوا تر (جو متواتر روایت سے پہنچا ہو) مگر احمدی مناظر کی اس بے خبری اور جلد بازی سے شہر میں الٹا اثر ہوا جس کا ہمیں بھی افسوس ہے۔

مختصر یہ ہے کہ اس مباحثہ میں جو انکشاف ہوا اس سے معلوم ہوا کہ احمدی جماعت کا حق نہیں کہ وہ آریوں سے صداقت وید پر بحث کرے بلکہ وہ آریوں کو مخاطب کر کے کہے

کون کہتا ہے کہ تم ہم میں جدائی ہو گی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء ۔ مطابق ۱۵ رجب ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۹ ص ۱۔۳)

.....

خلیفہ قادیان اور قادیانی خرِ دجال کو لینے آئے

(ایک مطبوعہ اشتہار از انجمن اہل حدیث امرتسر)

مرزا صاحب قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا تو ریل کو خرِ دجال اور اس کے جاری کرنے والوں کو دجال قرار دیا۔ (ازالہ اوہام)

آج تک تو یہ خر دجال یعنی (ریل) دجال کا گدھا قادیان میں نہ گیا۔ اب گورنمنٹ نے امرتسر سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بوٹاری تک جاری کرنے کا حکم دیا جس کا ایک ٹکڑا قادیان تک ۱۹ دسمبر ۱۹۲۸ء کو جاری ہوگا۔ اس لئے خلیفہ صاحب قادیان اور قادیانی اس خرد جال کا استقبال کرنے کو امرتسر اسٹیشن پر آئے ہیں۔

ہم پبلک کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ خلیفہ قادیان کا استقبال کریں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ وہ خرِ دجال پر بیٹھ کر اپنے گھر قادیان تک کس طرح جاتے ہیں۔

المشتہر :ناظم انجمن اہل حدیث امرتسر

۱۹۔ دسمبر کو ٹھیک ۳ بج کر ۴۰ منٹ پر خرِ دجال قادیان کو گیا جسکو قادیانیوں نے پھولوں کے ہاروں سے خوب سجایا ہوا تھا، اور خلیفہ قادیان اور مریدان باصفا اس پر سوار تھے۔ بڑی نمائش اور شان سے جا رہے تھے اور دیکھنے والے بزبان حال کہہ رہے تھے:

مراد جال لیکن ہے ابھی اس کا گدھا باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۱۵ رجب ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۹ ص ۳)

.....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکاح مرزا

پہلے مجھے دیکھئے

مرزا غلام احمد قادیانی نے مہدویت مسیحیت بلکہ نبوت کے دعوے کئے جس پر علماء اسلام سے ان کی بحثیں ہوتی رہیں ان سب بحثوں کو جن میں قال اقول کی گردانیں ہوتی تھیں مرزا قادیانی نے قطع مسافت کرنے اور ختم کرنے کو یوں فرمایا کہ مجھے میری روحانیات سے جانچو۔یعنی میں جو کسی غیبی امر کی نسبت پیشگوئی کروں اسکو دیکھو ۔اگر وہ سچی ہے تو میں سچا ہوں جھوٹی ہے تو میں جھوتا ہوں چنانچہ لکھتے ہیں:

بعض عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں جیسا کہ منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیش گوئی جس کی میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء سے ۱۵ مہینہ دن تک اور پنڈت لیکھرام پشاوری کی نسبت پیش گوئی جس کی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی موت کی نسبت پیش گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئے ہیں یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں کیونکہ احیاء اور اماتت دونوں خدا تعالی کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالی اس کی خاطر کسی اس کے دشمن کو اس کی دعا سے ہلاک نہیں کر سکتا خصوصا ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہراوے۔

سو پیشین گوئیاں کوئی معمولی بات نہیں۔کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہوں۔سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیشین گوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے۔ یہ تینوں پیشین گوئیاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان اور پنجاب کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے۔ اور ان میں سے وہ پیش گوئی جو مسلمانوں کی قوم سے تعلق رکھتی ہے، بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

۱۔ کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔

۲۔ اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔

۳۔ اور پھر یہ کہ احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔

۴۔ اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے کے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

۵۔ اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔

۶۔ اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے۔

اور ظاہر ہے کہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔،

(شہادۃ القرآن۔ص۷۹۔۸۰ قادیانی خزائن ج۶ص ۳۷۵.۳۷۶)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے بڑی صفائی سے دو باتوں کا اظہار کیا ہے ایک یہ کہ میری یہ تین پیش گوئیاں قابل غور ہیں۔ دوم یہ کہ ان میں سے مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد کی موت اور اس کی لڑکی کے نکاح والی پیش گوئی مسلمانوں سے خاص تعلق رکھتی ہے ہم نے ان تینوں پیش گوئیوں بلکہ عموماً ان کی ساری پیش گوئیوں کی پڑتال رسالہ الہامات مرزا میں کی ہوئی ہے مگر بغرض اختصار خاص اس پیش گوئی کو جو (بقول مرزا) مسلمانوں سے خاص تعلق رکھتی ہے الگ رسالہ کی صورت میں شائع کرنا مفید سمجھا اس لئے یہ چھوٹا سا رسالہ ناظرین کی خدمت میں پیش ہوتا ہے امید ہے با انصاف ناظرین اسے بغور دیکھیں گے

ابوالوفا ثناء اللہ کفاہ اللہ ملقب فاتح قادیان امرتسر ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ اگست ۱۹۲۱ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الہامی پیش گوئی

بابت نکاح دختر مرزا احمد بیگ

سب سے پہلے بطور اشتہار جو مرزا قادیانی نے اس نکاح کے متعلق اعلان کیا تھا وہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کا اشتہار ہے جس کے ضروری فقرے درج ذیل ہیں:

اس خدائے قادر وحکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کیلئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جاوے گا (کیا ہی عجیب موقع تھا بیل کنویں میں خصی نہ کریں گے تو کہاں کریں گے۔ ثناءاللہ) اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہے لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہیت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا اور بے دینوں کو مسلمان بناوے گا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلا دے گا چنانچہ عربی الہام اس بارہ میں یہ ہے

كذ وا بآ ياتنا و كا نوا بها يستهز ؤن فسيكفيكهم الله و ير د ها اليك لاتبديل لكلما ت الله ان ر بك فعا ل لما ير يد انت معنى و انا معك عسى ان يبعثك ربك مقا ما محمو دا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ) یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے سو خدا تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس کی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہ ہو جاتا ہے تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی)

یعنی گو اول میں احمق اور نادان لوگ بدباطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں لیکن آخر کار خدا تعالیٰ کی مدد دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف تعریف ہوگی۔ خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۔ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء

(مجموعہ قادیانی اشتہارات۔ ج۲ ص۱۵۷۔۱۵۸)

اس اشتہار کی عبارت اپنا مدعا بتانے میں صاف اور واضح ہے جس کی تفصیل خود مرزا غلام احمد قادیانی اپنے رسالہ شہادۃ القرآن میں کر چکے ہیں جس کی عبارت ہم دیباچہ میں نقل کر آئے ہیں۔

اس اشتہار سے دو امر ثابت ہیں ایک داماد مرزا احمد بیگ کا روز نکاح سے اڑھائی سال کے اندر اندر مرجانا ۔ دوم مسمات (محمدی بیگم) کا مرزا قادیانی سے نکاح ہونا چنانچہ اس مضمون کو مرزا قادیانی نے ایک اور مقام پر خود ہی لکھا ہے

فدعوت ربی بالتضرع و الا بتهال و مددت اليه ايدى السوال فالهمنى ربى و قال سأريهم آياته من انفسهم و اخبرنى و قال اننى ساجعل بنتا من بناتهم آية لهم فسماها و قال انها سيجعل ثيبة و يموت بعلها و ابوها الى ثلث سنة من يوم النكاح ثم نرد ها اليك بعد موتهما و لا يكون احدهما من العاصمين (کرامات الصادقین۔ ص۱۰۔ خزائن ج۷ ص۱۶۲)

ترجمہ: میں (مرزا) نے بڑی عاجزی سے خدا سے دعا کی تو اس نے مجھے الہام کیا کہ میں ان (تیرے خاندان کے) لوگوں کو ان میں سے ایک نشانی دکھاؤں گا خدا تعالیٰ نے ایک لڑکی (محمدی) کا نام لے کر فرمایا کہ وہ بیوہ کی جائے گی اس کا خاوند اور باپ یوم نکاح سے تین سال تک فوت ہو جائینگے پھر ہم اس لڑکی کو تیری طرف لائیں گے اور کوئی اس کو روک نہ سکے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ عبارت بھی اپنا مدعا بتانے میں صاف ہے کہ یوم نکاح سے تین سال کے عرصہ کے اندر اندر مرزا احمد بیگ اور اس کا داماد مر جائیں گے اور مسمات منکوحہ اس کے بعد مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے گی۔

شہادۃ القرآن کی منقولہ بالا عبارت بتا رہی ہے کہ مرزا سلطان محمد داماد احمد بیگ کی مدت حیات اگست ۱۸۹۴ء تک ختم تھی اس کے بعد اس کو دنیا میں رہنے کی اجازت نہ تھی حالانکہ وہ آج (جولائی ۱۹۲۱ء) تک بھی زندہ ہے اور اس مدت میں وہ فرانس کی جاں گداز جنگ میں بھی گیا مگر قادیانی کی دعا سے گولی کھا کر بھی زندہ بچ گیا۔ سچ ہے

مانگا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ

مرزا قادیانی کا اپنے چچازاد بھائیوں سے ایک دیوار کے متعلق مقدمہ تھا جس میں انہوں نے مرزا قادیانی پر چند سوال کئے جن کے جواب میں مرزا قادیانی نے عدالت ہی میں حلفیہ بیان دیا۔ فرماتے ہیں:

احمد بیگ کی دختر کی نسبت جو پیش گوئی ہے وہ اشتہار میں درج ہے اور ایک مشہور امر ہے۔ مرزا امام الدین کی ہمشیرہ زادی ہے۔ جو خط بنام مرزا احمد بیگ کلمہ فضل رحمانی میں ہے وہ میرا ہے اور سچ ہے وہ عورت میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہوگا جیسا کہ پیش گوئی میں درج ہے وہ سلطان محمد سے بیاہی گئی جیسا کہ پیش گوئی میں تھا میں سچ کہتا ہوں کہ اسی عدالت میں جہاں ان باتوں پر جو میری طرف سے نہیں ہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہیں ہنسی کی گئی ہے ایک وقت آتا ہے کہ عجیب اثر پڑے گا اور سب کے ندامت سے سر نیچے ہوں گے۔ پیش گوئی کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے اور یہی پیش گوئی تھی کہ وہ دوسرے کے ساتھ بیاہی جاوے گی اس لڑکی کے باپ کے مرنے اور خاوند کے مرنے کی پیش گوئی شرطی تھی اور شرط توبہ اور رجوع الی اللہ کی تھی۔ لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی اس لئے وہ بیاہ کے چند مہینوں کے اندر مر گیا اور پیش گوئی کی دوسری جزء پوری ہوگئی۔ اس کا خوف اس کے خاندان پر پڑا اور خصوصا شوہر پر پڑا جو پیش گوئی کا ایک جزء تھا۔ انہوں نے توبہ کی۔ (مرزا قادیانی ایہ فقرہ کیسا غلط دھوکہ ہے۔ توبہ تو کی رشتہ داروں نے اور مہلت دی گئی سلطان محمد کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثناءاللہ) چنانچہ اسکے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خط بھی آئے۔اس لئے خدا تعالی نے اس کو مہلت دی۔عورت اب تک زندہ ہے۔میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آئے گی۔امید کیسی، یقین کامل ہے۔یہ خدا کی باتیں ہیں ٹلتی نہیں ہو کر رہیں گی۔

(اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۰۔اگست ۱۹۰۱ء کتاب منظور الہی۔ص ۲۴۵)

یہ حوالہ بھی اپنا مدعا بتانے کو کافی ہے کہ نکاح ضرور ہوگا اسی کی تائید میں مرزا غلام احمد قادیانی ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

خدا تعالی نے پیش گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالی ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا، باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔

(ازالہ اوہام۔ص ۳۹۶۔قادیانی خزائن ج ۳ ص ۳۰۵)

یہ عبارت بھی اپنا مطلب بتانے میں کسی شرح یا حاشیہ کی محتاج نہیں تاہم اس کی تشریح مرزا قادیانی خود فرماتے ہیں۔

جب مسماۃ مذکورہ کی شادی ہوگئی اور معترضین نے اعتراض کئے، تو آپ نے جواب دیا:

وحی الٰہی میں یہ نہیں تھا کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائے گی بلکہ یہ تھا کہ ضرور ہے کہ اول دوسری جگہ بیاہی جائے۔سو یہ ایک پیش گوئی کا حصہ تھا کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہوا۔الہام الٰہی کے یہ لفظ ہیں فسیکفیکھم اللہ یر د ھا الیك

یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کرے گا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائے گی خدا پھر اس کو تیری طرف لائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاننا چاہیے کہ ردّ کے معنی عربی زبان میں یہ ہیں کہ ایک چیز ایک جگہ ہے اور وہاں سے چلی جائے اور پھر واپس لائے جائے۔ پس چونکہ محمدی ہمارے اقارب میں سے بلکہ قریب خاندان میں سے تھی یعنی میری چچازاد ہمشیرہ کی لڑکی تھی اور دوسری طرف قریب رشتہ میں ماموں زاد بھائی کی لڑکی تھی یعنی احمد بیگ کی پس اس صورت میں رد کے معنی اس پر مطابق آئے کہ پہلے وہ ہمارے پاس تھی اور پھر وہ چلی گئی اور قصبہ پٹی میں بیاہی گئی اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئے گی سو ایسا ہی ہوگا۔ (الحکم قادیان ۳۰ جون ۱۹۰۵ء۔ ص ۲ کالم ۲)

یہ عبارت سب حوالہ جات کی شرح بلکہ شرح الشرح ہے اس عبارت میں مرزا غلام احمد قادیانی کے عزم واستقلال کا کمال ثبوت ملتا ہے کہ باوجودیکہ منکوحہ دوسری جگہ بیاہی گئی تھی تاہم مرزا قادیانی امید لگائے بیٹھے ہیں۔ کیا سچ ہے

سنبھلنے دے ذرہ اے نا امیدی کیا قیامت ہے
کہ دامان خیال یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے

ناظرین! کیا ان عبارات کو دیکھ کر اس نکاح کے یقینی ہونے میں کسی قسم کا شبہ رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ تاہم مرزا قادیانی نے اس نکاح کو رجسٹری بھی کرایا اور رجسٹری بھی کسی انگریزی محکمہ میں نہیں بلکہ محکمہ محمدیہ میں اس کی تصدیق کرائی تاکہ کسی مسلمان کو اس کی بابت چون وچرا کرنے کی گنجائش نہ رہے پس رجسٹری کی عبارت سنئے:

اس پیش گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے ہی ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔
اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان کے ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے گویا اس جگہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳ حاشیہ۔ قادیانی خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۳۳۷)

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ مرزا قادیانی کا یہ آسمانی نکاح مدینہ طیبہ کی عدالت عالیہ میں رجسٹری ہو چکا ہے اس لئے ممکن نہیں کہ ظہور پذیر نہ ہو۔ بہت خوب مگر کیا ہوا؟ اس کا جواب بڑا دلفگار ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

اب ہم بتاتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے ان الہامی دھمکیوں پر کفایت نہیں کی تھی بلکہ اس کیلئے بہت سی دنیاوی کوششیں بھی کی تھیں مسمات مذکورہ کے والد اس کے رشتہ داروں، تعلق داروں کو خطوط لکھے۔ طمع اور دھمکیاں دیں۔ غرض جو کچھ بھی ایسی مشکل میں مبتلا انسان کیا کرتا ہے مرزا قادیانی نے بھی کیا۔ چنانچہ آپ کی کوشش کے چند خطوط ہم بھی نقل کرتے ہیں

پہلا خط:

مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا اور میں آپ کو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں۔ لیکن اب جو آپ کو ایک خبر سناتا ہوں آپ کو اس سے بہت رنج پہنچے گا مگر میں محض للہ ان لوگوں سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہوں جو مجھے ناچیز بتاتے ہیں اور دین کی پرواہ نہیں رکھتے۔

آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر میری عداوت ہو رہی ہے۔ اب میں نے سنا ہے کہ عید کے دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور آپ کے گھر کے لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں۔ بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ عیسائیوں کو ہنسانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہتے ہیں۔ ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اللہ و رسول کے دین کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے۔ اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اس کو خوار کیا جائے، ذلیل کیا جائے، روسیاہ کیا جائے۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں۔ اب مجھ کو بچالینا اللہ تعالی کا کام ہے اگر میں اس کا ہونگا تو مجھے ضرور بچائے گا۔

اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھتا۔ کیا میں چوہڑا، یا چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی۔ بلکہ وہ تو اب تک ہاں سے ہاں ملاتے رہے، اور اپنے بھائی کے لئے مجھے چھوڑ دیا۔ اور اب اس لڑکی کے نکاح کے لئے سب ایک ہو گئے۔

یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض، کہیں جائے مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا اور ان کی لڑکی کے لئے چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو اور وہ میری وارث ہو، وہی میرے خون کے پیاسے، وہی میری عزت کے پیاسے ہیں اور چاہتے ہیں کہ خوار ہو اور اس کا روسیاہ ہو۔ خدا بے نیاز ہے جس کو چاہے سیاہ کرے مگر اب وہ مجھے آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں نے خط لکھے کہ پورانہ (پرانا) رشتہ مت توڑو۔ خدا تعالی سے خوف کرو، کسی نے جواب نہ دیا۔ بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی نے جوش میں آ کر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے صرف عزت بی بی نام کیلئے فضل احمد کے گھر میں ہے۔ بے شک وہ طلاق دے دیوے، ہم راضی ہیں۔ اور ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے۔ ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہیں کرینگے۔ یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں۔ پھر میں نے رجسٹری کرا کر آپکی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا۔ مگر کوئی جواب نہ آیا اور بار بار کہا کہ اس سے کیا ہمارا رشتہ باقی رہ گیا ہے۔ جو چاہے کرے۔ ہم اس کے لئے اپنے خویشوں سے اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہو سکتے۔ مرتا مرتا رہ گیا ابھی مرا بھی ہوتا۔ یہ باتیں آپ کی بیوی صاحب کی مجھے پہونچی ہیں۔ بے شک میں ناچیز ہوں، ذلیل ہوں اور خوار ہوں مگر خدا تعالی کے ہاتھ میں میری عزت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اب جب میں ایسا ذلیل ہوں تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے۔ لہذا میں نے ان کی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ اگر آپ اس ارادہ سے باز نہ آویں اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ دیں پھر جیسا کہ آپ کی خود منشا ہے میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا۔ بلکہ ایک طرف جب (محمدی) کا کسی شخص سے نکاح ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دے گا۔ اگر نہیں دے گا تو میں اس کو عاق اور لاوارث کرونگا۔ اور اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کروگے اور یہ ارادہ اس کا بند کرادو گے تو میں بدل و جان حاضر ہوں۔ اور فضل احمد کو جو، اب میرے قبضہ میں ہے، ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کے لئے کوشش کرونگا اور میرا مال ان کا مال ہوگا۔ لہذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ آپ اس وقت کو سنبھال لیں اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ باز آجائیں اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کریں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیوے۔ ورنہ مجھے خدا کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے یہ تمام رشتہ ناطے توڑ دونگا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اسی حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھے گا۔ اور جب آپ کی بیوی کی خوشی ثابت ہو۔ ورنہ جہاں میں رخصت ہوا، ایسا ہی سب ناطے رشتے بھی ٹوٹ گئے۔

یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہیں۔ **واللہ اعلم**۔ راقم خاکسار غلام احمد از لودہیانہ اقبال گنج۔ ۴ مئی ۱۸۹۱ء

دوسرا خط:

مرزا صاحب بنام والدہ عزت بی بی

...والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک (محمدی) مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے سارے رشتہ ناطے توڑ دونگا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا اسلئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ۔ اور جس طرح تم سمجھا سکتے ہو اس کو سمجھا دو۔ اور اگر ایسا نہیں ہوگا تو آج میں نے مولوی نور دین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عزت بی بی کے لئے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے۔ اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے تو اسکو عاق کیا جائے اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جائے۔ اور ایک پیسہ وراثت کا اس کو نہ ملے سو میں امید رکھتا ہوں کہ شرطی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا آ جائیگا جس کا یہ مضمون ہوگا کہ اگر مرزا احمد بیگ، محمدی کے غیر کے ساتھ نکاح کرنے سے باز نہ آوے تو پھر اسی روز سے جو محمدی کا کسی اور سے نکاح ہو جائے عزت بی بی کو تین طلاق ہیں۔

سو اس طرح پر لکھنے سے اس طرف تو محمدی کا کسی دوسرے سے نکاح ہوگا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی۔ سو یہ شرطی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں۔ اور اگر فضل احمد نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کر دونگا۔ اور پھر وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا۔ اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھا لو تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔

مجھے افسوس ہے کہ میں نے عزت بی بی کی بہتری کے لئے ہر طرح سے کوشش کرنا چاہا تھا اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے۔ یاد رہے کہ میں نے کوئی کچی بات نہیں لکھی۔ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں ایسا ہی کرونگا۔ اور خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ جس دن نکاح ہوگا اس دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہیں رہے گا۔

راقم مرزا غلام احمد از لودیانہ ۴ مئی ۱۸۹۱ء

تیسرا خط

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی بہو سے لکھوا کر بھیجا جو یہ ہے

عزت بی بی بطرف والدہ

اس وقت میری بربادی اور تباہی کی طرف خیال کرو۔ مرزا صاحب کسی طرح مجھ سے فرق نہیں کرتے۔ اگر تم اپنے بھائی، میرے ماموں کو، سمجھا ؤ تو سمجھا سکتی ہو۔ اگر نہیں تو پھر طلاق ہوگی اور ہزار طرح کی رسوائی ہوگی۔ اگر منظور نہیں تو خیر جلدی مجھے اس جگہ سے لے جاؤ۔ پھر میرا اس جگہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹھہرنا مناسب نہیں۔

(نوٹ از مرزا صاحب) جیسا کہ عزت بی بی نے تاکید سے کہا ہے اگر نکاح رک نہیں سکتا پھر بلاتوقف عزت بی بی کے لئے کوئی قادیان سے آدمی بھیج دوتا کہ اس کو لے جائے۔

چوتھا خط:

مشفقی مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ

...قادیان میں جب واقعہ ہائلہ محمود فرزند مکرم کی خبر سنی تو بہت درد اور رنج اور غم ہوا۔ بوجہ اس کے کہ یہ عاجز بیمار تھا اور خط نہیں لکھ سکتا تھا اس لئے عزا پرسی سے مجبور رہا۔ صدمہ وفات فرزندان حقیقت میں ایک ایسا صدمہ ہے کہ شائد اس کے برابر دنیا میں اور کوئی صدمہ نہ ہوگا۔ خصوصاً بچوں کی ماؤں کیلئے تو سخت مصیبت ہوتی ہے۔ خداوند تعالیٰ آپ کو صبر بخشے اور اس کا بدل صاحبِ عمر عطا فرماوے اور عزیزی مرزا محمد بیگ کو عمر دراز بخشے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی بات اسکے آگے انہونی نہیں۔

آپ کے دل میں اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہے لیکن خداوند علیم جانتا ہے کہ اس عاجز کا دل بکلی صاف ہے اور خدائے قادر و مطلق سے آپ کے لئے خیر و برکت چاہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میں کس طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں تا میرے دل کی محبت اور خلوص اور ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھ کو ہے آپ پر ظاہر ہو جائے۔ مسلمانوں کے ہر نزاع کا اخیری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے جب ایک مسلمان خدا تعالیٰ کی قسم کھا جاتا ہے تو دوسرا مسلمان اس کی نسبت فی الفور دل صاف کر لیتا ہے۔ سو مجھے خدا تعالیٰ قادر مطلق کی قسم ہے کہ میں اس بات میں بالکل سچا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اسی عاجز سے ہوگا۔ اگر دوسری جگہ ہوگا تو خدا تعالیٰ تنبیہیں وارد ہوں گی اور آخر اسی جگہ ہوگا۔ کیونکہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے اسلئے میں نے عین خیر خواہی سے آپ کو جتلایا کہ دوسری جگہ اس رشتہ کا کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا۔ میں نہایت ظالم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا۔ میں اب بھی عاجزی اور ادب سے آپ کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اس رشتہ سے آپ انحراف نہ فرمائیں کہ یہ آپ کی لڑکی کیلئے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا اور خدا تعالیٰ ان برکتوں کا دروازہ کھول دے گا جو آپ کے خیال میں نہیں۔ کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہو گی جیسا کہ یہ اس کا حکم ہے جس کے ہاتھ میں زمین آسمان کی کنجی ہے تو پھر کیوں اس میں خرابی ہوگی ۔اور شائد آپ کو معلوم ہوگا یا نہیں کہ یہ پیش گوئی اس عاجز کی ہزار ہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے اور میرے خیال میں شاید دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہوگا کہ جو اس پیشگوئی پر اطلاع رکھتا ہے اور ایک جہان کی اس کی طرف نظر لگی ہوئی ہے اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے تو ہمارا پلہ بھاری ہو لیکن یقیناً خدا تعالیٰ ان کو رسوا کرے گا اور اپنے دین کی مدد کرے گا۔

میں نے لاہور میں جا کر معلوم کیا کہ ہزاروں مسلمان مساجد میں نماز کے بعد اس پیش گوئی کے ظہور کے لئے بصدق دل دعا کرتے ہیں۔ سو یہ ان کی ہم دردی اور محبت ایمانی کا تقاضا ہے اور یہ عاجز جیسے لا الہ الّا اللّٰہ محمد رسو ل اللّٰہ پر ایمان لایا ہے ویسے ہی خدا تعالیٰ کے ان الہامات پر جو تواتر سے اس عاجز پر ہوئے ایمان لاتا ہے اور آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے لئے معاون بنیں تا کہ خدا تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں ۔خدا تعالیٰ سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کر سکتا اور جو امر آسمان پر ٹھہر چکا ہے زمین پر وہ ہرگز بدل نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ آپ کو دین اور دنیا کی برکتیں عطا کرے اور اب آپ کے دل میں وہ بات ڈالے جس کا اس نے آسمان پر سے مجھے الہام کیا ہے۔ آپ کے سب غم دور ہوں اور دین اور دنیا دونوں آپ کو خدا تعالیٰ عطا فرماوے اگر میرے اس خط میں کوئی نملائم لفظ ہو تو معاف فرمائیں۔

والسلام خاکسار غلام احمد۔ ۱۷ جولائی ۱۸۹۰ء بروز جمعہ

یہ خطوط سب سے پہلے رسالہ کلمہ فضل رحمانی میں درج ہوئے تھے جس کی بابت مرزا قادیانی نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عدالت میں حلفیہ بیان کے ذریعہ سے اقرار کیا کہ جو خط کلمہ فضل رحمانی میں درج ہے وہ میرا ہے

اس کے علاوہ ان خطوط کی تصدیق ایک اور مقام پر بھی فرمائی لوگوں نے خطوط لکھنے پر طعنہ دیا تو آپ نے فرمایا:

یہ کہنا کہ پیش گوئی کے بعد احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کے لئے کوشش کی گئی اور طمع دی گئی اور خط لکھے گئے یہ عجیب اعتراض ہے سچ ہے انسان شدت تعصب کی وجہ سے اندھا ہو جاتا ہے کوئی مولوی اس بات سے بے خبر نہیں ہوگا کہ اگر وحی الٰہی کوئی بات بطور پیش گوئی ظاہر فرماوے اور ممکن ہو کہ انسان بغیر کسی فتنہ اور ناجائز طریق سے اس کو پورا کر سکے تو اپنے ہاتھ سے اس پیش گوئی کا پورا کرنا نہ صرف جائز بلکہ مسنون ہے ۔ (حقیقت الوحی۔ص۱۹۱۔قادیانی خزائن ج۲۲ص۱۹۸)

بہر حال یہ خطوط مصدقہ ہیں اور ہم سے کوئی پوچھے تو ہم بھی مرزا غلام احمد قادیانی کو ایسا کرنے میں معذور جانتے ہیں۔ آہ!

کیوں ہوتے ہیں مانع میرے احباب و اعزہ
کیا کوچہ دلدار میں جایا نہیں کرتے

مرزا قادیانی کا عام دستور تھا کہ جب کوئی مخالف پیش گوئی کی زد سے بچ رہتا تو اس کی بابت یہ عذر بتاتے کہ یہ دل سے ڈر گیا، خوف زدہ ہو گیا، بچ گیا۔ مگر یہاں اپنے رقیب (مرزا سلطان محمد شوہر منکوحہ آسمانی) کے حق میں یہ بھی نہیں کہہ سکے کیونکہ اس نے مقابلہ میں ایسا استقلال دکھایا کہ دشمن کو بھی اس کا لوہا ماننا پڑا۔ چنانچہ مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں:

احمد بیگ کے داماد (سلطان محمد) کا یہ قصور تھا کہ اس نے تخویف کا اشتہار دیکھ کر اس کی پرواہ نہ کی خط پر خط بھیجے گئے ان سے کچھ نہ ڈرا پیغام بھیج کر سمجھایا گیا کسی نے اس طرف ذرا التفات نہ کی۔

(اشتہار انعامی چار ہزار۔ص۲۰۔مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ج۲ص۹۵)

واہ رے شیر بہادر سلطان محمد تیرے کیا کہنے تو نے ایمان داروں کی صفت لم یخش الا اللہ (مومن اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا) کو پورا کر دکھایا۔ اسی ہمت کی برکت ہے کہ تمام مسلمانوں کی دعائیں تیرے شامل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حال رہیں اور تو اپنے سخت ترین دشمن پر غالب آیا جزا ك الله و با ر ك الله عليك و على عيا لك

اب ہم ایک حوالہ اس مضمون کا نقل کرتے ہیں کہ سلطان محمد ڈرتا بھی تو اس کو مفید نہ ہوتا کیونکہ اس کی تقدیر مبرم (موت قطعی) تھی کیونکہ جرم اس کا نکاح تھا لہذا معمولی ڈر یا توبہ کسی کام نہ آتی جب تک نکاح نہ چھوڑتا اس لئے مرزا قادیانی اس کی بابت بہت معقول فرماتے ہیں:

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم (قطعی) ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائے گی

(انجام آتھم ص ۳۱۔ قادیانی خزائن۔ ج ۱۱ ص ۳۱)

ناظرین اب بھی آپ کو مرزا قادیانی کے اس کلام کی تصدیق کرنے میں کچھ تامل ہوگا۔ مناسب نہیں۔ اب ہم ایک آخری فیصلہ سناتے ہیں جو مرزا سلطان محمد (رقیب خاص) کے نہ مرنے کی صورت میں مرزا قادیانی نے اپنے حق میں کیا ہوا ہے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں اس پیش گوئی پر بحث کرتے ہوئے اس کے دو جزء قرار دیئے ہیں ایک مرزا احمد بیگ والد منکوحہ کی موت دوسرا سلطان محمد کی موت۔ اس دوسرے جز کی بابت فرماتے ہیں:

یاد رکھو کہ اس پیش گوئی کی دوسری جزء پوری نہ ہوئی، تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔

اے احمقو! یہ انسان کا افتراء نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴۔ قادیانی خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۸)

بالکل ٹھیک ہے خدا اس کی باتیں کبھی نہیں ٹلتیں اور جو ٹل جائیں وہ خدا کی نہیں آمنا و صدقنا فاكتبنا مع الشا هد ين ۔

اب ہم مرزا غلام احمد قادیانی کا آخری نوٹس ان کے مریدوں کو سنا کر ایک سوال کریں گے۔ مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

چاہیے تھا کہ ہمارے نادان مخالف (اس پیش گوئی کے) انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوئی ظاہر نہ کرتے۔ بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی تو کیا اس دن یہ احمق مخالف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیتے ہی رہ جائیں گے۔ اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے۔ ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳)

مرزائی دوستو! سنتے ہو مرزا جی کیا کہتے ہیں؟ آپ کا مطلب یہ ہے نہ کہ اس پیش گوئی کے خاتمہ پر ایسا ہوگا۔ کس کے حق میں ہوگا؟ واقعہ جس کے خلاف ہوگا پھر کیا ہوا؟ بس تم سمجھ لو۔ اگر گوئیم زبان سوزد

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

عجیب دور اندیشی

مرزا قادیانی بلا کے پرکالے اور غضب کے دور اندیش تھے دیکھا کہ ادھر بڑھاپا غالب آ رہا ہے اور ادھر موانع نکاح کم نہیں ہوتے بڑا مانع سلطان محمد شوہر منکوحہ کی زندگی ہے جو ختم ہونے میں نہیں آتی۔ اس لئے اپنے کمال دور اندیشی سے ارشاد فرمایا اور کیا ہی معقول فرمایا

یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے درست ہے۔ مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی جو اس وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ

ایتها المر أة تو بی تو بی فان البلاء علی عقبك

پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۳۳۔ خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۰)

اس عبارت میں جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے بالکل اس شاعر کے مشورے پر عمل کیا ہے جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے معشوق سے درخواست کی تھی کہ

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

مرزا قادیانی نے اس پر خوب عمل کیا۔ فسخ اور التواء دونوں کو ہاتھ میں رکھا حالانکہ فسخ تو قطع چاہتا ہے اور التوا میں تعلق ثابت رہتا ہے۔ دونوں پہلو ہاتھ میں رکھنے میں یہ حکمت تھی کہ اگر احد الفریقین کی موت تک ملاپ نہ ہوا تو فسخ کہہ دیں گے اور اگر ملاپ ہو گیا تو کہہ دیں کہ التواء تھا۔

مرزا قادیانی!

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

ہاں اس نکاح کی کارروائی کو شرطی کہنا بھی عجیب منطق ہے حالانکہ حوالہ جات سابقہ کے علاوہ ایک حوالہ خاص مرزا قادیانی کے صریح الفاظ میں ہم نقل کرتے ہیں جو اس نکاح کو تقدیر مبرم (یقینی اور قطعی) ثابت کرتا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی اسی نکاح کی بابت فرماتے ہیں

ثم ما قلت لکم ان القضیت علکی هذا القدر تمت و النتیجة الآ خرة هی التی ظهر ت وحقیقة انباء علیها ختمت بل ا لا مر قا ئم علی حا له و لا یر ده ا حد بـاحتیا ط له و القدر قدر مبرم من عند الر ب العظیم و سیأتی وقته بفضل اللـه الکـر یم فو الذی بعث لنا محمد المصطفی و جعله خیر الرسل و خیر الوری ان هذا حق فسو ف تری وانی اجعل هذا النبا معیار الصدقی و کذبی وماقلت ا لا ببعد ما انبئت من ر بی

(انجام آتھم ص۲۲۳۔ قادیانی خزائن ج۱۱ص۲۲۳)

میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ یہ کام (نکاح) ختم ہو گیا بلکہ یہ کام ابھی باقی ہے اس کو کوئی بھی کسی حیلہ سے رد نہیں کر سکتا اور یہ تقدیر مبرم (یقینی اور قطعی) ہے اس کا وقت آئے گا قسم خدا کی جس نے حضرت محمد ﷺ کو بھیجا ہے یہ بالکل سچ ہے تم دیکھ لو گے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اس خبر کو اپنے سچ یا جھوٹ کا معیار بناتا ہوں اور میں نے جو کہا ہے یہ خدا سے خبر پا کر کہا ہے

بعض مرزائی اس پیش گوئی اور اس جیسی اور پیش گوئیوں کے غلط ہونے پر حضرت یونسؑ کا واقعہ پیش کیا کرتے ہیں حالانکہ نہ حضرت یونسؑ نے کوئی پیش گوئی فرمائی تھی نہ وہ غلط ہوئی بلکہ جیسا کہ حضرات انبیاء کرام کا دستور ہے کہ کفر پر عذاب کی دھمکی سنائی تھی لیکن جب وہ لوگ ایمان لے آئے تو عذاب ٹل گیا۔ اللہ اللہ خیر سلا۔ غور سے سنئے

الا قوم یونس لما آمنوا کشفنا عنهم العذاب فی الحیاة الدنیا و متعنا هم الی حین .(یونس: ۹۸) .

(یعنی یونس کی قوم ایمان لے آئی تو ہم نے اس سے عذاب ہٹا دیا یعنی واقع نہ ہونے دیا)

یہ حضرت یونسؑ کا واقعہ اس کو مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش گوئی خصوصا مبرم اور قطعی پیش گوئی بابت آسمانی نکاح سے کیا تعلق؟

(حضرت یونس والے واقعہ کا مرزا صاحب قادیانی تذکرۃ الشہادتین میں ذکر کیا ہے۔ جہاں لکھا ہے:

تذکرۃ الشہادتین۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء...ص ۴۳۔ رہا احمد بیگ کا داماد پس ہر شخص کو معلوم ہے کہ یہ پیش گوئی دو شخصوں کی نسبت تھی۔ ایک احمد بیگ کی بیگ دوسری اس کے داماد کی نسبت۔ سو ایک حصہ اس پیش گوئی کا میعاد کے اندر ہی پورا ہو گیا یعنی احمد بیگ میعاد کے اندر مر گیا اور اس طرح پر ایک ٹانگ پیش گوئی کی پوری ہو گئی اب دوسری ٹانگ جو باقی ہے اس کی نسبت جو اعتراض ہے۔ افسوس کہ وہ دیانت کے ساتھ پیش نہیں کیا جاتا اور آج تک کسی معترض کے منہ سے میں نے یہ نہیں سنا کہ وہ طرح پر اعتراض کرے کہ اگرچہ اس پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہو چکا ہے اور ہم بصدق دل اعتراف کرتے ہیں کہ وہ پورا ہوا مگر دوسرا حصہ اب تک پورا نہیں ہوا۔ بلکہ یہودیوں کی طرح پورا ہونے والا حصہ بالکل مخفی رکھ کر اعتراض کرتے ہیں۔ کیا ایسا شیوہ ایمان اور حیا اور راست بازی کے مطابق ہے اَب قطع نظر ان کی خائنانہ طرز گفتگو کے جواب یہ ہے کہ یہ پیش گوئی بھی آتھم کی پیش گوئی کی طرح مشروط بشرط ہے یعنی یہ لکھا گیا تھا کہ اس شرط سے وہ میعاد کے اندر پوری ہو گی کہ ان دونوں میں سے کوئی شخص خوف اور خشیت ظاہر نہ کرے سو احمد بیگ کو یہ خوفناک علامت پیش نہ آئی اور وہ پیش گوئی کو خلاف واقعہ سمجھتا رہا مگر احمد بیگ کے داماد اور اس کے عزیزوں کو یہ خوفناک حالت پیش آ گئی کیونکہ احمد بیگ کی موت نے ان کے دلوں پر ایک لرزہ ڈال دیا جیسا کہ انسانی فطرت میں داخل ہے کہ سخت سے سخت انسان نمونہ دیکھنے کے بعد ضرور ہراساں ہو جاتا ہے سو ضرور تھا کہ اس کو بھی مہلت دی جاتی۔ سو یہ تمام اعتراضات جہالت اور نابینائی اور تعصب کی وجہ سے ہیں نہ دیانت اور حق طلبی کی وجہ سے۔ جس شخص کے ہاتھ سے اب تک دس لاکھ سے زیادہ نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں کیا اگر ایک یا دو پیش گوئیاں اس کی کسی جاہل اور بدفہم اور غبی کی سمجھ میں نہ آئیں تو اس سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ وہ تمام پیش گوئیاں صحیح نہیں۔ میں یہ بات حتمی وعدہ سے لکھتا ہوں کہ اگر کوئی مخالف خواہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسائی ہوخواہ بگفتن مسلمان، میری پیش گوئیوں کے مقابل پر اس شخص کی پیش گوئیوں کو جس کا آسمان سے اترنا خیال کرتے ہیں صفائی اور یقین اور بداہت کے مرتبہ پر زیادہ ثابت کر سکے تو میں اس کو نقد ایک ہزار روپیہ دینے کو تیار ہوں۔ مگر ثابت کرنے کا یہ طریق نہیں ہوگا کہ وہ قرآن شریف کو پیش کرے کہ قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ کو نبی مان لیا ہے اور یا اس کو نبی قرار دے دیا ہے۔ کیونکہ اس طرح پر تو بھی زور سے دعویٰ کرتا ہوں کہ قرآن شریف میری سچائی کا بھی گواہ ہے، تمام قرآن شریف میں کہیں یسوع کا لفظ نہیں ہے مگر میری نسبت منکم کا لفظ موجود ہے اور دوسری علامات موجود ہیں۔ بلکہ اس جگہ میرا صرف یہ مطلب ہے کہ قرآن شریف سے قطع نظر کر کے محض میری پیش گوئیوں اور یسوع کی پیش گوئیوں پر عدالتوں کی عام تحقیق کے رنگ میں نظر ڈالی جائے اور دیکھا جائے کہ ان دونوں میں سے کون سی پیش گوئیاں یا اکثر حصہ ان کا بحکم عقل کمال صفائی سے پورا ہو گیا اور کون سا اس درجہ پر نہیں۔ یعنی یہ تحقیقات اور مقابلہ ایسے طور سے ہونا چاہیے کہ اگر کوئی شخص قرآن سے منکر ہو تو وہ بھی رائے ظاہر کر سکے کہ ثبوت کا پہلو کس طرف ہے

ماسوا اس کے مجھے افسوس آتا ہے کہ ہمارے مخالف مسلمان تو کہلاتے ہیں لیکن اسلام کے اصول سے بے خبر ہیں اسلام میں مسلّم امر ہے کہ جو پیش گوئی وعید کے متعلق ہو اس کی نسبت ضروری نہیں کہ خدا اس کو پورا کرے۔ یعنی جس پیش گوئی کا یہ مضمون ہو کہ کسی شخص یا گروہ پر کوئی بلا پڑے گی اس میں یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اس بلا کو ٹال دے جیسا کہ یونس کی پیش گوئی کو جو چالیس دن تک محدود تھی ٹال دیا۔ لیکن جس پیش گوئی میں وعدہ ہو یعنی کسی انعام اکرام کی نسبت پیش گوئی ہو وہ کسی طرح ٹل نہیں سکتی۔ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے ان اللہ لا یخلف المیعاد مگر کسی جگہ یہ نہیں فرمایا ان اللہ لا یخلف الوعید پس اس میں راز یہی ہے کہ وعید کی پیش گوئی خوف اور دعا اور صدقہ خیرات سے ٹل سکتی ہے تمام پیغمبروں کا اس پر اتفاق ہے کہ صدقہ اور دعا اور خوف اور خشوع سے وہ بلا جو خدا کے علم میں ہے جو کسی شخص پر آئے گی وہ رد ہو سکتی ہے۔ اب سوچ لو کہ ہر ایک بلا جو خدا کے علم میں ہے اگر کسی نبی یا ولی کو اس کی اطلاع دی جائے تو اسکا نام اس وقت پیش گوئی ہوگا جب وہ نبی یا ولی دوسروں کو اس بلا سے اطلاع دے اور یہ ثابت شدہ بات ہے کہ بلا ٹل سکتی ہے۔ پس ضرورۃً یہ نتیجہ نکلا کہ ایسی پیش گوئی کے ظہور میں تاخیر ہو سکتی ہے جو کسی بلا کی پیش خبری کرے۔ ص ۴۵۔ تذکرۃ الشہادتین)

اور مرزا صاحب حضرت یونسؑ والے واقعہ کا ذکر تتمہ حقیقۃ الوحی میں بھی کیا ہے چنانچہ فرمایا: اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے، یہ درست ہے۔ مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا، خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی جو اسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ تو بی تو بی فانّ البلاء علی عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ یمحو اللّٰہ ما یشاء و یثبت نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر مگر آخر وہ سب کاروائی شرطی تھی۔ شیطانی وساوس سے الگ ہو کر اس کو سوچنا چاہیے کیا یونس کی پیش گوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی جس میں بتلایا گیا تھا کہ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا مگر عذاب نازل نہ ہوا حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا کیا اس پر مشکل تھا کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ڈال دے (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۲۔۱۳۳۔ قادیانی خزائن۔ ج ۲۲ ص ۵۷۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خیر یہ تھا مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارت کا جواب ہماری طرف سے۔مگر مرزائی امت تو اپنا یہ حق نہیں جانتی کہ مرزا کے کسی قول کو جانچیں۔ان کا تو اصول ہی یہ ہے

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بت سے دل مرا پھر جا
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے مرا خدا پھر جا

اسلئے مرزا قادیانی کی اس گول مول عبارت سے مرزائی امت دو گروہ ہوگئی ایک فریق کہتا ہے نکاح فسخ ہوگیا ان کے سرگروہ مفتی محمد صادق ہیں جنہوں نے ایک رسالہ آئینہ صداقت لکھا ہے اس میں وہ فسخ کی صورت کو اختیار کئے ہیں (ص۲۴) دوسرے گروہ کے سرگروہ مولوی حکیم نورالدین صاحب اول خلیفہ قادیان ہیں جن کے علم وفضل پر مرزا قادیانی اور مرزائی صاحبان کو بہت ناز تھا اور جس کی تصدیق ہم بھی کرتے ہیں ۔ واقعی حکیم صاحب ان علم داروں میں تھے جو اپنے زور علم سے آدمی کو گدھا اور گدھے کو الو بنا دیا کرتے تھے ۔ہمارے اس دعو ی کی جو تصدیق نہ کرے وہ حکیم صاحب کا جواب سن لے۔حکیم صاحب نے پہلے تو وہ آیات لکھی ہیں جن میں بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ تم نے یہ کیا تم نے وہ کیا حالانکہ ان کے پرانے بزرگوں نے کیا تھا اس کے بعد حکیم صاحب لکھتے ہیں:

اب میں تمام اہل اسلام کو جو قرآن کریم پر ایمان لائے اور لاتے ہیں ان آیات کا یاد دلانا مفید سمجھ کر لکھتا ہوں کہ جب مخاطبت میں مخاطب کی اولاد مخاطب کے جانشین اور اس کے مماثل داخل ہو سکتے ہیں تو احمد بیگ کی لڑکی یا اس لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہو سکتی۔

کیا آپ کے علم فرائض میں بنات البنات (لڑکیوں کی لڑکیوں) کو حکم بنات نہیں مل سکتا؟ اور کیا مرزا کی اولاد مرزا کی عصبہ نہیں۔میں نے بارہا عزیز میاں محمود کو کہا کہ اگر حضرت کی وفات ہو جائے اور یہ لڑکی نکاح میں نہ آئے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آ سکتا۔پھر یہی وجہ بیان کی و الحمد لله رب العا لمین ۔ (ریویو آف ریلی جنز قادیان باب ۱۹۰۸ص۲۷۹)

(حکیم نورالدین صاحب کی مکمل عبارت یوں ہے:

ایک لڑکی کے متعلق کہ اس سے آپ کی شادی ہوگی، اور ایک عورت سے زلازل کے پہلے ایک لڑکا ہوگا، اور پانچویں اولاد کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بشارت پر جو اعتراض ہیں ان کا للہ و باللہ قرآنی جواب یہ ہے کہ کتب سماویہ کا طرز ہے کہ مخاطب سے گاہے خود مخاطب ہی مراد ہوتا ہے اور گاہے وہ اور اس کا جانشین (جانشین تو حکیم صاحب تھے، تو کیا حکیم صاحب بھی اس پیش گوئی میں شامل تھے۔ حکیم صاحب کی تو مرزا صاحب کے بعد محمدی بیگم یا کسی بھی دیگر خاتون سے شادی نہ ہوئی۔ بہاء) اور اس کی اولاد بلکہ اس کا مثیل مراد ہوتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ زمانہ نبوی میں فرماتا ہے اقیموا الصّلوۃ و آتو الزّکوۃ ۔اس حکم الٰہی میں خود مخاطب اور انکے مابعد کے لوگ شامل ہیں جو ان مخاطبین کی مثل ہیں (اس کے بعد قرآنی تمثیلات دے کر لکھتے ہیں) اب تمام اہل اسلام کو جو قرآن کریم پر ایمان لائے اور لاتے ہیں ان آیات کا یاد دلانا مفید سمجھ کر لکھتا ہوں کہ جب مخاطبت میں مخاطب کی اولاد، مخاطب کے جانشین، اور اس کے مماثل داخل ہو سکتے ہیں تو احمد بیگ کی لڑکی، یا اس لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہو سکتی؟ اور کیا آپ کے علم فرائض میں بنات البنات کو حکم بنات نہیں مل سکتا؟ اور کیا مرزا کی اولاد مرزا کی عصبہ نہیں؟ میں نے بارہا عزیز میاں محمود کو کہا کہ اگر حضرت کی وفات ہو جائے اور یہ لڑکی نکاح میں نہ آئے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آ سکتا۔ پھر یہی وجہ بیان کی والحمدللہ رب العالمین (ریویو آف ریلی جنز جلد ۷ نمبر ۷ ص ۲۷۶۔۲۷۹)

حکیم صاحب کی اس حکیمانہ عبارت کا مطلب ہم یوں سمجھاتے ہیں

یعنی مرزا قادیانی کا لڑکا درلڑکا درلڑکا اور منکوحہ آسمانی کی لڑکی درلڑکی درلڑکی کا جب کبھی کسی درجہ میں نکاح ہو گیا، یہ پیش گوئی صادق ہو جائے گی۔

حکیم صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ نکاح ثابت ہے صرف طرفین نکاح بدل گئے ہیں یعنی مرزا اور منکوحہ آسمانی کی ذات خاص مراد نہیں بلکہ ان دونوں کی اولاد میں سے کوئی جوڑی بھی ہو پیش گوئی پوری ہو جائے گی۔

اس حکیمانہ کلام کے جواب میں کچھ لکھنے کی حاجت نہیں ماشاء اللہ ایسے حکیم ایسے عالم ایسے فلسفی کا کلام قابل تردید ہو سکتا ہے؟ لیکن نہایت ادب سے عرض ہے کہ مرزا قادیانی بذات خود اس نکاح کو مسیح موعود کی علامت بتا رہے ہیں انکی عبارت ملاحظہ ہو

اس پیش گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے ہی ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہو گا اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان کے ہو گا اور اولاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳ حاشیہ۔ قادیانی خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۳۳۷)

پس چونکہ یہ نکاح مرزا غلام احمد قادیانی کا نہیں ہوا لہذا اس اقرار کے موافق خود بدولت تو کسی طرح مسیح موعود نہیں ہیں بقول حکیم صاحب آئندہ کسی کا ہوا تو دیکھا جائے گا سر دست مرزا قادیانی ناکام تشریف لے گئے۔ آہ! سچ ہے

ہمہ شوق آمد بودی ہمہ حرماں رفتی

اخیر میں ہم مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک اور حوالہ نقل کرتے ہیں جو سارے نزاع کے لئے فیصلہ کن ہے آپ اس پیش گوئی کی بابت مکرر تفصیل سے لکھتے ہیں

میری اس پیش گوئی میں نہ ایک بلکہ چھ دعوی ہیں۔

اول نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا۔

دوم۔ نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا۔

سوم۔ پھر نکاح کے بعد اس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا،

چہارم۔ اس کے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ میں مرجانا۔

پنجم۔ اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں اس لڑکی کا زندہ رہنا ۔

ششم۔ پھر آخر یہ کہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا۔

اب آپ ایمانا کہیں کہ کیا یہ باتیں انسان کے اختیار میں ہیں۔ اور ذرہ اپنے دل کو تھام کر سوچ لیں کہ کیا ایسی پیش گوئی سچی ہوجانے کی حالت میں انسان کا فعل ہوسکتی ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۳۲۵۔ خزائن ج ۵ ص ایضا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آہ! یہ تفصیل اور آخر کار نا کامی قبر میں بھی حسرت دکھاتی ہوگی افسوس مرزا غلام احمد قادیانی کی اس نا کامی پر آج ان کے مخالفوں کو بھی رحم آتا ہے اور وہ زبان حال بلکہ قال سے کہہ رہے ہیں

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

نکاح کا الہام تھا اور نکاح نہیں ہوا

(مولوی محمد علی ایم اے لاہور کا قول)

شهد شاهد من اهلها

اور کوئی کہتا تو خدا جانے وہ منکر اور مکذب اور کیا نہیں بنتا، مگر اپنے گھر کا بھیدی جو چاہے کہے۔ مولوی محمد علی صاحب لاہوری مرزائی جماعت کی ایک شاخ کے امیر ہیں آپ اس پیش گوئی کی نسبت کو رائے رکھتے ہیں قابل دید وشنید ہے۔ فرماتے ہیں:

یہ سچ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا تھا کہ نکاح ہوگا اور یہ بھی سچ ہے کہ نہیں ہوا۔،

باوجود اس اقرار کے آپ اس کے متعلق مخالفین کو یوں سمجھاتے ہیں:

میں کہتا ہوں کہ ایک ہی بات کو لے کر باقی سب باتوں کو چھوڑ دینا ٹھیک نہیں۔ کسی امر کا فیصلہ مجموعی طور پر کرنا چاہیے۔ جب تک سب کو نہ لیا جائے ہم نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے صرف ایک پیش گوئی لیکر بیٹھ جانا اور باقی پیش گوئیوں کو چھوڑ دینا جن کی صداقت پر ہزاروں گواہیاں موجود ہیں یہ طریق انصاف اور راہ ثواب نہیں صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے یہ دیکھنا چاہیے کہ تمام پیش گوئیاں پوری ہوئیں یا نہیں۔

(اخبار پیغام صلح لاہور ۲۱ جنوری ۱۹۱۲ء ص ۵ کالم ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی شخص جسکو ذرہ بھی علم شریعت یا علم منطق میں واقفی ہوگی جو اتنا بھی جانتا ہوگا کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبی جزئیہ ہوتا ہے وہ بھی جان لے گا کہ مولوی محمد علی صاحب اگر دل سے ایسا کہتے ہیں تو وہ عالم نہیں اگر عالم ہیں تو یہ لکھنا ان کا دل سے نہیں بلکہ محض زبان ہیے ان ھی الا کلمة ھو قا ئلھا سنئے صاحب ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ جملہ متحد یانہ پیش گوئیاں مرزا غلام احمد قادیانی کی غلط ہوئیں جن کا ثبوت ہمارے رسالہ الہامات مرزا میں ملتا ہے لیکن اس پیش گوئی کو ہم اس لئے لیتے ہیں کہ خود صاحب الہام مرزا غلام احمد قادیانی اس پیشگوئی کو مسلمانوں کے لئے مخصوص کرتے ہیں اور لکھتے ہیں

اس پیش گوئی کو میں اپنے صدق یا کذب کا معیار بناتا ہوں (انجام آتھم ص ۲۲۳)

بس بحکم یؤخذ المرء باقرارہ آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے

ہمارا حق ہے کہ ہم اس پیش گوئی کو خوب جانچیں اور آپ کا فرض ہے کہ اس کا جواب دیں اور درصورت جواب نہ بن سکنے کے قادیانی کو دعوی الہام وغیرہ میں کاذب کہنے میں ہمارے ہم نوا ہوں جسکی ہمیں امید ہے کیونکہ اتنا بھی جو آپ نے مانا ہے ہمارے (مخالفین ہی کے) اعتراضوں کا اثر ہے تو پھر آئندہ مزید اثر کی امید کیوں نہ ہو ۔آہ

کہتا ہے کون نالہ بلبل ہے بے اثر
پردے میں گل کے لاکھ جگر پاش ہو گئے

.....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراق مرزا

مصنفہ: بابو حبیب اللہ کلرک امرتسری

دیباچہ:
رقم فرمودہ: شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

قرآن میں صاف الفاظ میں ذکر ہے کہ کافر لوگ آنحضرت ﷺ کے حق میں مسحور و مجنون وغیرہ کے الفاظ بولتے تھے۔ جن کو اللہ نے بڑی سختی سے رد فرمایا۔ چنانچہ ارشاد ہے

ن۔ والقلم وما یسطرون۔ ما انت بنعمة ربك بمجنون۔ وان لك لاجراً غیر ممنون۔ وانك لعلی خلق عظیم (القلم :۱۔٤)

قسم ہے قلم کی اور جو کچھ قلم کے ساتھ لکھتے ہیں۔ تو اے نبی (ﷺ) اللہ کے فضل سے مجنون نہیں۔ تیرے لئے غیر منقطع اجر ہے اور تو خلق عظیم پر ہے۔

اس آیت نے مجنون اور نبی میں فرق بتا دیا ہے۔ وہ یہ کہ مجنون کی حرکات منظّم اور با قاعدہ نہیں ہوتیں۔ ایک وقت اگر کسی پر خفا ہوتا ہے، تو فوراً خوشی کا اظہار کرنے لگ جاتا ہے۔ ایک وقت گالیاں دیتا ہے تو معاً قرآن پڑھنے لگ جاتا ہے۔ اس لئے اس کی حرکات اور افعال کسی نتیجہ کا موجب نہیں ہوتے۔ نبی ﷺ کے حق میں فرمایا گیا۔ 'تیرے لئے بہت بڑا اجر ہے' یہ اسی طرف اشارہ ہے کہ تیری حرکات اور افعال منظّم ہیں۔ اس لئے تو بہت بڑے بدلے کا مستحق ہے۔ ثابت ہوا کہ جنون اور نبوت میں بڑا تباین اور تخالف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراق

ابتدا میں معمولی تغیر کا نام ہے لیکن ترقی کر کے اس کا نام مالیخولیا مراقی ہو جاتا ہے۔ (طب اکبر)۔
اس امر پر قادیانی جماعت کو بھی اتفاق ہے کہ 'مرض مراق میں مریض کو بدہضمی اور تخیل (بدحواسی) ہو جاتی ہے۔' چنانچہ رسالہ ریویو میں ایک معتبر احمدی ڈاکٹر شاہ نواز خان اسسٹنٹ سرجن کی رائے یوں چھپی تھی۔

'یونانی میں مراق اس پردے کا نام ہے جو احشاء الصدر کو احشاء البطین سے جدا کرتا ہے۔ اور معدے کے نیچے واقع ہوتا ہے اور فعل تنفس میں کام آتا ہے۔ پرانے سوئے ہضم کی وجہ سے اس پردے میں تشنج سا ہو جاتا ہے۔ بدہضمی اور اسہال بھی اس مرض میں پائے جاتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیر یا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات پر قابو نہیں رہتا۔'

(ریویو آف ریلی جنز قادیان بابت اگست ۱۹۲۶ء ص ۶ جلد ۲۵ نمبر ۸)

مراق کی یہ تشریح از روئے طب قدیم ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ

مراق کا دوسرا نام عربی میں جمود ہے اور انگریزی میں اس علامت کو کیٹا لاپسی catalapsy کہتے ہیں۔ یہ بعض علامات کو مجموعی طور پر پکارنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ اور اس میں بڑی علامات متعین پائی جاتی ہیں۔ یعنی بازو اچانک سن ہو جاتا ہے اور جہاں رکھا ہو وہیں پڑا رہتا ہے۔ یعنی اس میں اپنے ارادہ سے حرکت دینے کی طاقت نہیں رہتی۔ بازو بعض دفعہ تشنج ہو کر سخت ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ نرم رہتا ہے۔ دل کی حرکت کمزور ہو جاتی ہے۔ نبض سست ہو جاتی ہے۔ سانس مدھم پڑھ جاتا ہے اور سخت ضعف ہو جاتا ہے۔ بالعموم اس کا حملہ اچانک ہو جاتا ہے۔ مگر بعض دفعہ سر درد اور متلی وغیرہ پہلے ہو جاتی ہے۔' (ریویو آف یلی جنز مذکور۔ ص ۸)

مرض مراق کی تشریح کے بعد یہی ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں

'یہ امر واقعہ ہے کہ حضرت (مرزا) صاحب کو بدہضمی اسہال اور دردسر کی عموماً شکایت رہتی تھی۔' (حوالہ مذکور ص ۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بس مطلع صاف ہے۔مرزا غلام احمد کا دعوی تھا کہ میں: 'بروز اور عکس محمد ہوں '(تریاق القلوب۔ص۱۰۱)۔

اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیے تھا کہ مرزا صاحب ان جملہ عوارض سے پاک ہوتے جن سے پیغمبر خدا ﷺ پاک صاف تھے۔کیونکہ جو عوارض اور امراض صورت محمدیہ علے صاحبہا الصلوۃ والتحیہ میں خدا کی طرف سے نبوت کے مطلقاً متضاد قرار دئے گئے ہیں وہ صورت مرزائیہ میں نبوت سے متحد کیسے ہو سکتے ہیں؟

پس شکل اول کا کبرے تو مدلل اور فریقین میں مسلّم ہے۔اب صغرے کا ثبوت باقی ہے۔یعنی ' مرزا صاحب مراقی تھے'۔اس کا ثبوت اخبار اہل حدیث امرتسر میں بار بار دیا گیا ہے۔رسالہ ہذا میں عزیزی مولوی حبیب اللہ سلمہ اللہ امرتسری نے جو حوالجات جمع کئے ہیں۔ناظرین سے امید ہے کہ ان کو غور سے پڑھیں گے اور نبوت مرزائیہ کی حقیقت سے آگاہ ہوں گے۔ابوالوفاء ثناء اللہ کفاہ اللہ۔امرتسر شوال ۱۳۴۷ھ

.....

جناب منشی حبیب اللہ صاحب لکھتے ہیں

مرزا غلام احمد قادیانی کا مراقی اعتراف: مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں:

'دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی۔آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہن رکھی ہونگی۔تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔یعنی مراق اور کثرت بول۔ '(دیکھو اخبار بدر قادیان ۷ جون ۱۹۰۶ء ص۵۔ملفوظات۔ ج۸۔ص۴۴۵)

خانگی شہادت: جناب مرزا بشیر احمد صاحب (پسر دوم مرزا قادیانی) لکھتے ہیں ۔

'بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔رات کو سوئے ہوئے آپ کو اٹھوا آیا، اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہوگئی۔مگر یہ دورہ خفیف تھا۔پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کیلئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ آج طبیعت کچھ خراب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر بعد شیخ حامد علی نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کر دو۔

والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہوگئی ہے ہوگی۔ چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو کہ میاں صاحب کی طبیعت کا کیا حال ہے؟ شیخ حامد علی نے کہا کچھ خراب ہوگئی ہے۔ میں پردہ کرا کے مسجد چلی گئی۔ تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ جب میں پاس گئی تو فرمایا کہ 'میری طبیعت خراب ہوگئی تھی مگر اب افاقہ ہے،۔ میں نماز پڑھا رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی'۔

والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے۔ خاکسار نے پوچھا دورہ میں کیا ہوتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھچ جاتے تھے۔ خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا۔ اور اس وقت آپ اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے۔ شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے۔ پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہیں رہی اور کچھ طبیعت عادی ہوگئی۔ خاکسار نے پوچھا اس سے پہلے تو سر کی کوئی تکلیف نہیں تھی؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا پہلے معمولی سر کے دورے ہوا کرتے تھے۔

خاکسار نے پوچھا کیا پہلے حضرت صاحب خود نماز پڑھاتے تھے؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاں مگر دوروں کے بعد چھوڑ دی'۔ (سیرۃ المہدی حصہ اول روایت نمبر ۱۹)

رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان بابت ماہ اپریل ۱۹۲۵ء کے صفحہ ۴۵ پر ہے

'حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے فرمایا مجھے مراق کی بیماری ہے'۔

کتاب منظور الٰہی میں مرزا صاحب قادیانی کا یہ قول نقل کیا گیا ہے ۔

'میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں تاہم آجکل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی دیر تک بیٹھا اس کام کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ تاہم میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کام کو کئے جاتا ہوں۔'

(ملفوظات جلد ۲ ص ۳۷۶۔)

رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۶ پر ہے۔

حضرت مرزا صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست کے صفحہ ۱۰ پر ہے

'مراق کا مرض حضرت (مرزا) صاحب میں موروثی نہ تھا بلکہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا۔ اور اس کا باعث سخت دماغی محنت، تفکرات، غم اور سوء ہضم تھا۔ جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔'

رسالہ ریویو قادیان بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء کے صفحہ ۲۶ پر ہے

حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، درد سر، کمی خواب، تشنج دل اور بدہضمی اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔

مرزا صاحب کو مراق کیوں ہوا؟

'مرض مراق حضرت صاحب کو ورثہ میں نہیں ملا۔ پس حضرت صاحب کی زندگی کے حالات کے مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان میں مراقی علامات کے دو بڑے سبب تھے۔ اول کثرت دماغی محنت تفکرات قوم کا غم اور اس کی اصلاح کی فکر۔ دوسرے غذا کی بے قاعدگی کی وجہ سے سوء ہضم اور اسہال کی شکایت۔'

(رسالہ ریویو قادیان بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۹)

مرزا صاحب کی بیوی کو مراق : یک نہ شد دو شد ۔

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود لکھتے ہیں کہ:

میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے۔ کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے، کیونکہ طبی اصول کے مطابق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے لئے چہل قدمی مفید ہے۔'

(اخبار الحکم مورخہ ۱۰۔اگست ۱۹۰۱ء ص ۱۴۔ کتاب منظور الٰہی ص ۲۴۴)

مرزا غلام احمد کے بیٹے خلیفہ قادیان کو مراق

یک نہ شد دو شد بلکہ سہ شد ۔ ایں خانہ ہمہ آفتاب ست

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (میاں محمود احمد قادیانی) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے ۔'

(ریویو آف ریلی جنز قادیان اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۱)

نبی اور مراقی میں فرق عظیم: نبی میں اجتماع توجہ بالارادہ ہوتا ہے۔ جذبات پر قابو ہوتا ہے۔

(ریویو آف ریلی جنز قادیان مئی ۱۹۲۷ء۔ص ۳۰۔۳۱)

مریض مراق: اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض (مراق) میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیر یا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا ۔ (ریویو آف ریلی جنز۔اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

مراق ایک برا مرض ہے: (ایک احمدی کا خیال)۔

'پیسہ اخبار کے کسی پچھلے پرچے میں قاضی عبدالعزیز نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ میں خلیفہ وقت ہوں۔ جب میں نے اس شخص کا یہ مضمون دیکھا تو ہنس کر ٹال دیا تھا کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سروپا باتوں کا کیا نوٹس لیا جائے' (منشی احمد حسین صاحب احمدی فرید آبادی کے الفاظ مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۶۔دسمبر ۱۹۰۶ء ۔ص ۴)

لاہوری شہادت: بدقسمتی سے ہمارے قادیانی بھائی اس حد تک مرض بحث مباحثہ میں مبتلا ہو چکے ہیں کہ میں کہونگا کہ [monomonia] مونومونیا تک حد پہنچ چکی ہے۔ یہ وہ عارضہ ہے جسے غالباً مراق کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور اس کا خاصہ ہے کہ جب ایک بات نے دل و دماغ پر قبضہ جما لیا تو باقی تمام دنیا و جہان کی چیزیں اسی رنگ میں رنگین نظر آتی ہیں۔' (پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۴۔اکتوبر ۱۹۲۵ء ص ۴)

پشاوری شہادت: قاضی یوسف قادیانی لاہوری احمدیوں کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

بگوش ہوش بشنو اے مراقی

بہ میخانہ نخواہی جام ساقی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اخبار الفضل قادیان۔۲۰۔اپریل ۱۹۲۸ء ص ۷)

مراقی شخص نبی یا ملہم نہیں ہوسکتا : ڈاکٹر شاہ نواز خان احمدی اسسٹنٹ سرجن لکھتے ہیں

'ایک مدعی الہام کے متعلق اگر ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کیلئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایدی چوٹ ہے جو کہ اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے ۔

(' رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶۔۷)

مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنے خیالات پر قابو نہیں تھا :

مثال نمبر ا ۔مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں

'ایلی ایلی لما سبقتنی ایلی اوس '۔اے میرے خدا۔اے میرے خدا۔تو نے مجھ کو کیوں چھوڑ دیا۔آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی اوس بباعث سرعت ورود مشتبہ رہا ہے اور نہ اس کے کچھ معنی کھلے. والله اعلم بالصواب ' (براہین احمدیہ ص ۵۱۳ حاشیہ)۔

'پھر بعد اس کے خدا نے فرمایا ' هو شعنا نعسا ' یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی اس عاجز پر نہیں کھلے' (براہین احمدیہ ص ۵۵۶ حاشیہ) ۔

' بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے۔' (نزول مسیح۔ص ۵۷)

اس کے متضاد :

یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو، اور الہام کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے' (چشمہ معرفت مصنفہ مرزا صاحب ص ۶۰۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تضاد کا نتیجہ:

'ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے انسان پاگل لگتا ہے یا منافق '
(ست بچن مصنفہ مرزا غلام احمد صاحب ص ۳۱)

'ہر ایک کو سوچنا چاہیے کہ اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض امنے کلام میں رکھتا ہے' (حقیقت الوحی ص ۱۸۴)

مثال نمبر ۲:

مرزا صاحب قادیانی کی تحریر

آیت فلمّا توفّیتنی سے پہلے یہ آیت ہے واذ قال الله یا عیسی ااانت قلت للناس ... الخ اور ظاہر ہے کہ صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے اول میں اذ موجود ہے جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا نہ کہ استقبال کا' (ازالہ اوہام ص ۷۴۷۔۷۴۸)

یہ سوال حضرت مسیح سے عالم برزخ میں ان کی وفات کے بعد کیا گیا تھا نہ کہ قیامت میں کیا جائے گا (ازالہ اوہام ص ۷۴۷۔۷۴۸) یعنی واقعہ ماضی ہے۔

اس کے متضاد:

اس تمام آیت (اذ قال الله) کے اول و آخر کی آیتوں کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسی علیہ السلام کو کہے گا کہ تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا کہ..الخ [(نصرۃ الحق ص ۴۰۔خزائن ج ۲۱ ص ۵۱) ۔یعنی واقعہ مستقبل کا ہے۔

دوسرا تضاد

'جس شخص نے کافیہ یا ہدایت النحو بھی پڑھی ہوگی وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آجاتی ہے ۔ بلکہ ایسے مقامات میں جب کہ آنے والہ واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقین الوقوع ہو مضارع کو ماضی کے صیغہ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاتے ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ۔

و نفخ فی الصور فاذا هم من الاجداث الی ربهم ینسلون ۔

اورجیسا کہ فرماتا ہے

’ واذ قال الله یا عیسی ابن مریم ء انت قلت للناس اتخذونی و امی الهین من دون الله ۔ قال الله هذا یوم ینفع الصادقین صدقهم ‘(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ۵ص۶ خزائن ج۲۱ص ۱۵۹)

مثال نمبر۳

مرزا صاحب قادیانی کی تحریر

’ آخر انجام یہ ہوا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو صلیب پر چڑھائے جانے کے بعد خدا نے مرنے سے بچالیا۔اوران کی وہ دعا منظور کرلی جوانہوں نے دردِدل سے باغ میں کی تھی۔جیسا کہ لکھا ہے کہ جب مسیح کو یقین ہوگیا کہ یہ خبیث یہودی میری جان کے دشمن ہیں اور مجھے نہیں چھوڑتے تب وہ ایک باغ میں رات کے وقت جا کر زار زار رویا اور دعا کی کہ یاالٰہی اگر یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے تو تجھ سے بعید نہیں تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔اس جگہ عربی انجیل میں عبارت لکھی ہے

’ نبکی بدموع جاریة و عبرات متحدرة فسمع لتقواه۔ ‘(یعنی یسوع مسیح اس قدر رویا کہ دعا کرتے کرتے اس کے منہ پر آنسو رواں ہوگئے اور وہ آنسو پانی کی طرح اس کے رخساروں پر بہنے لگے۔اور وہ سخت رویا اور سخت دردناک ہوا۔تب اس کے تقوے کی وجہ سے اس کی دعا سنی گئی)(تذکرۃ الشہادتین ص۲۶،۲۷)

اس کے خلاف:

’حضرت مسیح علیہ السلام نے ابتلا کی رات میں جس قدر تضرعات کئے وہ انجیل سے ظاہر ہیں۔تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے اور جیسے کسی کی جان ٹوٹتی ہے غم واندوہ سے ایسی حالت ان پر طاری تھی۔وہ ساری رات رو رو کر دعا کرتے رہے کہ وہ بلا کا پیالہ جوان کے لئے مقدر تھا ٹل جائے۔ باوجود اس گریہ وزاری کے دعا پھر بھی منظور نہ ہوئی کیونکہ ابتلاء کے وقت دعا منظور نہیں ہوا کرتی ‘

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(تبلیغ رسالت ج ا ص ۱۳۲۔۱۳۳۔ مجموعہ اشتہارات ج ا ص ۱۷۵ حاشیہ)

مثال نمبر ۴

مرزا صاحب قادیانی کی تحریر

'اللہ جل شانہ نے آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کیلئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اس وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ہے۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی روحانی توجہ نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ یعنی معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ ' علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ' یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہونگے۔ اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت حضرت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ دخل نہ تھا۔ اس وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے۔ اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا ' (حقیقت الوحی۔ ص ۹۷ حاشیہ)

اس کی نقیض

مرزا صاحب قادیانی کا قول ہے:

' حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے' (الحکم مورخہ ۲۴۔ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵ کالم ۲)

نتیجہ:

قول اول میں حضرت موسیٰ کے اتباع سے نبی بننے سے انکار ہے۔ قول دوم میں اقرار۔ ضدان مفترقان ای تفرق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرعی نصاب شہادت دو ہے۔صرف ایک معاملہ میں چار گواہوں کی ضرورت ہے کیونکہ اس کی سزا بہت سخت ہے اور بدنامی بھی بہت زیادہ۔یعنی جرم زنا۔ہم نے شرعی نصاب کی اعلیٰ حد کر کے مرزا صاحب کی مراقیت پر چار گواہ پیش کئے ہیں۔لہذا ہمارا دعوی ثابت ہونے میں کس کو مجال سخن نہیں۔

قرآن شریف میں مجنونوں اور مراقیوں کا جیسے محل نبوت ہونے سے انکار کیا ہے۔مختلف القول اشخاص کے حق میں بھی یہی فیصلہ ہے کہ مورد الہام اور محل نزول وحی اور مخاطب الٰہی نہیں ہو سکتے۔چنانچہ ارشاد ہے

'لو کان من عند غیر الله لوجدوا فیه اختلافا کثیرا۔(پارہ۵رکوع۸)

نتیجہ۔ان سارے حوالہ جات کا یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نہ نبی تھے،نہ رسول،نہ مجدد، نہ مسیح، نہ ملہم،نہ محدث۔ہاں کچھ تھے تو مراقی۔جس کا انہیں خود اعتراف ہے

مرزا صاحب قادیانی کی وحی پر مراق کا اثر

'منقول از اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۲۲۔فروری ۱۹۲۹]

پنجاب کی سرزمین بھی عجیب ہے۔یہ سرزمین زرخیز ہونے کے علاوہ ایسی ہے کہ اس کے مختلف ضلعوں میں اس زمانہ میں بعض لوگ نبوت و رسالت کے مدعی گذرے ہیں ان مدعیان میں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا نمبر سب سے بڑھا ہوا تھا۔آپ نے مسیح موعود مہدی موعود نبی رسول مجدد کرشن اوتار وغیرہ ہونے کے دعوے کئے۔آپ نے ۱۸۸۰ء سے ۱۹۰۸ء تک کے عرصہ میں تیس سے زیادہ دعاوی کئے۔آپ کا یہ بھی دعوی تھا کہ مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔آپ کی وفات کے بعد آپ کے مریدوں میں سے ایک مرید محمد منظور الٰہی صاحب احمدی نے آپ کی وحی کو اکٹھا کیا اور 'البشرے' نامی کتاب میں اس کو شائع کیا۔اس میں کچھ وحی ذیل میں لکھی جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ 'ایلی ایلی لما سبقتنی ۔ ایلی اوس'(اے میرے خدا۔اے میرے خدا۔تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا) آخری فقرہ اس الہام کا یعنی 'ایلی اوس' بباعث ورود مشتبہ رہا ہے اور نہ اس کے کچھ معنی کھلے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (براہین احمدیہ ص۵۱۳۔ البشرے۔ج ا ص۳۶)

۲۔ 'ربنا عاج' (ہمارا رب عاجی ہے)۔اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے۔ (براہین احمدیہ۔ص۵۵۵۔۵۵۶۔ البشرے ج ا ص۴۳)

۳۔ 'کرمہائے تو مارا کرد گستاخ' (تیری بخششوں نے ہمیں گستاخ کر دیا) ۔(دیکھو حاشیہ ص۱۴ پر)(براہین احمدیہ ص۵۵۵ اور۵۵۶۔ البشرے ج ا ص۴۳) مرزا صاحب قادیانی کے بیٹے جناب میاں محمود احمد صاحب فرماتے ہیں۔

'نادان ہے وہ شخص جس نے کہا : کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ'

کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے'

(الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۱۷ء ص۱۳)۔

احمدیو! باپ نادان یا بیٹا؟ سچ کہتے ہوئے جھجکنا نہیں۔

۴۔ پھر بعد اس کے (خدا نے) فرمایا 'ھو شعنا نعسا' یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے (براہین احمدیہ ص۵۵۶)

۵۔ 'شخصے پائے من بوسید۔من گفتم کہ سنگ اسود منم' (البشرے۔ج ا ص۴۸۔تذکرہ ص۳۶)

۶۔ 'پریشن ۔عمر براطوس ۔ یا پلاطوس' (نوٹ) آخری لفظ پراطوس ہے یا پلاطوس۔ بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا۔اور نمبر۲ میں عمر عربی لفظ ہے اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کس زبان کے یہ لفظ ہیں (از مکتوبات احمدیہ ج ا ص۶۸ تاریخ نزول الہام ہفتہ مختتمہ ۱۲ دسمبر ۱۸۸۳ء)

۷۔ 'آریوں کا بادشاہ آیا' (الحکم ۶۔مارچ ۱۹۰۸ء)

'ہے کرشن جی رودر گوپال' (پرانا الہام ہے۔البدر ۲۹۔اکتوبر ۱۸ نومبر ۱۹۰۳ء کشف نمبر ۵۴ البشرے ج ا ص۵۶)

۸۔ 'خدا قادیان میں نازل ہوگا' (پرانا الہام ہے۔البدر ۷۔۳ نومبر ۱۹۰۲ء۔الحکم مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء ص۱)(البشرے ج ا ص ۵۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۔ 'بعد اا انشاء اللہ' اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ اا سے کیا مراد ہے۔ گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا۔ یہی ہندسہ اا کا دکھایا گیا۔ (البشرے ج ا ص ۱۶۵ اور ۱۶۶)

۱۰۔ 'نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا'۔ آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں اور یہ بھی پختہ پتہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔' (البشرے ج ۲ ص ۷۴۔۷۵)

۱۱۔ 'ینادی مناد من السماء'

(آسمان سے ایک پکارنے والے نے پکارا)۔ (البدر ۱۲۔ دسمبر ۱۹۰۲ء جمعہ قبل از عصر) نوٹ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ایک اور عجیب اور مبشر فقرہ تھا وہ یاد نہیں رہا' (البشرے ج ۲ ص ۷۶)

۱۲۔ 'انی انا الصاعقة' (میں ہی صاعقہ ہوں)۔ نوٹ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نیا نام ہے' (البشرے ج ۲ ص ۷۶)

۱۳۔ 'انی مع الرسول اقوم و اصلی و اصوم'

میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا اور نماز پڑھونگا اور روزہ رکھونگا۔ (البشرے ج ۲ ص ۷۸۔۷۹)

۱۴۔ 'اصلی و اصوم اسهر و انام'

میں نماز پڑھونگا اور روزہ رکھونگا۔ جاگتا ہوں اور سوتا ہوں) (البشرے ج ۲ ص ۷۹۔ تذکرہ ص ۴۶۰)

نوٹ۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کی شان میں آیا ہے 'لا تاخذه سنة ولا نوم' اور مرزا صاحب کے الہام میں خدا کہتا ہے 'میں سوؤنگا چہ عجب۔

۱۵۔ ۲۷۔ مئی ۱۹۰۳ء بلا نازل یا حادث یا۔۔۔'

(تشریح) فرمایا کہ یہ الفاظ الہام ہوئے مگر معلوم نہیں کہ کس کی طرف اشارہ ہے۔ یاد نہیں رہا کہ یا کے آگے کیا تھا۔' (البدر) (البشرے ج ۲ ص ۸۲۔ تذکرہ ص ۴۷۳)

۱۶۔ ۱۹۔۲۰ فروری ۱۹۰۵ء میں 'انما امرك اذا اردت شيئاًان تقول له كن فيكون'

ترجمہ۔ تحقیق تیرا ہی یہ حکم ہے جب تو کسی شے کا ارادہ کرے تو اسے کہہ دیتا ہے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔' (البدر) (البشرے ج ۲ ص ۹۴۔ حقیقت الوحی ص ۱۰۵۔ نصرۃ الحق ص ۹۵)۔ تذکرہ ۵۲۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۷۔ ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء 'خاکسار پیپر منٹ' (کشف نمبر ۱۵۰)(الحکم)(البشرے۔ج۲ص۹۴۔تذکرہ۔ص۵۲۷)

۱۸۔ایک عربی الہام تھا۔الفاظ مجھے یاد نہیں رہے۔حاصل مطلب یہ ہے' مکذبوں کو نشان دکھایا جائے گا '

(الحکم)(البشرے ج۲ص۹۴)

۱۹۔'لنگرا ٹھادو' (بدر)(البشرے ج۲ ص۹۷۔تذکرہ ص۵۵۰)

۲۰۔ ۱۲۔ستمبر ۱۹۰۵ء ' دوشہتیر ٹوٹ گئے' (البشرے ج۲ ص۱۰۰۔تذکرہ ص۵۶۶)

۲۱۔ 'ایک دانہ کس کس نے کھایا' [البشرے ج۲ ص۱۰۷۔تذکرہ ص۵۹۵)

۲۲۔ ۷۔مئی ۱۹۰۶ء 'کلیسا کی طاقت کا نسخہ'(البشرے ج۲ ص۱۱۴۔تذکرہ ص۶۱۵)

۲۳۔'ایک دم میں دم رخصت ہوا'

(نوٹ از حضرت مسیح موعود) فرمایا کہ رات مجھے (مندرجہ بالا) الہام ہوا۔اس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے۔مگر معلوم نہیں کہ کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے یہ الہام ایک موزوں عبارت میں ہے مگر ایک لفظ درمیان سے بھول گیا'۔(البدر)(البشرے ج۲ص۱۱۷۔تذکرہ ۶۷۲)

۲۴۔'پیٹ پھٹ گیا'۔دن کے وقت کا الہام ہے۔معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق ہے'۔ (البشرے ج۲ ص۱۱۹، تذکرہ۔ص۶۷۲)

۲۵۔'خدا اس کو پنج بار ہلاکت سے بچائے گا'۔نہ معلوم کس کے حق میں یہ الہام ہے۔

(البشرے ج۲۔ ص۱۱۹۔تذکرہ ۶۷۴)

۲۶۔ ۱۴۔ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۵۔شعبان ۱۳۲۴ھ بروز پیر 'موت تیرہ ماہ حال کو '

(نوٹ) قطعی طور پر معلوم نہیں کہ کس کے متعلق ہے (البشرے ج۲ص۱۲۰۔تذکرہ ص۶۷۵)

۲۷۔'وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا'۔(حقیقت الوحی ص۱۰۵۔البشرے ج۲ص۱۲۳۔تذکرہ ۶۶۲)

۲۸۔'بہتر ہوگا کہ اور شادی کرلیں'۔معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔(البشرے ج۲ص۱۲۵۔تذکرہ ۶۹۷)

۲۹۔لاہور میں ایک بے شرم ہے۔'(البشرے۔ج۲ص۱۲۶)لاہوری مرزائیو یہ کون ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۰۔ بلغت قدم الرسول (میں رسول کے قدم پر پہنچ گیا ہوں)۔(البشرے ج۲ص۱۲۷)

۳۱۔'ایسوسی ایشن'۔(بدرج۶نمبر۳۰۔ص۴)(البشرے ج۲ ص۱۳۲۔تذکرہ ۷۲۴)

۳۲۔آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا۔' (البشرے ج۲ص۱۳۹۔تذکرہ۔ص ۷۵۱)

واقعات اور اقوال مرزا غلام احمد صاحب پیش کر کے فیصلہ ناظرین پر ہم چھوڑتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کون تھے؟

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین۔

و الحمد لله ر ب العا لمین

فقیر بار گا ہ صمدی ۔ محمد بهاء الدین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "